



نظم

رسالہ ہوا ایمان سے تمام  
زاد الایمان سے ہوا اس کا نام  
بصورت لکھا ہے اسکو بجات  
بدرود اور صلوة

بدرود اور صلوة  
بدرود اور صلوة  
بدرود اور صلوة  
بدرود اور صلوة

بدرود اور صلوة  
بدرود اور صلوة  
بدرود اور صلوة  
بدرود اور صلوة

اگر جھوٹ اوس کو ناکر اے تو جھوٹ بنی خدا کا ہوتا ہے اور اللہ کا ارادہ  
علم کی خرابی کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سب سے پاک ہے دلیل تیسری یہ ہے جو  
محمدؐ تیس برس تک عالم کو ایمان سے مشرف فرمائے اور اوس وقت  
سے جو آج تک ایک ہزار تین سو ستر برس ہوئے کوئی ایک اونکی پیغمبری میں  
شک نہیں لایا اور رد کرنے میں جرأت نہیں کیا ہے دلیل دوسری یہ ہے  
جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہیں اس واسطے اون کی امتاں میں غوث اور  
قطب وئی ہوتے ہیں دلیل دوسری یہ ہے جو محمد صلم پیغمبر برحق ہیں اس  
واسطے عمدہ بادشاہاں ہزاروں سے اور عقلمنداں لاکھوں سے آج تک ہوئے ہیں  
کوئی ایک شک اور اندیشہ اونکی پیغمبری میں نہیں لایا ہے دوسری دلیل یہ ہے  
جو جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مردوں کو زندہ کئے خدا  
کے حکم سے اور کور مادر زاد کو بیٹا کئے خدا کے حکم سے اور لُج کو ہاتھ اور  
پاؤں بخشے خدا کے حکم سے بانجھ کو اولاد دیئے خدا کے حکم سے جب محمدؐ  
پیغمبر برحق ہیں اس واسطے اُن کی اُمت سے ایسی ایسی کرامتیں ظاہر ہوتی  
ہیں دلیل دوسری یہ ہے کہ عین القضاة اور حمید الدین مردہ کو زندہ کئے  
ہیں جب محمد صلم پیغمبر برحق ہیں اس واسطے امتاں اونکی ایسی کرامتوں سے مشرف  
ہوئے ہیں دلیل دوسری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو حق و باطل کی پہچانت  
دیتا ہے وہ دین محمدی اختیار کرتا ہے اور اوس دین پر ثابت رہتا ہے

اور ایمان

برحق اور دوست خالص خدا  
کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہوا وہیں آشفقہ ان اشکا  
إلہ إلا اللہ و وحدہ لا  
شریک لہ و آشفقہ ان  
محمدؐ عبدہ و رسولہ ایمان  
وہ ہے جو اقرار زبان سے کرنا  
اور دل میں حق جاننا جو اللہ تعالیٰ

اور ایمان سے ہوا اس کا نام  
بدرود اور صلوة  
بدرود اور صلوة  
بدرود اور صلوة

فغانی اوس کو چھوٹ کر ادیتا ہے  
شکایتیں عاجز آہ اور ہنسنے  
پیشہ پوری کا کہہ اور ہنسنے  
عین ایک ہی کہ ناتی دیکھ سکتے  
اس کے لیے کہتا ہے دلیل دو مری  
کہ یہ شامی اور گواہی ناحق  
دیگر کی باتوں سے راضی

وہاں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو چہیز ہے بیشمار دیا ہے اور ان میں  
 دو چار بیان کرتا ہوں تم صلوات  
 پر دو بھیا کب بچا اور ہزاروں مرد  
 دلوں کو زندہ کیا اور پتھر بتوت پ  
 افکنی گویا دیا اور غل خرمے کا طالب  
 اونکے آبا اور اشتیال ہے اونکے بہر  
 پانی کی ایسی جاری ہوئی جو پس ہزار  
 آدمی اوس سے سیراب ہوئے اور قرآن  
 معجزہ افشا ہے اور ایک سیری سے لکھن  
 شکر علیہ وسلم کی بوت  
 آگاہ ہیں

کی بکرت  
 ہے عمنہ محمد مسلی الہ  
 قرآن اور حال دنیا اور نہما پیچیدہ  
 لیکن دوبار دلیل عقلی ہوں  
 کے اور عورتوں کے لکھتا ہوں  
 دلیل اول یہ ہے محمد دعویٰ پسند  
 کئے اور موافق دعویٰ کہ  
 بتلائے جو کوئی دعویٰ کہ  
 کا اور موافق دعویٰ ہے

بہارِ نبی کا اور  
جادو کا بیان  
دین دوسری یہ ہے کہ جو وہ پیغمبرِ حق ہے  
خدا کا ہے اگر وہ فعلِ نافی کا ہے  
دعویٰ کرنے والے کے خلاف ہو  
تو خدا جاہل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ  
عیب سے پاک ہے شری دین سے  
اللہ تعالیٰ پیغمبر کو مجرب دیتا  
اگر سوائے پیغمبر کے دوسرے کو ظالم  
ہوتا ہے اللہ تعالیٰ عیب سے منزہ ہے  
اگر دوسری یہ ہے اللہ تعالیٰ بوجہ حق  
خدا کا ہے اگر وہ فعلِ نافی کا ہے

مجلس  
 بنان اب سم نکل ہوئے  
 اور حضرت کے پید ہونے سے یہ  
 آگے دو روز غیب سے یہ  
 آواز بلند آتا تھا جو حضرت  
 انوار الزمان پید ہوتے ہی مال کا  
 جھلکی شعلہ و سیم کی آواز  
 نام کی صورت بروز غی اور  
 علیہ وسلم کی صحت و سیر  
 غیبی رنگ تھا چہ غی اور  
 گندم رنگ پیشانی غی  
 ہاتھ کشادہ پیشانی غی  
 ناک بلند غی اور بلند  
 ناک بلند غی اور بلند  
 خمد سر در غی اور بلند  
 بال اول کے غی اور بلند  
 وہ نون ہاتھ دراز غی  
 سینہ کشادہ باریک غی  
 روشن سینہ سے غی اور  
 ہاتھ کشادہ غی اور  
 سر نازک غی اور

کہ دستور الایمان ہے اس کا نام  
 ہو ہر دم نبی پر درود اور صلوٰۃ

ہو یا یہ رسالہ یہاں سے تمام  
 لکھا ہے ضرورت سے اس کو حیات

# تمام شد کتاب دستور الایمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد خدا کے اور نعت محمد مصطفیٰ کے ظاہر ہووے جو کلمہ میں دو  
 بات ہیں ایک لا الہ الا اللہ ہے دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے  
 جو کوئی کہ لا الہ الا اللہ ہزار پڑھے محمد رسول اللہ صدق دل سے  
 ناپڑھے وہ کافر ہے اس واسطے ہر ایک پر فرض ہے جو ان باتوں کو  
 دل میں ثابت کرنا اور برحق جاننا جو حقیقت میں صدق دل سے لا الہ  
 الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتا ہے وہ مومن برحق ہوتا ہے جو  
 کوئی کہ ان باتوں کو برحق نہیں جانادہ کافر ہے اگرچہ کلمہ زبان سے پڑھتا ہے  
 اے عزیز یہ باتاں اختصار سے تین بیان پر ہیں اوّل بیان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرزند عبد اللہ کے وہ فرزند عبد المطلب کے وہ فرزند ہاشم کے وہ فرزند عبد منّا  
 کے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمی قریشی ہیں مکے میں جس روز پیدا ہوئے

زاوالایمان  
 سر سے پاؤں تک اعتدال میں  
 تھے اور رحمت میں تھے  
 اور درمیان دونوں قدرت  
 نشان نبوت کا تھا یعنی قدرت  
 سے کلمہ نکلا ہوا تھا اور پاؤں میں  
 نعلین پہنتے تھے اور لباس ع  
 کا تھا اور عربی زبان تھی کہ  
 اکثر تبسم کرتے تھے جب چاہیں  
 صلی اللہ علیہ وسلم نبوت اور  
 بریں آئے ہوئے سال میں انتقال فرما  
 اور ستر سال کا ہے کہ حضرت علیہ وسلم  
 بیان یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نبی  
 روایت ہے کہ نبی پر نبی  
 پڑھا تھا اور حضرت  
 بن

بنان اب سم نکل ہوئے  
 اور حضرت کے پید ہونے سے یہ  
 آگے دو روز غیب سے یہ  
 آواز بلند آتا تھا جو حضرت  
 انوار الزمان پید ہوتے ہی مال کا  
 جھلکی شعلہ و سیم کی آواز  
 نام کی صورت بروز غی اور  
 علیہ وسلم کی صحت و سیر  
 غیبی رنگ تھا چہ غی اور  
 گندم رنگ پیشانی غی  
 ہاتھ کشادہ پیشانی غی  
 ناک بلند غی اور بلند  
 ناک بلند غی اور بلند  
 خمد سر در غی اور بلند  
 بال اول کے غی اور بلند  
 وہ نون ہاتھ دراز غی  
 سینہ کشادہ باریک غی  
 روشن سینہ سے غی اور  
 ہاتھ کشادہ غی اور  
 سر نازک غی اور



ت ہے تو التبیات عبودہ و رسولہ تک پڑھ کر کھڑے رہنا ایک ایک بار  
 بعد ہر رکعت میں پڑھ کر موافق دستور کے باقی رکعتوں ادا کر کے بیٹھنا  
 را التبیات پڑھ کر سلام دینا اگر تابع امام کے ہے تو جب امام سمیع اللہ  
 قی حیدر کہے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بولنا اور نعدے میں التبیات  
 پڑھنا اور تابعداری امام کی کرنا اے عزیز سنت نماز پڑھنے کی ترتیب یہ ہے  
 مد دل میں نیت نماز کی لا کر زبان سے بولنا سنت نماز دو رکعت فجر کی  
 و ستائوں واسطے خدا کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھنا اگر ظہر کی  
 سنت ہیں تو ظہر کا ہم لینا ہے فرض نماز جیسا کہ ادا کرتے ہیں ویسا ادا کرنا  
 فرض نماز میں اور سنت نماز میں فسق نام کا ہے باقی دستور دونوں  
 ایک ہے اقامت اور رائی وَتَجَهُّت وَتَجَہُّت بھی فرض نماز میں رکعت  
 نہ ہونے کے پہلے پڑھتے ہیں سنت نماز میں نہیں ہے فرض تین رکعت یا  
 چار رکعت ہوں تو اول کی دو رکعت میں الحمد اور ایک سورہ پڑھنا  
 ہے آخری ہر ایک رکعت میں فقط الحمد پڑھنا ہے مگر سنت نماز میں ہر رکعت  
 میں الحمد اور سورہ پڑھنا ہے اور نفل نماز کا بھی یہی دستور ہے جیسا سنت  
 نماز کی ترتیب ہے وہی ترتیب تین رکعت وتر کی ہے مگر تیسری  
 رکعت بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد اور ایک سورہ پڑھ کر  
 اللہ اکبر بول کر دونوں ہاتھ کاٹوں تک اوٹھا کر باندھنا اور

پڑھنا اور سنت نماز میں ہر رکعت میں الحمد اور ایک سورہ پڑھنا ہے مگر سنت نماز میں ہر رکعت میں الحمد اور سورہ پڑھنا ہے اور نفل نماز کا بھی یہی دستور ہے جیسا سنت نماز کی ترتیب ہے وہی ترتیب تین رکعت وتر کی ہے مگر تیسری رکعت بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد اور ایک سورہ پڑھ کر اللہ اکبر بول کر دونوں ہاتھ کاٹوں تک اوٹھا کر باندھنا اور

اللہ الصالحین آمین  
 ان لا اله الا الله واشهد  
 ان محمدا عبده ورسوله  
 ان لا اله الا الله واشهد  
 ان محمدا عبده ورسوله  
 ان لا اله الا الله واشهد  
 ان محمدا عبده ورسوله

نظم



ایمان پر اور حیات اور موت میری  
 ایمان پر کہ آئین  
 فصل  
 سر عزیز دستور غازی کا یہ ہے  
 پہلے ان باتوں کا دل میں جا چکے  
 دینا اور وقت نماز کی پیش نظر  
 رکھنا ہے جو کوئی ان باتوں کو  
 فراموش

ناج ظہور دوسرے سال کا ہوتا ہے  
واقف ہونا جو کئی کہیں بھی  
حالات سے واقف ہونا وہ ولی خدا  
کا ہونا اور اس کو جنت ہے اور  
دیدار خدا سے فی الحال ہے

ضمیمہ

اس عقائد کو کھانا بیذاتیات  
یاد اس کو جو رکھنا یا یا عبادت  
باب الغفران ہے اس کا نام  
عالم باب الغفران ہے اور اس کا نام  
مصلحت ہے اور اس کا نام

تکامل شریعت و دستور الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد جو خدا اور نعمت محمد

مصلحت صلی اللہ علیہ وسلم

دستور الایمان

پاتے ہیں نافع کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ نقصان پاتے ہیں ضار  
کا ظہور ہے جاننا اور عالم سے جو کچھ کہ بول و براز دفع ہوا ہے دافع کا ظہور  
ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ دھوتے اور وضو اور غسل کرتے ہیں طاہر کا  
ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ جیتے ہیں مہی کا ظہور ہے جاننا اور عالم  
جو کچھ کہ مرتے ہیں حمیت کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ علم حاصل کرتے  
ہیں علیم کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ چاہتے ہیں مرید کا ظہور ہے  
جاننا اور عالم جو کچھ کہ کرتے ہیں اور چلتے ہیں قدیر کا ظہور ہے جاننا اور  
عالم جو کچھ کہ سنتے ہیں سمیع کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ کہتے ہیں  
کلیم کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ دیکھتے ہیں بصیر کا ظہور ہے  
جاننا اور عالم جو کچھ کہ لباساں پہنتے ہیں ستار کا ظہور ہے جاننا اور عالم  
جو کچھ کہ کھاتے ہیں اور کھلاتے ہیں رازق کا ظہور ہے جاننا اور عالم  
جو کچھ کہ ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں خالق کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ  
کہ دیتے ہیں مطلق کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ لیتے ہیں قابض کا  
ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ راحت پاتے ہیں باسٹ کا ظہور ہے  
جاننا اور عالم میں جو کچھ کہ صنائع ہیں صنایع کا ظہور ہے جاننا اور عالم  
کو بدیع کا ظہور ہے جاننا اور زمین کو عدل کا ظہور ہے جاننا اور  
عزیز اس پنج پر ہر چیز ایک ایک نام کا ظہور رکھتی ہے اور ظہور ایک نام کا

کئے حاضر ہوئے جو دستور الایمان

لانے کا اور اسلام میں آئے

کاپہ ہے جو پہلے ان باتوں

اور اسلام اس کا دستور اول میں  
نہیں ہے لے عزیر اللہ تعالیٰ مذہب  
پہنچا ہے کہ جو مسلمان ہوتا ہے اسے  
کہ دل سے مسلمان ہوتا ہے کہ جو کون  
جہاد اس کا دوست ہوتا ہے کہ جو کون  
اوس کو جنت ہے اور یہ دنیا ہے  
کا باپچا ہے تمام مہجوں ہے  
نہیں ہے چھڑ کا افضل ہے  
چھڑاں











صورتوں کے کثیر ہوتے ہیں  
اسماء الہی جو تخت میں اسم رحمانی  
داخل ہے اور اس سے دو عالم کا  
ظہور ہوا ہے یعنی اعیان اول سے  
ظاہر میں عیان آتے ہیں اور  
باطن میں چھپتے ہیں نفس جو اصطلاح میں  
اطہار کے روح بخار لطیف ہے جو  
اصطلاح صالح سے پیدا ہوتا ہے تمام  
مضغہ میں اور منتشر ہوتا ہے تمام  
بدن میں سرایا وہ ایک بدن بخار کا  
جوتا ہے جو گری بدن کی افسہ ہے  
صوفیہ اور اہل وحدت سے لوگوں کے ہوتے ہیں  
اور درمیان دل کے اور تن کے ہوتے ہیں  
نفس امارہ وہ ہے جو بدن کے تین  
لذتوں میں دنیا کے گناہ میں  
ڈالے نفس لوامہ وہ ہے جو  
بدن کو گناہ میں ڈالے اور  
شرمندہ ہو کر توبہ کرے نفس  
مطمئنہ وہ ہے جو طاعت اپنی اور

جو تن آدمی کا اول طبیعت مطلق تھا بعد جسم مطلق ہوا بعد اس سے خاک  
ہوا اور خاک نبات ہوئی اور نبات غذا حیوان کا ہوا اور حیوان غذا انسانا  
کا ہوا اور غذا نطفہ ہوا اور نطفہ علقہ ہوا اور علقہ مضغہ ہوا اور مضغہ عودہ  
عظام اور گوشت ہوا بعد پیدا ہوا بعد طفل ہوا اور جوان ہوا اور کھل ہوا  
اور شیخ ہوا اور مر گیا اور بعث ہوا مبداء اترنے آنے کو بولتے ہیں -  
معاد جیسا اترتا آتا ہے ویسا چڑھتے جانے کو بولتے ہیں -

## باب النون

نبوت تعریف وہ ہے جو خبر دینا عالم کے تین معرفت ذات کی اور اسماء اور  
صفات کی نبوت تشریح وہ ہے جو پہچاننا احکام کا اور ادب دینا اور سیات  
کے تین قائم کرنا ہے نبی وہ ہے جو خدا کے احکام اور طریق بصیرت کے  
عالم کو پہنچا کرے اور عالم کو خدا سے ملانے والا نفس رحمانی جو وجود  
اضافی ہے جو حقیقت میں ایک ہے اور نہ بادہ نظر آتی ہے سب سے اعیان  
کے اور احکام اعیان کے اور جیسا کہ دم انسان کا ایک ہے مختلف ہوتا  
ہے ساتھ حرفوں کے بیچ مخارج کے اور ہوائے گرم کو باطن سے طرف ظاہر  
کے لاتا ہے اور ہوائے سرد کو ظاہر سے طرف باطن کے لیجاتا ہے یعنی دم  
ترویج دل کے آتا جاتا ہے اسی طرح نقش رحمانی جو تجلی واحد ہے اختلاف

## کلید معرفت

صفات ملک کی اور اس کے  
نفس کو لذتوں میں غرق کر دینا  
نفس کو مطہر کرنا اور  
نفس کو تقویٰ کرنے میں  
وہ ہے جو روح بخار میں  
انسانی روح بخار میں  
یعنی وہ روح بخار میں  
اور جسم میں رہتا ہے

باب الواو  
وہ ہے جو روح بخار میں  
انسانی روح بخار میں  
یعنی وہ روح بخار میں  
اور جسم میں رہتا ہے



باب الكاف

عبد غلام ہوتا ہے کمال انسانی وہ ہے جو دل کو ہاتھ میں لانا ہے اور عید کہ کیفیت ہے جو محدود ذاتی ہے

قرب وہ ہے جو ساتھ اعتبار علم کے یافت معیت حق کی چل ہوتی ہے  
قال صحیح وہ ہے جو نسبت کہ ثابت ہے درمیانی خدا اور رسول خدا کے اور  
بندے کے وہ جو علم نسبت ہے اوس کو توحید و جو علمی بولتے ہیں جو اوس  
ثابت ہوتی ہے نسبت عینیت اور غیریت کی قال وہ ہے جو بیان کشفیات  
کا ہے جو صاحب مقام کو حکم اس بیان کا ہوتا ہے قضا وہ ہے جو ایجا دکرنا  
احکام کا موافق قدر کے جو استعداد کا طالب ہے اس احکام کا قدر وہ ہے جو  
مقرر کرتا ہے ہر چیز موافق مرتبہ اوس چیز کے قلم وہ ہے اول کو بولتے ہیں  
جو وہ فرشتہ ہے قلب ظل روح نا ہے اور روح ظل الوہیت کا ہے  
یعنی احدیت کا ایک آواز پر تو روح ہے روح کا عکس اور پر تو قلب ہے  
جو وہ جسم ہے قلب جو ہر نوزانی مجد ہے مادے سے

عبدالغلام ہوتا ہے کمال انسانی وہ ہے جو خود ذاتی ہے اور عبد اللہ کی کیفیت وہ ہے۔

جود ل کو ہاتھ میں لانا ہے اور تجلیات حق کا کرنا کشف کبریٰ

کشف الہی ہے جو شک اور شبہ ناپسند ہے

اس بات میں یوشیح وجود کے جود

ہے حق ہے اور غیر جود حق کے

وجود دوسرا نہیں ہے اور جودیت کے

اشیا کے سوائے نسبت اور

اضافت کے زیادہ نہیں ہے

حقیقت تمام اشیاء کی حق میں ہے

三

کشف صغریٰ کشف  
جوہر کشف قلوب کا اور قیود کا  
اور عالم علوی اور سفلی اور اخلاقی  
بہشت و دوزخ کا اور مانند  
اوس کے ہے  
اللام

قلب کا عکس اور پرتو جسم ہے قلب جو ہر کوری پر  
اور مدت سے اور درمیانی روح انسانی کے اور نفس کے لئے اور اس جوہر  
کے سبب انسان ہوا ہے حکما اُس کو نفس ناطقہ بولتے ہیں اور درمیانی  
قلب اور روح کے فرق نہیں کرتے ہیں اور روح جاری کو مرکب اوس کا  
جانتے ہیں اور اوس کو درمیانی نفس ناطقہ اور بدن کے قرار دیتے ہیں قلب  
وہ ہے جو منظور نظر حق کا ہو وہ ہے اور ہر زمانہ میں اوپر قلب اسرافیل علیہ السلام  
کے رہنے قطب الاقطاب وہ ہے جو منظر باطن نبوت محمدی کا ہے قد عرف وہ ہے  
جو سوائے تعینات کے وجود سے سو حق ہے جانتا قناعت وہ ہے جو خدا کو

ابو الحسن محمد بن اسماعيل بن علي بن ابي طالب

اوس کے لئے قطب اور  
یہ سوائے تعینات کے و خود سے سوچ سہ جائز  
لسان الحق انسان کا دل لطیف  
انسان یہ ہے جو حکما و کونفس  
اوس کو دل پہنچے ہیں اور در حقیقت  
جو چیز پرستی غیبت اور بد حال  
اصلیت ہے تم پر حادث اور  
قلم کی ناراضی لاہوت منبر اعدیت  
کا ہے جو اوس کو عنقا کہتے ہیں  
کہ غیب ہے اور اس کی زبان تک  
نہیں جاتا اور محفو غافس کل  
کو بولتے ہیں لاش عدم کو بولتے ہیں  
م



بَابُ الْغَيْنِ

غیب اول تجلی اولیٰ ہے اور تعین اول کو بولتے ہیں غیب مطلق وہ غیب  
ہویت ہے سر ذات کنہ ذات کو بولتے ہیں غوث قطب کو بولتے ہیں  
غیریت تعین کو بولتے ہیں جو وہ نسبت عدمی ہے مقابلہ میں اسم باسمی  
کے یعنی درمیان عابد اور معبود میت کے غیریت تعین کی ہے نہ غیریت وجود  
کی ہے غرق وہ ہے مستغرق ہے سالک مشاہدے میں ذات کے

باب الفاء

نفل الوصل وہ ہے جو عروج سالک کا ہے بعد نزول کہ فیض اقدس

اور یہ ہے کہ جو بے جاں شکر  
 و از روئے وجود کے واحد جاننا  
 چاہئے اور ظہور حق کا صورتوں  
 میں تپو بیات ہے جو انشوائے  
 فنا فی الشہدہ ہے جو حق فراموش  
 اور بسا اگس کے تجلی ہے طرف  
 ہے سالک اوس تجلی سے  
 علم کے جاتا ہے پھر وہاں سے  
 نزول کرتا ہے یعنی جو اینت سے  
 مگر انسان کرتا ہے اور قید سے  
 کے خلاص ہوتا ہے اور ملکیت سے  
 فرستے

مرتب یعنی فنا فی اللہ ہوتا ہے  
فناء الفناء وہ ہے جو حق بخشنے  
قیومی فرماتا ہے اور سالک کو  
فناء الفناء بقاء البقاء حاصل ہوتا ہے  
فناء علی وہ ہے جو صورتوں کی کثرت  
کے علم سے سالک کے دُور ہونے  
فناء مشہود کی وہ ہے جو  
قیمات عالم کی سالک کی  
مشہود سے دُور ہونے کی  
القاف

قریب و زائل ہے جو حق سے طرف  
 قریب ہوتا ہے یہ مریدِ شائستہ  
 باطن حق کا ہوتا ہے غلامِ خدا  
 ذات میں جو قوی سے طرفِ قدیر جانا  
 وہ ہے جو قوی باطن بند کا ہوتا ہے  
 ہے جی حق تعالیٰ کا ہوتا ہے  
 اور بندہ غلام حق کا ہوتا ہے  
 اور شائستہ صفا میں حاصل ہوتا ہے  
 قریب



طریقیت وہ ہے جو افعال میں کیجیے ہیں  
 جو ساتھ لفظ حق کے صادر ہو  
 نفس کا ہے ساتھ رب کے  
 باب الطاء

جو اوقات وہ ہے جو ظل سبب ہے  
 جو اس کو وجود عالم کرتے ہیں  
 اعیان خارج پر محیط ہے عدم مقابل  
 جو اس کو وجود عالم کے ساتھ جو نسبت

## باب الصاد

صورت الرحمن مسمیٰ اللہ ہے جو جامع اسماء اور صفات کا ہے جو آدم  
 مظهر اوس کا ہے صورت حق محمد کو بولتے ہیں صورۃ آلہ انسان کامل  
 کو بولتے ہیں صورۃ علمیہ وہ ہے جو صورتیں اپنے حق کے پیچ حضرت  
 علم کے ثابت ہوئے ہیں یعنی ہر صورت محل ظہور وجود کا ہے جو وہ تعین  
 ہے اور نسبت عدمی ہے مقابلہ میں ہر اسم کے باعتبار خصوصیت کے  
 حضرت علم میں قرار پاتی ہے صورت ایک جو ہر ہے اوترنے والا ہیولے  
 میں یعنی تجلی رحمانی صورت بالقوہ کو فعل میں لیتے ہیں یعنی اس صورت  
 سے اپنے کو نمود کرتی ہے صحو وہ ہے جو بعد محو کے ذوق احدیت  
 جمع کا ہے ساتھ فرق کے صوفی ابن الوقت وہ ہے جو فکر باضی  
 اور مستقبل کی نارکھے وقت حاضر پر دل رکھے صوفی ابوالوقت وہ  
 ہے جو پیچ ہر تجلی کے مشاہدہ ذات کا کرتا ہے وقت تابع اوس کے  
 ہوتا ہے صفائی وہ ہے جو شہود حق کا ہودے بغیر خلق کے صبر وہ  
 ہے جو خدا کے طلب میں اور محنت میں ثابت رہنا ہے۔

## باب الطاء

مقابلہ میں ایک کے ظلمت وہ ہے  
 جو ادراک نہیں کرتا ہے اور ادراک  
 میں نہیں آتا ہے جو وہ معدومات  
 بولتے ہیں جو وہ بوجہ تجلی حق کی ہے  
 پیچ صورتیں اعیان کے اور اس  
 تجلی کے ہیں جو وہ اضافی اور  
 باب الح سین

عارف الوجود وہ ہے جو شہود حق کا  
 اور چوٹی سے منزہ ہو کر واجب کو  
 اور ممکن کو اور ممکن کو اور روح  
 جاننے والا ہودے اور روح  
 دانش اور نفس مطلق وہ ہے  
 انسانی کہتے ہیں عارف وہ ہے  
 صاحب نظر ہے یعنی حق قائل  
 کو بینائی دینا ہے ساتھ  
 اول کو صفات کے  
 ذات کے اور افعال کے  
 اور اسماء کے اور



اور حق کو باطل پاوے  
یاب التراء

ربوبیت وہ ہے جو طلب کرنا تھا  
عالم کو واسطے ظہور اسماء حق  
اعلیٰ کے زیادہ ہے جو طلب کرنا تھا  
جو موافق شیع کے رہا اور صفائی  
اسم اعظم ہے جو کبریا اور ربوبیت  
اور اس کے ہیں رب وہ صورت مخصوص  
اسما یعنی وہ صورت مخصوص  
کو جو نسبت ایک چیز حق کے مقابلہ  
کو جو نسبت ایک ہوتی ہے  
پہلے اسم کے ثبوت فیاد سے اسم الیہ  
اور کو ثبوت فیاد سے روح انسانی  
صورت مرئوس کو دیتے ہیں جو وہ  
روح مقدس کو جو ہے اور جو  
نور محمد ہے نور مجتبیٰ ذاتی ہے  
اولیٰ ہے اور تجلی ذاتی ہے

بولتے ہیں خلق وہ ہے جو علم اور وفا اور سخاوت اور حلم اور تواضع اور  
عدل و قناعت اور صبر و شکر اعتدال میں جاہل کرنے کو بولتے ہیں  
جو عینیت اور غیریت میں تمیز رکھنے کو بولتے ہیں

### باب الدال

دل نور ایک ہے افعالی روح انسانی کا ہے جو اللہ تعالیٰ اور کو قالب  
میں آدم کے نفخ فرمایا ہے وَفُخَّتْ فِيهِ مِنْ رُوحِي مراد اس سے ہے  
وہ بصورت عالم ظہور کیا ہے اور اوس کو روح حیوانی کہتے ہیں دل  
درمیان روح انسانی کے اور نفس کے ہے دل لطیف جامع اسرار ملک اور  
ملکوت کا ہے دو رخ نفس امارہ کو بولتے ہیں دو رخ جو غضب الہی سے  
پیدا ہوا ہے اور جائے ظہور قہر الہی کا ہے

### باب الدال

ذوق وہ ہے جو شہود حق کا ہو وے ساتھ حق کے عین جمع میں ذات اکو  
بولتے ہیں جو نسبت لگے طرف اوس کے اسماء اور صفات کی ذات واجب  
وہ ہے جو جو و مطلق ہے اور ہستی محض ہے اوس کو بملاحظہ علم کے تعین اول  
بھی بولتے ہیں ذات عبد عدم امکانی کو بولتے ہیں ذوالعین وہ جو حق کو  
ظاہر اور خلق کو باطن پائے ذوالعقل وہ ہے جو خلق کو ظاہر

وہ غل الوہیت کا ہے جو عالم  
ظلال اوس کے ہیں اور بین  
اور ہے چگونہ ہے روح حیوانی چھ  
وہ غل روح انسانی کا ہے  
وہ جسم لطیف ہے اور جوہر ربانی  
مرد ہے اور درمیان روح انسانی  
کے اور نفس کے  
بصورت بدن کے تمام بدن میں  
موجود ہے اور عقل و شعور و روحانی  
موجود ہے اور روح نفسانی  
کام ہے برتو ادبی روح نفسانی  
بنانی روح حیوانی

### باب الواع

زجاجہ دل کو بولتے ہیں زکوۃ  
ظہارت نفس کو بولتے ہیں زہر  
تو دور کرنا تعلقات کا اور دون  
کام ہے زہری وہ جو خلق کو  
اور کبر اور غیبت اور غفلت اور  
حسد و دور کرنا اور غفلت اور  
یار اور افعال کے

اور









جاننا اور حق کو بہت اور موجودہ بالذات جاننا ہے اسلام اوس کو  
بولتے ہیں جو یاد و بود غیریت کی بحیثیت حق تعالیٰ کی پانا ہے انسان  
بصیرت اوس کو بولتے ہیں جو بادشاہ و بود کا ہے انسان کامل اوس کو  
بولتے ہیں جو عروج اور نزول کے میں تمام کیا اثبات خدا کو دیکھنے کو  
بولتے ہیں امانت اسرار الہی اور عشق کو کہتے ہیں اداۓ امانت وہ ہے  
جو اخلاق نیک عمل کرنا اور عطا کرنا ہر صاحب حق کو حق اوس کا  
موافق خواہش اوس کے الوہیت اوس کو بولتے ہیں جو تقاضا کرتا ہے  
فنائے عالم کو نین بقائے عالم میں اور بقائے عالم کو عین فنائے عالم میں  
ارادت وہ ہے جو تجلی ہے واسطے ایجاد مودوم کے اعیان ثابت اوس کو  
بولتے ہیں جو صورتاں اسماء حق کی ہیں اور ثابت بیچ حضرت علم کے ہوئے  
ہیں اور ان کی تعینات کی نسبتاں ثابت ہوئے ہیں ساتھ اسماء رب کے احسان وہ  
ہے جو تحقیق کرنا عبودیت کا ہے ساتھ حضرت ربوبیت کے اسم وہ  
ہے جو دلالت کرے ساتھ اعتبار صفت کے اسماء ذاتی اوس کو بولتے  
ہیں جو موقوف نہ ہوئے یافت اوس کا اوپر غیر کے جیسا کہ حتی واجب  
اسماء صفاتی وہ ہے جو یافت اوس کا موقوف ہوئے اوپر ذات غیر کے  
جیسا کہ علیہ قدیر اسماء انعمالی وہ ہے جو موقوف ہوئے یافت  
اوس کا اوپر وجود غیر کے جیسا کہ خالق اور رزاق اسم اعظم وہ ہے جو جامع

نام اسماء ہا ہوشے جیسا کہ اسماء  
وہ اسماء ہا ہوشے جیسا کہ اسماء  
بہتے ہیں انق البین اسماء  
مقام دل کا ہوشے جیسا کہ اسماء  
بہتے ہیں انق البین اسماء  
مقام دل کا ہوشے جیسا کہ اسماء  
بہتے ہیں انق البین اسماء  
مقام دل کا ہوشے جیسا کہ اسماء

اور صفاتی سے دل کے ہوشے جیسا کہ اسماء  
وہ ہے جو اعتبار ذات کی احدیتہ جامع  
استقاط اضافات کا ہے اس روئے جو  
وہ ہے جو اعتبار ذات کی احدیتہ جامع  
استقاط اضافات کا ہے اس روئے جو  
وہ ہے جو اعتبار ذات کی احدیتہ جامع  
استقاط اضافات کا ہے اس روئے جو

روح میرا دل میرا تین میرا تیرا  
روح میرا دل میرا تین میرا تیرا  
روح میرا دل میرا تین میرا تیرا  
روح میرا دل میرا تین میرا تیرا  
روح میرا دل میرا تین میرا تیرا  
روح میرا دل میرا تین میرا تیرا

عبد العزیز قدس سرہ  
عبد العزیز قدس سرہ  
عبد العزیز قدس سرہ  
عبد العزیز قدس سرہ  
عبد العزیز قدس سرہ  
عبد العزیز قدس سرہ

نام اس کا دل کہا اب حیات  
مصطفیٰ پر ہوں درود الٰہی  
فائدہ ہے ہمیں تازہ رکھ نظر  
بھائی جان تم گراؤ اور تریب  
مذہب کے واسطے کرنا محنت  
کے خطا میرے ہوئے یا غلط

اب حیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
اللہ اللہ تمام حمد خدا کو سزاوارت  
ہو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منظر اسم نور سے دو عالم کو  
موجود فرمایا اور انسان کامل  
نام اس کا منظر کیا بعد حمد  
خدا کے اور نعمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہے سو وہ آثار حق آیات حق  
بولتے ہیں اس کو مگر اللہ سرا  
ہست اور ہستی کو ذات اللہ جان  
دل سے ہوئے روح کی تج کو خبر  
ذربے سے تو جانے کا ذات خدا  
کر صفت میں فعل کو تو اب فنا  
اور صفت کو فعل میں ذرات کو  
یوں ہے آنا اور جانا اور فنا  
ہے یہ سب تحصیل حاصل بھائی جان

نفس و جس کا ہے سدا اول سبق  
روح و دل کو بوجہ افعال خدا  
نور سر کو تو صفات اللہ جان  
نفس و جس سے ہو تجھے دل پر نظر  
روح سے تو نور کو جانے سدا  
فعل حق میں کر اثر کو اب فنا  
یعنی دیکھ ہر صفت میں ذات کو  
ہر اثر میں فعل کو ہے دیکھنا  
ہے خدا موجود اور ہستی عیاں

## در بیان خاتمہ

ہے سخن کا یوں کیا حق ابتدا  
روح سے کرتی ہے وہ دل پر گذر  
تب زباں پر راز کا آئے بیاباں  
تو بحق مصطفیٰ مقبول کر  
اب بحق مصطفیٰ تو کر عطا  
میں ہوں عاصی اور نادان و فقیر

وہ سخن ہے جس کے اوپر دل خدا  
ہو ارادت کی تجلی روح پر  
دل سے لب پر وہ تجلی ہے عیاں  
لے خدا اوس کو کیا تیری نذر  
لے خدا میرے سے ہوئے کچھ خطا  
اہل دل سے عرض کرتا ہے فقیر

علیہ وسلم کے ظاہر و باطن جو  
اصطلاحات اولیائے ہیں  
راز مخفی اور ظہیر علم معرفت  
کی ہے جو کوئی کہ یہ سب بیاں  
راز مخفی ہائے وہ معرفت سے  
اس سے جاہل ہے وہ نادان  
غافل ہے اس واسطے یہ جاہل دان  
جاہل ہے اصطلاحات خیر و شر  
بطور اختصار کے جمع کیا اور  
اس کا کلیہ معرفت نام کے کام آئے  
طالبان حق کے جاہل کو دعا ہے  
یاد لاؤ گے

باب الف

اوب اس کو بولتے ہیں جو حق پرست ہے  
اور جو حق پرست ہے اس کو بولتے ہیں  
ربان و عیسیٰ اور عیسیٰ اور عیسیٰ  
جاننا



بوجہ نفع ہے ہر شے کو یک دلی  
مزان کو ہوا باطن سے حل ہوا شے کی

## در بیان مراتب تکلیف

چند خدا اور مصطفیٰ اور نبی  
چھ مراتب ہیں ہر ایک کو ایک تہذیب  
داخلہ داخلہ ہے ہیں یہ پرتو کو نقیب  
ادون کے خارج مصطفیٰ کے داخلی

وہ مرکب تن سے ہے اور جان سے  
دو جہاں اس بات سے مقصود وہ  
جب اوٹھایا وہ امانت کو سدا  
سب سے سطح کے بیچ ادا کرتا ہے کام  
اس میں ہے یہ چھ مراتب کا ظہور  
جون لیاقت ذات میں رکھتا ہے وہ  
مصطفیٰ کو ہے بسایط باکمال

جب خلافت اوسکو ہوئی سبحان سے  
جب فرشتوں سے ہوا سجود وہ  
مستحق کا ہے سو حق کرنا ادا  
خلق ہونا نیک اوسکو والسلام  
جب عروجی سیر وہ لاتا ہے سور  
یوں بسایط مرتبوں کی اُسکو ہو  
جب کیا ختم رسالت ذوالجلال

## حکایت

قطب عالم تھے کہیں مست الست  
کیا ہے اُساں کو ترقی اور عروج  
عام درجہ پانچ ہیں یہ مقبلی  
خاص یہ درجہ نبی ہیں اور رسول  
عُن کے آخر خاتم پیغمبراں  
جائے گی ازواج جب تن سے گذر  
جائے مومن کو قمر کا آساں  
کا فراں کے ہیں جو کچھ روحاں تمام

ایک پوچھا اُن سے یوں لے حق پست  
شیخ بولے تو مراتب اس کو بوجہ  
مومن عابد زاهد و عارف ولی  
او الوالعزم ہیں سو تو کر لے قبول  
مرتبہ نو اور تو ہیں آساں  
ہیں مقامات ادون کو اس ترتیب پر  
عرش عظم مصطفیٰ کا ہے مکان  
اون کو نیچے اوس فلک کے ہے مقام

## حکایت

یوں کہے ہیں ایک دن عثمان غنی  
ادون سے علی پورہ زود شب مکان  
احدیت سو جان اور دھڑ بول  
واحدیت ہے یہ تن سے ہر مکان  
دل ہے جامع جان و دل کا ہر مکان  
یہ بدن تفصیل کا ہے ہر مکان

اس کو بوجہ اپنے جان کی  
بہ بزرگی تن کے ہیں اس شان کی  
بہ بزرگی اپنے ذات کی  
بہ بزرگی اپنے ذات کی  
بہ بزرگی اپنے ذات کی  
بہ بزرگی اپنے ذات کی

در بیان عروج  
نفل کو بوجہ یک  
نفس

اس میں جب نطفہ کی تہی غالب رہا  
نام اس کا بھائی جال نطفہ کی  
نہیں رہا اور پانی مراتب یوں تمام  
جس غلبہ ویسا اوپا تا ہے ظور  
جب خلافت کا اوپا تا ہے ظور  
روح انسانی دیا فی اور نور  
یہ ایک پیکر بنا ہے خاک کا  
رات دن بھر تپا ہے دم اس پیکر کا

تکامیت

پیر کامل شاہ عبدالدین ہیں  
ایک دن فرماتے یوں غالب کی تہی  
ظاہری و زندگی ملکوت ہے  
باطنی و زندگی ملکوت ہے  
ظاہری و زندگی نطفہ ہے  
باطنی و زندگی نطفہ ہے  
ذات کو پہونچنے کو پہونچنے غذا  
ذات کو پہونچنے کو پہونچنے غذا  
ربا یہ پیدا ہونے کو پہونچنے غذا  
انچیاں

خاک پر پانی ہوا ہے جوں محیط  
ہے ہوا کے بیچ آتش کو مکاں  
جوں ہوا ہے آہ اس دو پر محیط  
جوں لطافت یوں احاطہ یک دگر  
نیں ہوا پر جائے تنگ اوس کی ہی  
یوں محبت نور کی ہے والسلام

آہ دونوں پر ہوا ہے یوں محیط  
جب ہوا پانی میں بھر گئی بھائیجاں  
آگ ہو اوس تین پر یوں محیط  
بلکہ ہیں وہ اپنی اپنی جائے پر  
گھر میں چمکے شمع کی جب روشنی  
نیں ہے اس سے اسکو خرق والتیام

### در بیان خلقت آدمی

ہوے علقہ اور مضغہ بودا زان  
ہو غذا کی اوس کے تہی حاجت تمام  
قوتاں ہوں تن میں پیدا بیشمار  
حسن ہو پیدا صفات اوس کے ست  
اس مکان سے اُس مکان میں آئے او  
سر میں ایک اور دلیں یک اور درجہ  
پچپنا ہے اور جوانی بڑھ پنا  
یہ مراتب مندرج نطفے میں سب  
روح کا ہوا اوس میں غلبہ روح نام

جب رحم میں خاک کے نطفہ بھائیجاں  
ہو رگاں مضغہ میں پیدا اور عظام  
استحالی ہیں غذا کے بوجہ چار  
جب کہ چمکے اوس پر انوار صفات  
مشرقی کی پرورش جب اوس کو ہو  
تین پر تو روح کے ہیں کر نظر  
ہے سو نطفہ علقہ مضغہ کیا گنا  
موت برزخ حشر و جنت دید جب  
شے سو یک ہو نام غلبے کا تمام

رب طوف جاتے ہیں یہ غار و گلیں

انسان است

منہ کے آخری انسان کا  
آہ جامع ہے سو وہ پشان کا  
لفظ و معنی مل کے ایک ہیں  
نہیں وہ جال ہے جس سے اوسے  
بھائیجاں انسان ہے سو خاص  
دو جہاں کا اس میں ہے نور  
نہیں وہ جال ہے جس سے اوسے  
نہیں وہ جال ہے جس سے اوسے

وہ خلاصہ عالم جو شے کا  
وہ خلاصہ عالم جو شے کا  
وہ خلاصہ عالم جو شے کا  
وہ خلاصہ عالم جو شے کا

عالم اجسام ہے دو طور پر ہے  
 عرش و زمیں اور آسمان سے آسمان  
 جہاں ہر شے اپنے جہاں میں ہے  
 جہاں ہر شے اپنے جہاں میں ہے  
 جہاں ہر شے اپنے جہاں میں ہے  
 جہاں ہر شے اپنے جہاں میں ہے

گڑ گیا جب گور میں تیں ناگہاں بعد ازاں ہوتی روشنی سوجان کی دو جنے آکر کئے مجھ پہ سوال گور میں تھی اک محل تھا خوب تر بھائیجاں اس راہ سے آتا ہوں میں	ایک اندھیرا ہو گیا مجھ پر وہاں بلکہ تھی اور روشنی ایساں کی میں دیا اون کو جواباں حسب حال وہ گئے ہیں یک در یک کھول کر سیر کرتا اور وہاں رہتا ہوں میں
---	---

### حکایت

ایک بیراگی اتھا مجنوں مثال نا اونے سوتا نہ کھاتا رات دن ناگہاں صبحا میں او آئی نظر پھول چاکرتن ہوا سب چاک چاک اوس سے نکلا چاند صورت اک چراں جوں ہوا ہے نیں سماقی ہاتھ میں جا رہا اک آن میں آسمان پر	اوسکو یک بوٹی کا تھا ہر دم نیال آہ کرتا اور روتا رات دن پی گیا ہے اس کے تئیں وہ پس کر گر پڑی ممکن کے او پر تھی سو خاک اوس کی غولی کا نہیں ہوتا بیاں یوں اتھا نازک بدن ہر پہاں میں لوگ دیکھے سو ڈیٹے ہیں یوں خبر
---	---

### ظہورِ جسم در عالم اجسام است

ایک مرکب اور کثافت ہے سوئے	نام اوس کا عالم اجسام ہے
----------------------------	--------------------------

یہ کہیں ہر آن فرق و التیام  
 رب کلیم ہے سو اوسکا واد التیام  
 میں تو خالی بدن جو ہے سوئے  
 میں تو خالی بدن جو ہے سوئے  
 میں تو خالی بدن جو ہے سوئے  
 میں تو خالی بدن جو ہے سوئے

کوئی پوچھا اون سے کہ  
 کوئی پوچھا اون سے کہ  
 کوئی پوچھا اون سے کہ  
 کوئی پوچھا اون سے کہ  
 کوئی پوچھا اون سے کہ  
 کوئی پوچھا اون سے کہ



۱۷۶  
نام اونکا جان تو کر دیسیاں  
اون کے بھی ہیں دو پنج لے بھائیجاں  
جن کہنیں کا ہے دو جہاں سے کچھ خبر  
پہلاک ایک کا جن سے جاری ہو دلزم  
بولتے ہیں اون کا بادشہ عالی مقام  
صفت میں اول روح اعظم ان کا نام  
صف میں آخر آئے ہیں سو جیہیں  
دوسرے ملکوت اوہیں لے گیا ہے  
الافہ جن کے ہیں روحانیار

فہرست عالم ارواح اسب سے

ہے علاقہ اُن کے تئیں اشباح کا  
ہیں یہ پر تو روح کے رکھ دل میں یاد  
ہیں تو کہتے سو یہ ہیں خاکِ نہیں  
جس پہچ پر آنکھ میں دُورِ نظر  
اس کو یہ ارواحِ مرکب اور جسد  
جز کی نسبت جس طرح ہے کلی کے ست  
تب لَفْحَتْ فِیْہِ مِنْ رُوحِی کہا  
ہے تنِ خاکی میں وہ روحی بدن  
فعلِ جیو کا تن سے جب پاوے ظہور  
اون سے ہر اک پہنچ آیا امتیاز  
حال اون کا دیکھا ہووے بے خلل  
ہے تعین اور چمک اوس نور کو  
تین میں دیکھو انھوں کا کاروبار  
عکس اون کا ہے جہاں دیکھ حلال  
ہیں ہے جسموں پر علاقہ جگمگے میں

ہے تنزل تیسرا ارواح کا  
ہیں مجرد اُن کے تئیں نہیں ہے سوا  
آپکو دستی ہیں بھی دوسرے کے تئیں  
اس پنج پر تن میں ہے ان کا گذر  
روح انسانی کے تئیں وہ غلوں کو جد  
اوہے مطلق یہ مقید اسکی بات  
جبکہ تن میں اوکو رب داخل کیا  
روح حیوانی سودہ نوری ہے تن  
روح تن میں واسطہ اوس کا ضرور  
اتحادی اُون میں نہیں دانائے راز  
یعنے جیسا علم ہووے اور عمل  
روح کو یوں ذات ہے جوں سور کو  
اس چمک کو روح کے درجہ ہیں چا  
عکس اعیان ہیں سور و ماں اور مثال  
او پنج پر عالم ملکوت ہیں

اساتذہ کرام

حکایت

نفل

غز



انوار الکریم مگر ہزاروں سے ہزار  
ہوں اٹھا دیا سہ گاہ آفتاب  
ہو کہ دُبھار روح کو کامل ہوا  
بالکوں کو آخری منزل پہنچا  
دلہا سو روح میں میں تن کے بیچ  
انکھن کو زندگی رکھ کر کیچ

## تکلیف

پیشہ شرف الدین مگر ہزار  
یوں کہ طالب کو اپنے ہزار  
نفس و دل اور جان ایک ہی نام ہو  
نفس کی نسبت جھڈ اک  
نفس کامل ہو تو عارف اولیٰ کا نام ہو  
نفس کی نسبت واحدیت ہے تمام ہو  
دل کا ہو کامل اوس کا نام ہو  
روح کامل اوس کا واحد نام ہو  
پیشہ واجب و واجب نام ہو  
ممنوع ممکن میں ہو ویسا عیاں  
ممنوع ممکن میں ہو ویسا عیاں  
ممنوع ممکن میں ہو ویسا عیاں  
ممنوع ممکن میں ہو ویسا عیاں

سوریک اُس کا اثر ہے تن پہ جوں  
جوں علاقہ ملک پر سلطان کا  
جس طرح لیٹے پہ مجنوں کی نظر  
دودھ میں گھی تار میں آواز جوں  
اس کے دو پر تو سے ہے دو جگہ بنی  
باطنی سے روح کو ملکوت ہے  
جان حقیقی کی صفت جو ہے عوذا ت  
جن ملایا وہ سمجھتا ہے یہ بات  
روح کا ہے فیض سب پروا سلام  
اس کو وجہ اللہ کر بولا کریم  
اس کو امر اللہ کر بولا خدا  
موج اس کی ہیں ملائک صف بصف  
سور کو مظہر سمجھ تو جان کا  
جن تن کے ساتھ یوں دوزات ہے  
جان ہر ذرہ پہ تن کے جوں محیط  
روح کو نہیں کچھ خلل لے دوستدار  
نہیں ہوا سے دھوپ کو ہے کچھ خلل

روح یک اس کا اثر ہے تن پہ یوں  
یوں علاقہ ہے بدن پر جان کا  
روح کا ہر تن کے اوپر یوں گذر  
لفظ تن سے جان کے معنی ہیں یوں  
روح کو ہے ظاہری اور باطنی  
ظاہری سے روح کو ناسوت ہے  
روح کی باطن سے ہے سب کو جیتا  
روح اپنی مصطفیٰ کی روح سات  
فیض رب کا روح پر جاری دمام  
باطنی کی ہے جہت سے او قدیم  
شان ظاہر میں نوا ہے وہ سدا  
روح دریا خاکیاں سب اس کا کف  
روح ہے سو آئینہ سبحان کا  
دھوپ جانو جوں ہوا کے ساتھ ہے  
رین ہوتی ہے ہوا پر جوں محیط  
تن کو ریزے کرتا وین بیشمار  
گر ہوا حرکت کرے اپنے محل

## انجی

نفس مطلق اور دانش اسکا نام  
روح انسانی ہے اوسکو شام  
جوں ہے عارف پہچ او شام عیالی  
یوں ہے عارف پہچ او شام عیالی  
بولتے ہیں اس سے ہیں نورِ ظہور  
در حقیقت ہے سو یہ احمد کا نور

## تکلیف

جب دلتے ہیں دار پر منصور کو  
پہن کیا ابلیس جا کر روبرو  
پہن میں بولا آنا اور تو آنا  
پہن میں ابلیس کو منصور نے  
دو آنا کسی ایک نسبت کیوں  
باخودی سے خودی سے خودی  
باخودی سے خودی سے خودی  
باخودی سے خودی سے خودی  
باخودی سے خودی سے خودی

توحید میں نفس کہے جب تمام آدم رکھے جس کے میں بچاؤں

## حکایت

یوں کہے میں شہ کمال الدین پیر  
رہے اسماء پر پڑھے پردہ حروف  
حق پر یوں پردہ میں اسماء اور عقدا  
کیا تعین اس خلقی ہے سوا او  
کیا تعین آئینہ ہے اے پسر  
گر تعین پر نظر ہے عید او  
کیا تعین نقش صورت ہے سوا او  
پس سوا عیاں صورت اسماء حق  
ہے خدا کی ذات جو نفسی کلام

نام کن کے پیر کو ہے شاہ میر  
آب و گل پر جوں پر پردہ ناف  
اولن پر جوں پردہ چوں ترش کی ذات  
خارجی صورت کو فنا پر میں تو  
ہے تجلی رب کی اس میں جسوہ گر  
گر تجلی پر نظر رب او سو جو  
نیں شمع اس تھا او کبھی ہستی کی رو  
اے رجال اشر سے اس کا سبق  
ہے دو عالم جوں سخن لغتی تمام

## در بیان روح انسانی

ذات کی اول تجلی روح نام  
روح انسانی سو ہے یک شے بیہ  
روح کیا نور مجر د ہے سوا او

ہے سوا و فیض مقدس ذات  
دو جہاں پر ہے ہمیشہ او محیط  
روح کیا نور مجر د ہے سوا او

بوجھ ذہنی مرتبہ ہیں یہ قدیم  
بہت زیادہ یہ مرتبہ ہے

در بیان حقیقت

اعیان ثانیہ

یافت ہوئی ہے کہ کون کون سے  
سوا ہے سو اوپر ہے سو اوپر  
کے لئے ہے لاشعہ عدم  
کے لئے ہے لاشعہ عدم  
کے لئے ہے لاشعہ عدم  
کے لئے ہے لاشعہ عدم

میں کلیمہ میں سمیع میں بصیر  
میں ہوں خالق میں ہوں رزاق میں حلیم  
ذات یک اوصاف بحدیہ عزیز  
جس طرح اسمائے حق پائے ثبوت  
او محب ہیں ان کے یہ محبوب ہیں  
ہو گیا اعیان ثابت ان کا نام  
میں مقدم میں موخر میں قسیم  
طل وحدت نام اور عین البقیں  
ہے عا ثانی تعین اس کا نام

میں مُرید عالمِ حقِ قدیر  
میں ہوں اللہ میں ہوں جن میں رحیم  
جزو کل کو ہو ا پس میں یوں تمیز  
ممکن تفصیل سے آئے ثبوت  
یہ سورب ہیں انکے وہ مربوب ہیں  
علم حق میں ممکن پائے مقام  
یہ مراتب ہیں سو ذہنی اور قدیم  
حال ان کا ہے سو جوں نقش رنگیں  
یہ حقیقت ہے سو انسانی تمام

### حکایت

با ادب ان کو کیا طالب سوال  
میں ہوں خادم یک اشارے سے کہو  
احدیت کو بوجھ تو نطفے کا حال  
رکھ خبر وحدت کی نسبت اس سوا  
واحدیت اس کی نسبت میں ہوا  
جملہ اعضا صورتوں کے جوں صفات

مست بیٹھے تھے کہیں حضرت جلال  
واحدیت کس کو کہتے کیا ہے او  
اُس کو یوں فرمائے جب حضرت جلال  
آہ نطفہ جب رحم کے بیج ہو  
ہو کے پیدا جب ہوا کامل قوا  
ممکن تفصیل پائے اور صفات

یہ کیا ہے اس میں تو کا غور  
یہ کیا ہے اس میں تو کا غور  
یہ کیا ہے اس میں تو کا غور  
یہ کیا ہے اس میں تو کا غور  
یہ کیا ہے اس میں تو کا غور  
یہ کیا ہے اس میں تو کا غور  
یہ کیا ہے اس میں تو کا غور  
یہ کیا ہے اس میں تو کا غور

اوصاف میں بھی بول ہے رکھ تیر  
ذات یک ہے بوجھ تو ایک ہے  
رہ صفت کی ہے اضافت ذات کو  
رہ صفت سے متصف جہات ہو  
رہ صفت سے متصف تازہ ساز سات ہو  
یوں تعین تازہ ساز کو کمال  
یوں بابت ان کو جوں کو کمال  
یوں طالب یکدگر با صد پایں  
یوں یہ ارباب یہ خوب ہیں  
اوسو ہیں ارباب یہ خوب ہیں  
نیت ہو کر با تقابل خوب ہیں  
احدیت میں جب لے اول قرار  
نام انکا ہے شیون لے دو قرار  
جگہ وحدت بیچ اعیان ثابت ہیں  
جوں دہن میں صورتاں ہیں قرار  
علم حق میں صورتاں ہیں قرار  
یوں کیا اعیان سے خارج ان کا نام

بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے

ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے

بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے

بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے

بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے

بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے

بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
بہشت اجمال میں نہ ہوتا ہے بلکہ بالحدود میں ہے  
ذات اور صفات میں ہے بلکہ بالحدود میں ہے

نا اضافت کوئی صفت اسکی ہو	قید سے اطلاق کے ہے پاکہ
الاعین عالم نہ ہو مت نام	نکر و اندیشہ سے ہے بالامقام
بے خودی اور خواب کا حال او	یہ اشارہ اس کے تیش لائق نہ ہو

### رکائیت

تک کہیں مجذوب ساک پاکباز	کوئی پوچھا احدیت کا اس سے راز
شیخ بڑے ادب کو یہ نازک ہے بات	یہ جتنا اس راز کو نسبت کے ساتھ
احدیت کا حال یہ ہے اور مثال	سو رہا ہے شخص یک صبا کمال
نا او سے ہے ذات کی اپنی خبر	نا او سے اپنے کمالوں پر نظر
جب کہ دیکھا آپ کو ہوشیار ہو	بھائی جاں و قد کی نسبت، سواو
بعد ازاں تفصیل سے پوچھا جیب	میں بخوی میں مہندس میں طبیب
بے مرے میں یہ ہنر اور وہ ہنر	واحدیت کی نسبت رکھ خبر

### در بیان وحدت اوتکالے

بے یہ وحدت ذات کا اول نلو	آپ کو اپنے میں یوں دیکھا ہے نور
نہوں سو میں نہوں ذات میری بافت	ہوں سو میں ہوں میں ہیں سب کائنات
چار نسبت ذات کو آئے نمود	ہے وجود و علم اور نور و شہود

### در بیان واحدیت

واحدیت ذات کا دوسرا تصور  
ایک کو تفصیل سے دیکھ لے دو  
تمکناں اور اپنے اسماء اور صفات  
سب کو یوں تفصیل سے دیکھ لے دو



نوع میں جس کو ہستی ذات ہے  
عاریت ہے رکھ خبر اس بات

در بیان فیض او تفسالے

جس کے دل میں نور دنیا ہے خدا  
دو جہاں میں ایک اپنے یوں سدا  
بوجھتا وہ دل سے اپنے یوں سدا  
غیر کا جب دور ہو دل سے خیال

رزق کھایا یہ ہوا مرزوق تب  
یہ کھلایا کس کے تئیں آپنی مقام  
آہ اس کا نام یہ آیا مجاز  
سن حقیقی رب طرف ہیں خیر سب  
او ہے فاعل خیر و شر کا کار ساز  
سن مجازی کو نہیں ہے اعتبار

او اثر رزاقیت کا یوں ہے سب  
آہ جب پایا ہے او رزاق نام  
بوجھ لے ہر کام کا ایسا ہے راز  
سر حقیقی ہم طرف ہیں بوجھ اب  
ہم ہیں آلہ خیر ہے ہم پر مجاز  
وسط میں سب کام آئے پائدار

### حکایت

ایک تھا کوئی بادشاہ ہمدان میں  
او گیا تھا ایک دن کرنے شکار  
شاہ دیکھا دو جنے ہیں غار میں  
یوں زبان حال سے رکھتے تھے آس  
شاہ لا کر مصلحت کو دل منے  
اونہی جا کے پوچھا اُن کے پاس  
ایک بولا میں برہنہ ہوں قدیم  
دوسرا بولا ہے میری ذات سے  
شاہ سن کر اُس کے تئیں بخشا حضو

ہفت کشور اُس کے تھا فرمان میں  
ناگہاں جاتا رہا او سوئے غار  
ہیں برہنہ بے نوا اندھار میں  
خاص اپنا شہ دیا اُن کو لباس  
یک ندیم خاص بھیجا اُن کئے  
کن دیا ہے تم کو یہ شاہی لباس  
عاریت یہ مجھ کو بخشا ہے کریم  
میں نہیں پایا کسی کے ہاتھ سے  
اپنی سرحد سے کیا ہے اُسکو دور

تکلیف

تھا

اس شخص کی جانب رواں ہوئے گدا  
عکس کو تو شخص میں گم کر دیا  
نار ہے تو اور ہر گاہ والہ سلام  
فتنہ بی

دو جہاں میں نور دنیا ہے خدا  
جس کے دل میں نور دنیا ہے خدا  
دو جہاں میں ایک اپنے یوں سدا  
غیر کا جب دور ہو دل سے خیال  
بوجھتا وہ دل سے اپنے یوں سدا  
نار ہے تو اور ہر گاہ والہ سلام  
فتنہ بی







# حکایت

اس کا نام اس کا اس میں ہو  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور

اس کا نام اس کا اس میں ہو  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور

ہر صفت جس شان سے رکھتا خدا  
 اُن کو ہستی رب پہ جو موقوف ہو  
 یک تعین ہے جدا یک نام کو  
 مومنوں سے جو کہ رکھتا یک ولی  
 شکر حق میں ہیں کرتا جو قصور  
 یوں حقیقی نام ہیں ہر حال کے  
 بوجھ تو ہر نام کو دو ہیں ظہور  
 ظاہری رزاق کے تن کی غذا  
 ظاہری دستار کی دنیا لباس  
 معنوی ہونا اس کے خاص و عام  
 یعنی ہر منظر کو ہے یک اسم رب  
 اسم عظم ہے سونامی نام کا  
 ہے محمد اس کے منظر باکمال  
 ہے جو نسبت ہر صفت ہر نام سے  
 سن ہدایت منظری ہادی میں ہو  
 ہے محض کی ہے سو منظر میں جلال  
 مومنوں ہادی کی منظر ہیں تمام

یوں لیاقت ہر تعین کو جدا  
 اون پہ یوں موقوف ہے رب کا ظہور  
 بوجھ ہر یک نام کے تو کام کو  
 نام اُس کے حال کا عبد الولی  
 نام اس کے حال کا عبد الشکور  
 اعتباری نام نہیں ہیں فسال کے  
 ظاہری اور معنوی یوں بے قصور  
 علم ہے سو معنوی من کی غذا  
 عیب پوشی معنوی یوں کرتیاں  
 رب کیا تعلیم آدم کو تمام  
 خاص نسبت کو سدا رکھتے ہیں سب  
 نام او جامع تمامی نام کا  
 ہے ظہور اسم کا اسمین اعتدال  
 یوں عدم کا کام ہو اُس نام کا  
 عبد ہادی نام اس کا ہے سوا  
 نام ہو عبد المصل یوں سب کا حال  
 کافراں منظر مصل کے والسلام

اس کا نام اس کا اس میں ہو  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور

در بیان نسبت  
 ظہور اسمائے اوتعالیٰ

اس کا نام اس کا اس میں ہو  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور  
 اسم رب ہے اس سے رافضی اور



نور کو اس صورت میں دیکھو  
جس میں نور کا نور ہے اور نور کا نور  
نور کو اس صورت میں دیکھو  
جس میں نور کا نور ہے اور نور کا نور  
نور کو اس صورت میں دیکھو  
جس میں نور کا نور ہے اور نور کا نور

حکایت

ایک شخص نے کہا کہ میں نے  
نور کو اس صورت میں دیکھو  
جس میں نور کا نور ہے اور نور کا نور  
نور کو اس صورت میں دیکھو  
جس میں نور کا نور ہے اور نور کا نور  
نور کو اس صورت میں دیکھو  
جس میں نور کا نور ہے اور نور کا نور

انجیل

دو جہاں کو جو ہے کشتن  
اس بدن کا جان ہے سو ذرا  
جان کی نسبت ہے یوں میں جس کی سیاق  
نور کی نسبت ہے بدن پر جان کا  
جوں نصف اس بدن پر جان کا  
یوں نصف جگہ ہے جان کا

نور ہستی پہ کرے اول نظر  
بھائی جاں قلب حقائق ہے محال  
ہے بنا اک چیز سے عالم وجود  
ہیں یہ دو معدوم لیکن اسکے تئیں  
من عرف ہے دو پنج پر سن تمام  
جو کہ بوجھا میں ہوں عاجز اور کثیف  
خاصگاں کو خاص ہے یہ من عرف  
تن میں تیرے جان یک ہے کر نظر  
میں ہے تن سے متحد اور متصل  
میں معین اسکو ہے کوئی مکان  
ہے بلندی تن میں اور تن ہے کثیف  
جان ہرزہ پہ تن کے یوں محیط  
آگ جوں گرمی کے اوپر ہے محیط  
آہ پانی پر ہے جوں سردی محیط  
تن نجس ہے میں خلل ہے جان کو  
مشک و عنبر ہووے یا گوبر اگر  
نور چمکے سور کا دونوں اوپر

جوں چمک پر سور کے نور بصر  
تو نہ کر مجھول اعیان کا خیال  
ایک صورت اور ہیولی ہے نمود  
بولتے معدوم میں موجود میں  
سب میں اول من عرف یہ ہے سونام  
رب کو بوجھا ہے اوقاد اور لطیف  
اس کو حاصل جو کیا پایا شرف  
جان او موجود ہے سب جائے پر  
خارج و داخل نہیں اور منفصل  
پانوں سے ہے سرتلک او بے نشان  
جان ہے سو نور ہے سب میں لطیف  
آہ پانی پر ہے گرمی جوں محیط  
موم جوں گرمی کے اوپر ہے محیط  
زر کے اوپر جس طرح زردی محیط  
کیوں خلل عالم سے ہو سجان کو  
اوسے خوشبو یہ ہے بد بو اسے پسر  
نور کو اس دو سے نہیں ہے کچھ اثر

حکایت

یوں کہا سلطان میں ہے کجا  
پہا خدا سے ملے عالم پا کجا  
یوں کہتے اسکو اشارت دیکھو  
نور سب میں ہے لطیف اور کجا  
پہا خدا سے ملے عالم پا کجا  
یوں کہتے اسکو اشارت دیکھو

حکایت

عین جو اعیان میں اشیاء میں اور  
 ایک نسبت ہے سورہ میں یاد  
 ہیں نظائر بے عدد سورہ ایک  
 جوں عدد بیکار ہیں معدود یک  
 ایک میں ہستی جو کہ ہستی اور  
 اس عدم سے دور ہو  
 اس شکل و صورت سے منفرہ ہے سورہ  
 نقش و صورت سے ہیں موجود سب  
 فعل میں ہستی تو ہیں نابود سب  
 چھ قوی ہیں کہ نہیں ہے شفا  
 عارضی آری کہ ہے نور  
 سب وفادار ہیں سب اس کے نور  
 ہیں زمین و آسمان سب بالضرور  
 تن ہوا شکوہ اس سے سبحان کی  
 کشف و کبریٰ بوجہ ہے حق جان کی  
 کشف کبریٰ بوجہ ہے حق جان کی

نیں کھلا غم اور خالی ہے سو جام  
 مے سدا بیرنگ ہے تو مت ہو دنگ  
 ہیں لبالب اس کے پیمانے تمام  
 جام کی صحبت سے اوپاتا ہے رنگ

### حکایت

یوں کہ ہیں شیخ اکبر نامور  
 جرم یک ہے نور یک اُس پر محیط  
 گرچہ دونوں مل کے ہیں یکجا سدا  
 یہ تعین او سو ہے نور بسیط  
 جرم سے خورشید کے تو در گذر  
 ذات حق یوں نور ہے نور بسیط  
 سور میں دو چیز ہیں کر تو نظر  
 ہے جدا اسی جرم سے نور بسیط  
 کر تصور یہ جدا ہے او جدا  
 یہ عدم اور نور ہے اس پر محیط  
 نور کی کر تو مراتب پر نظر  
 ہے ہر اک ذرہ کے اوپر او محیط

### در بیان نسبت ماہیت او تعالیٰ

نیں سو ہے اور ہے سونین ہوتا نہیں  
 نین سو تو اور ہے سوا و ستر ناقص  
 نین عدم کو ذات میں ہستی کی بو  
 ہے سوا اللہ میں سو معلومات ہیں  
 شخص رب کے اس کا سایہ جان تن  
 نین سو خود میں ہے سورب العالمیں  
 تجکو کچھ نہیں ہے سوا ناقص اور عدم  
 ہیں سوا اللہ باطن و ظاہر ہیں او  
 رب کو ہستی ہے سو ذاتی اُن کو نین  
 اس سے ہو سایہ کو حرکت امداد میں

حکایت  
 ہیں کہ ہیں خوب او دربار از  
 نام ہے مشہور تر زندہ نواز  
 کوئی برائے یک ہی کے جاہک پاک  
 اس سے بیکر غایت پہنچے لباس  
 نابینہ اس کو دیکھ کر مرد و زن  
 خاک سے دیکھ اور نہیں اپنے کون  
 اور ہمہ نیاں کو دستار ہے او  
 گرجہ جام عایت رکھتا ہے او  
 عایت ہے کچھ کوئی اسے  
 باطن کر نظر اپنے او پر

در بیان احاطت  
 او نور  
 نور ظاہر ہے وہ اک خاص نور  
 نور باطن ہے وہ اک خاص نور  
 نور ہستی ہے وہ اک خاص نور  
 نور غایت ہے وہ اک خاص نور  
 نور عین ہے وہ اک خاص نور  
 نور حقیقی ہے وہ اک خاص نور







خالقیت را زینت ہے تصور  
ان کا ہے موقف مظهر و مظلوم  
بوجہ ایسی صفت رکھتی ہے ذات  
دور بین اور اس کو انسانی صفات  
بہت کم تر ہیں انسانی تمام  
نہ حقانی ہیں ان کا نام  
میں خلاقیت مزدوقیت  
دوسرا خلاقیت کی جو صفات  
پہلے انسانی سے صفات  
نام انکا انسانی سے صفات  
ان کی ہے کم تر حقیقی ہے لگدا  
یہ عدم ہے ان کو ہرگز نہیں ہے بود  
یک پیمانان میں ہے از دست بود  
حکایت

ذات ہووے متصف اس بات سے یوں تو ہیں صفات اس میں ہیں ہے وہی نسبت اس کا نام او حلم کی نسبت سے او ہووے حلیم ہر صفت میں یوں سکے نسبت کو او یوں ہے نسبت ہر صفت میں والسلام	اس کو چاہل ہر صفت ہے ذات سے ذات سے او عین میں اور غیر میں جس صفت سے متصف جب ذات ہو علم کی نسبت سے او ہووے علیم علم میں معلوم کے ہرگز نہ ہو علم ہے معلوم کے تابع مدام
---	---

### حکایت

ہر صفت مخفی ذات میں مخفی سدا بیچ میں جیسا کہ ہو پوشیدہ نہال شاخ میں جون پھول پھل کی صورتاں جون ہے مخفی ہو کے مے انگوٹیں اب مظاہر ہیں شہرہ دلی والسلام	ایک دن فراتے ہیں شیر خدا ذات میں یوں ہو کے تھے مخفی کمال ہو کے مخفی ان میں تھی بھی نسبتاں یوں اتھا مخفی ظہور نور میں تھا ظہور ذات میں ذوقی مدام
---	---

### در بیان صفات او تعالیٰ

ہے ارادہ علم قدرت اور حیات بوجہ تو نسبت سے ہیں ناماں تمام خالق و رزاق و رحمان والسلام	سب میں اول ہے سو یہ ذاتی صفت ہے بصارت اور سماعت اور کلام ذات ہو جب با صفت او ہے سونا
---	--

کوئی پوچھا قطب عالم سے تمام  
فعل کیا ہے کیا صفت اور کیا تمام  
انجیات  
باب حرام  
شیخ بولے فعل ہے سو خاصیت  
ذات کی ہے سو صلاحیت صفت  
نام ہے سو اور علامت ذات کی  
لے برادر کہ خبر اس بات کی  
صاف بوجہ بیچ ہے سو ذات کی  
سب سب لایں ہے چوں بات ہے  
سب سب لایں ہے چوں بات ہے  
چچ سے آیا تھا ہر حال  
چچ کا جب ہو گیا تھا ہر حال  
نفس لایں ہے چوں بات ہے  
نفس لایں ہے چوں بات ہے  
نفس لایں ہے چوں بات ہے  
نفس لایں ہے چوں بات ہے

در بیان صفات او تعالیٰ  
ہے خدا موجود ذاتی اس کو بود  
و جہاں کو جان آمار وجود  
ذات

روشنی کے تپیں دیوار ہے ہر انہیں  
زیادہ آسے ہر شان میں

در بیان کمال  
ذات مطلق کو چھانتے محال

ذات مطلق کو چھانتے محال  
ذات سے اپنی ایسے موجود ہے

ذات سے اپنی ایسے موجود ہے  
ذات سے اپنی ایسے موجود ہے

## تصدیق ایشاں بکشف عیاں است

ذات سے سبحان کے عین وجود  
نور بے حد او نہیں قیمت پذیر  
نیں اوس کی ابتدا اور انتہا  
ذات وجہ ہے سو ایک نور ہے  
یعنی ہستی نور ہے نور بیط  
دو جہاں کے ساتھ ہے میں کم زیاد  
ہے سوائے دو جہاں کے ایک نور  
او ہے باطن وہ ہے ظاہر بے مثال

ادغنی ہے او کو ذاتی ہے سو بود  
بے جہت ہے بے نہایت بینظیر  
عرض و جوہر سے منزہ ہے سرا  
دو جہاں اوس نور سے مغمور ہے  
ذات سے اپنے دو عالم پر محیط  
قرب اوس کا بے طول اور اتحاد  
بے خلل صورت سے ہے اس کا ظہور  
ہے سو او اوس کے تئیں ہے دو کمال

## حکایت

تھے کہیں بیٹھے ہوئے پیران پیر  
سر معنے جس کے اوپر ہو عیاں  
شیخ بولے اس کے تئیں اے صاحب تمیز  
علم ذوقی اسکو ہے ہر شان میں  
دید سے حاصل عبادت اسکو ہو  
معنوی جنت میں ہے اسکو مقام

کوئی پوچھا ان کے تئیں اے دستگیر  
کیا نتیجہ اس کے تئیں ہے کربیاں  
جان او مومن حقیقی ہے عزیز  
حال اس کا دیکھ جاؤ سران میں  
نیں کو نہیں اور ہے کو ہے بوجھا ہے او  
نعتاں ہیں معنوی اسکو تمام

در بیان کمال  
اسمائے اوتھالے

ذات مطلق بے مثال ہے بے مثال  
ذات سے ہے او کو اسکا کمال  
ذات سے ہے او کو اسکا کمال  
ذات سے ہے او کو اسکا کمال

ذات سے ہے او کو اسکا کمال  
ذات سے ہے او کو اسکا کمال  
ذات سے ہے او کو اسکا کمال  
ذات سے ہے او کو اسکا کمال











نور خالص ظلمت خالص یہ دو  
آئینے ہیں ہرگز کس کو اور  
ایک دگر نظر

نہیہ دونوں مل کے یکے کے  
ظلم عدم ایسا ہے آپس میں دو  
مل کے جدا اگر ہیں دوسرے

جس طرح ہیں رب کے اسماء اور صفات  
آئینہ ہے اوفہور ذات کا  
ہے عدم کی ذات پر زائد وجود  
یک تجلی سے کیا سب میں فہور  
دو جہاں ہوئی اس کے پر تو سے نمود  
نیں جدا اصلی سے ظلی بے قصو  
لے رجال اللہ سے اس کا سبق

بین کو ہے نسبت علم سات  
 عدم سے رکھ خبر اس بات کا  
 آئینہ میں او کی مہوئی ہستی نمود  
 سب میں ظاہر ہے خدا با اسم نور  
 یعنی ہے اس ذات کو اصلی وجود  
 ہے سدا ظلی کا ظلی میں ظہور  
 دو جہاں ہے سو ظلال ذات حق

اوسو ہے یہ سو یہ ہے رکھ تمیز  
 ایک ہی ہو ایک ہے سو میں دوں  
 کیا ہوئی نقش رہی ہے سوسل  
 بولتے ہیں عکس رب اس کو تمام  
 ہر تجلی نفس رہانی ہے  
 نفس نسبت خاص کا ہے او

کتاب

کیا سب سے ہے تجھے سینہ میں داغ  
دن کے تئیں نہیں کیا سبکے بھائیجاں  
نور ہے سوسور کا میرے میں نہیں  
عیب و نقصان آسمیں سب معمور ہے  
آئینہ خورشید کا ہوتا ہے او  
عاریت ایک نور ہے مجھ سے لطیف  
جس طرح سے آئینہ کی شان ہے  
نقش میں مہوں نور سوشہور ہے  
اختاری نہیں سدا مجبور ہوں

کوئی پوچھا چاند کو اے شب چراغ  
شب کو ہے تو روشنی بخش جہاں  
چاند سن کر یوں کہا جب اس کے تئیں  
ذات میری سر بسر بے نور ہے  
صاف مہوں میں جس طرف اے راز جو  
ایک سر اپا آئینہ میں ہوں کشیف  
سور کی ٹچھ میں چمک ہر آن ہے  
بود میرا سر بسر نابود ہے  
سور نے مختار تیں نامور مہوں

[illegible]

انجیل باب سوم

کتب و کتب درویشی یک عالم  
 کتب و کتب درویشی یک عالم  
 کتب و کتب درویشی یک عالم

جانب اول

غور اور عظمت کی بڑی نسبت ہے  
 جو کہیں کا سا ہے جو میں پرورش  
 غور عظمت کے ہیں اس روپ میں  
 حال کا

اس کو جو اسے  
جس کے لئے  
جو اس کے لئے  
جو اس کے لئے



میں سوچو وہ خاوند چاریم  
معرفت کی راہ میں ہیں دستگیر  
مصطفیٰ سے پائے ہیں باز ہنسی  
اس میں ہے اس راز کا دیکھو یہاں  
بوجھ کر او آپ کو بوجھ آئے  
بوجھ کر جذبہ سالک سے بہت  
بوجھ کر بھائی جان سے اسکے ہاتھ

در بیان سوال اربعہ  
ہے سوائے دوسرا موجود نہیں  
ہے سوائے دوسرا مقصود نہیں  
ہے سوائے دوسرا موجود نہیں  
ہے سوائے دوسرا مقصود نہیں

پڑ گئے تھے پاؤں میں کسی کے تمام  
کاٹنے کے بن نہیں اس کا علاج  
او ہوئے جس وقت مشغول نماز  
بھی تھے اس پاؤں کو بہر خدا  
اپنی ہستی سے اٹھے او بے خبر  
پاؤں میرا ہے کہاں اور کن لیا  
تسپہ یوں تھا آنکے تئیں روزہ نماز  
اُس کے آگے راہ نہیں ہے والسلام  
بھیج دل سے مصطفیٰ پر تو صلوٰۃ  
جو کہ سمجھا اس کو ہو حال صحیح  
راز اس کا جانتے ہیں عارفان

تھے کہیں درویش یک عالی مقام  
دیکھ کر بولے طبیبان آہ آج  
نیں قبولے بات یہ او پاکباز  
سردے اُس پاؤں کو تن سے جدا  
میں کئے حرکت انھوں یک بال بھر  
ہو کے فارغ یہ کہے یہ کن کیا  
محو تھے اور نور حق میں پاکباز  
ساکوں کو آخری ہے یہ مقام  
نغمہ کر اس بات کو یاں سے حیات  
باب تیسرے بیچ ہے قال صحیح  
یعنی ہے ارشاد کا اس میں بیان

ہے سوائے دوسرا مقصود نہیں  
ہے سوائے دوسرا موجود نہیں  
ہے سوائے دوسرا مقصود نہیں  
ہے سوائے دوسرا موجود نہیں  
ہے سوائے دوسرا مقصود نہیں  
ہے سوائے دوسرا موجود نہیں

انجی  
باب دوم

### باب سوم

دے پہچانت مومنوں کو یا ربی  
من عرف اور قد عرف کی یاد کا  
معنوی دعوت رسول اللہ کی  
خاصگان سینہ بسینہ پائے ہیں

چہرہ رب کے بعد ہے نعت نبی  
تیسرا یہ باب ہے ارشاد کا  
بات اس میں ہے خدا کی راہ کی  
سر موعے مصطفیٰ جولاے ہیں

حکایت  
نست اور کمال انھا درویشی  
طالب حق جاکے چھوٹے سبب  
نفعی کسی کو نہیں دینا  
اب اس کو نہیں دینا  
نفعی کسی کو نہیں دینا  
اب اس کو نہیں دینا

عین شہ دریا میں جوں تشریف  
عین شہ دریا میں جوں تشریف  
عین شہ دریا میں جوں تشریف  
عین شہ دریا میں جوں تشریف  
عین شہ دریا میں جوں تشریف  
عین شہ دریا میں جوں تشریف

حکایت  
نست اور کمال انھا درویشی  
طالب حق جاکے چھوٹے سبب  
نفعی کسی کو نہیں دینا  
اب اس کو نہیں دینا  
نفعی کسی کو نہیں دینا  
اب اس کو نہیں دینا





در بیان مقام امام رضا  
پیر رضا کا آئینہ جامعہ

ہے رضا کا آخری ایسا مقام  
جامعیت کا بلوں کو ہے تمام  
ہے شریعت میں رضا اور سچا ہے  
رب سے اپنے رات دن راضی رہے  
ہے طریقت میں رضا سواوس کا نام  
آرزو سے ہے گذر جانا تمام  
ہے حقیقت میں رضا سونیک  
زندگی میں اختیاری موت ہو

پیشانی

حکام علیہ السلام  
کتاب فیہ  
باب فیہ  
کتاب فیہ

کرمیلا میں  
تختی اور فاطمہ کو خبر  
ملے شفی کا ہے تجھے دعویٰ  
میرے رضائے ہے حسین

وقت اب سب کے لئے ہے

معرفت کے پانچ مثلے صاف کر  
 دید اوس سے ہوتجھے ہر حال میں  
 رب کو دیکھے آئینہ سب کو بن  
 دید ہووے اس پنج پر تجکو دان  
 سب تیرے میں تو ہے اوسیں دیکھ  
 بوجھنا سو دیکھنا ہے نیک  
 حال حاصل جان کو منزل میں  
 ہے اسی منزل میں استغناء

عبدالرب میں کیا ہے نسبت رکھ نظر  
ہے ظہور ذات جو افعال میں  
سب کو دیکھے آئینہ رب کو بنا  
قبل شے یا بعد شے یا شے کے ساتھ  
رب کو ڈھونڈھے پاوے آخر آپ کو  
سب یقین میں خاص ہے علم یقین  
بوجھ منزل آخری کی سب کو او  
بوجھ اس منزل کے آئے دو مقام

## در بیان مقام صبوری

ہے صبوری جامعیت کا مقام  
ہے بشریت میں صبوری ہو کے ہم  
ہے طریقت میں صبوری بوجھ خالص  
ہے حقیقت میں صبوری بوجھ تو

کاموں کو ہے صبور صبح و شام  
ہر نصیبت میں ہے ثابت قدم  
رات دن ہے نفس کا کمرِ خلاف  
جز خدا کے نار کھے کچھ آرزو

۶۷

عید کو مسجد میں آئے خاص وعام  
فاقد کا دن تیسرا حسین پر

خوش لباساں پہن کر کھا کر طعام  
آئے تھے مہیلا پیراما پہن کر

وزیر بیان  
سیکس

میں نے اس راہ میں سفر فرما  
جہاں کو کرتے ہیں مولائی فضلہ

میں نے کہا کہ میں نے اپنے دوستوں کو بتایا ہے کہ میں نے  
 آپ کو ملنے کے لیے آ رہا ہوں۔

ج

جب کرے گی تجھ کو حیرت دلبری  
ناخبر ہو جب لباس وقوت کی  
دیکھ اس منزل منے اے نیکو  
نا خودی ہو نا جنوں ہو نا پری  
آخری منزل ہو او جبروت کی  
آہ آئے ہیں مقام اس میں دو

### در بیان مقام مراقبہ

پہلے اسمیں ہے مراقب کا مقام  
در شریعت ہو مراقب کا یہ حد  
در طریقت ہو مراتب کا یہ فن  
در حقیقت ہے مراقب باشہود  
پخشگی کا سالکاں کرتے ہیں کام  
اپنے اعضاء سے نہ کرنا کام بد  
غیر کے خطرے سے کرنا دل جتن  
ہو نظر میں رب کی ہستی اور وجود

### حکایت

تھے کہیں درویش یکے علی مکان  
تھے مراقب ایک دن صحرائے  
نا تھ پاؤں اون کے چوما بار بار  
نہیں ہوا ہرگز تغیر ان کا حال  
نام تھا حافظ کریم الشیخاں  
ناگہاں ایک شیر آکر اون کئے  
بھی پکارا جوش سے بے اختیار  
دل میں ونکے غیر کا نہیں تھا خیال

### در بیان مقام توجہ

دوسرا آیا توجہ کا مقام  
ہے شریعت میں توجہ اس کا نام

رات دن کنایا عبادت بانبار  
رب کی خوشنودی لئے روزہ نماز  
چھ طریقت میں توجہ رکھ نظر  
یوں حقیقت میں توجہ دل سے دور  
وجہ ہر دو چیز کو ہیں توجہ اب  
وجہ بندہ ایک دوسرا وجہ رب  
سے سوہستی وجہ بندہ میں سونا  
حکایت کا یہ ہے

تھا توجہ اپنے تئیں پاؤں  
اثر دیا کہ تھیں پاؤں  
ان پر سوز سوز  
موتھ کو ان سے تھکا  
چھن کو اپنے منہ پہ ان کے  
او انھے مشغول اپنے حال میں  
اوس سے نہیں حرکت اٹھی کب ہیں  
او انھے جھوٹے ذوالجلال  
تھیں توجہ اپنے

در بیان منزل لاہوت  
چار دان تین سب کو بوجھ ہو سیت  
یہ بدن تینوں بدن پر ہے محیط  
اوس کی منزل چاروں لاہوت نام  
تو کہ میری معرفت کا ہے مقام  
ہر شے میں عکس میں رکھنا غیر  
اور عدم یہ عکس ہستی اس عزیز  
ذات کو صفوں میں اور افواں میں  
دیکھتا ہے ذات کو رکھ کر نظر  
دیکھتا ہے کام پر رکھ کر نظر  
دیکھتا ہے صفت کا اور اثر  
دیکھتا ہے اس طرح تفصیل وار  
جو توجہ کی منزل ہے پیار  
ابو بکی لاہوت کی منزل ہے پیار  
حکایت کا یہ ہے  
ایک شخص نے کہا میں کیا کروں  
منزل لاہوت میں کیا کروں  
پیر اولے اس کی توجہ کیا کروں  
سے طلب اس بات کی رکھنا تو

۱۲۔ اور رخصت ہو کر ایک حالت وقت پر  
 ہو کر اسے یوں کہ خود بخود  
 غلامت طاعت کی افضان ہونے  
 سے اس میں ہو افضان ہونے  
 سے اس میں ہو افضان ہونے  
 سے اس میں ہو افضان ہونے  
 سے اس میں ہو افضان ہونے  
 سے اس میں ہو افضان ہونے  
 سے اس میں ہو افضان ہونے

در بیان منزل جبروت  
کسی کی صحبت

در بیان منزل  
پیدن دونوں بدن کا جان  
دیکھنا دونوں کی تپتی ہر آن  
اوسکی منزل تپسری جبروت نام  
دیکھو گی یہ حقیقت کا نتاج  
گر بچھے ہو نا اچھے فقر و غنا  
جن خدا کے کوئی کس کی شن  
پیر کی صورت کو رکھ کر رہو  
دیکھنا اور لوں ہر آن ہو  
جب نظریں ہو دوسرے شاہین  
چون بول ہو پائے کا ہر نہیں  
آجی

انجی دوسم

منی سزا پایہ زبان دریا دیو  
مرا کھ جیب لے گے گامیں و تو  
ہم لکھی جیب پنجو دی حسرت دلم  
ہوئی جبروت کی منزل میں

حکامیہ

حکامیہ

شاہ جیلانی سے پوچھا کہ میرے  
لئے مجھے جبروت کی مثال کی دینا  
اوسکے پیش الیائے ارشاد او  
ترندی کی پہرہ کر باطن است

رب کے اپنے سوا ہے خوش رات دن  
رب رکھنا رات دن رب کی طلب

ہے طریقت میں قناعت اکبر کن  
ہے حقیقت میں قناعت با ادب

حکایت

جب ہوئے وہ مصطفیٰؐ کے ناں  
جو کہ ملتا اوس کو دو تقسیم کر  
گھر سے لیتے ایک انجل بھر ستو  
سر کو رکھ سجدے میں ایسا بولتے  
تو مجھے بس ہے تو میرا کار ساز

اللہ انہ تھے علی سلطان دیں  
 صبح مزدوری کو جاتے یک پہر  
 گھر میں بیٹے دوسرا محتاج کو  
 شام کو جب اس سے روزہ کھولتے  
 تو کیا نعمت سے مجھ کو سرفراز

در بیان مقام خلوت

جامعیت جس کو نہیں ہے سو خام  
لوگ سے رہنا کناراہ رات دن  
دل کو خالی غیر سے رکھنا مدام  
اپنی ہستی اور خودی سے دُور رہو

بھائی جاں خلوت سو کہ تیرا مقام  
ہے شریعت بیچ خلوت اکو گن  
ہے طریقت بیچ خلوت اس کا نام  
سُن حقیقت بیچ خلوت ہے سو وہ

کتاب

اولاد میں اٹھے قرآن کے  
لوگوں سے اوکھے ہیں گفتگو

لو بکر شتے خاص ترسجان کے  
آئے خواجہ خضر اسوقت پو

دل کے روضان آفتاب میں کون سے  
 گل ہو تو آئینہ میں کون سے  
 رخ دکھادے مجھ کو یہ کون سے  
 رخ دکھائی نہ کہ کون سے  
 دل کے روضان آفتاب میں کون سے  
 گل ہو تو آئینہ میں کون سے  
 رخ دکھادے مجھ کو یہ کون سے  
 رخ دکھائی نہ کہ کون سے

در بیان مقام نوح علیہ السلام  
 در بیان مقام ابرہہ بن کعبہ  
 در بیان مقام یونس علیہ السلام  
 در بیان مقام عیسیٰ علیہ السلام  
 در بیان مقام محمد علیہ السلام

کیا نظر آتا ہے بولا خدا  
 ہر رنگ و ریشہ سے تھا ذکر خدا  
 دیں خدا کو یاد کر اب بایزید

کر و دیت اب مجھے بولا خدا  
 جمع حق سے جب ہوا اس کا جوا  
 آہ و زاری سے کہے جب بایزید

### در بیان منزل ملکوت

اوس سے واجب کو حرکت اور امن  
 ذکر قلبی ہے طریقت کا مقام  
 اپنے رب کو دیکھنے کی آرزو  
 بول تو اللہ دل سے اور ہو  
 روح کی شہرت سے چمکے آفتاب  
 پیمبری ملکوت کی مسنزل تمام

دوسرا ممکن ہو ہے نوری بدن  
 ہنگی منزل دوسری ملکوت نام  
 ہے تجرد ہے تجھے لئے خوب رو  
 دل کے تیرے مال پر رکھ رو برو  
 آئینہ جب دل ہو نور شید تاب  
 جب ہے دل غیر سے خالی مدام

### حکایت

منزل ملکوت کی یوں شان میں  
 با وضو ہو یک دو گناہ کرا دا  
 آہ و زاری سے دعا کر بار بار  
 آئینہ میں دل کے یوں رکھنا نظر  
 ہیں دیو عالم اوس کے پر تو سے نمود

شیخ بہ نئی کہے رکھ جان میں  
 دوپہر جب رات گزرے پر سدا  
 خاتمہ ہے مسطوفے پر دل نثار  
 تن مشالی کو بھیج مسافر روح کر  
 ہے سوا اللہ دوسرے کو نہیں وجود

در بیان مقام نوح علیہ السلام  
 در بیان مقام ابرہہ بن کعبہ  
 در بیان مقام یونس علیہ السلام  
 در بیان مقام عیسیٰ علیہ السلام  
 در بیان مقام محمد علیہ السلام

حکایت

در بیان مقام نوح علیہ السلام  
 در بیان مقام ابرہہ بن کعبہ  
 در بیان مقام یونس علیہ السلام  
 در بیان مقام عیسیٰ علیہ السلام  
 در بیان مقام محمد علیہ السلام

در بیان مقام نوح علیہ السلام  
 در بیان مقام ابرہہ بن کعبہ  
 در بیان مقام یونس علیہ السلام  
 در بیان مقام عیسیٰ علیہ السلام  
 در بیان مقام محمد علیہ السلام

در بیان مقام نوح علیہ السلام  
 در بیان مقام ابرہہ بن کعبہ  
 در بیان مقام یونس علیہ السلام  
 در بیان مقام عیسیٰ علیہ السلام  
 در بیان مقام محمد علیہ السلام

در بیان مقام نوح علیہ السلام  
 در بیان مقام ابرہہ بن کعبہ  
 در بیان مقام یونس علیہ السلام  
 در بیان مقام عیسیٰ علیہ السلام  
 در بیان مقام محمد علیہ السلام

در بیان مقام زہد

زہری کا بولھلے دوم انعام  
 ساکوں کو جامعیت ہے مدام  
 در شریعت زہری وہ ہے پر  
 دور کرنا ہو جو کچھ دنیا کی چیز  
 در طریقت زہد و تقویٰ اسلام  
 دور کرنا اپنی غفلت کو تمام  
 در حقیقت زہری کی رہ ہدی  
 دور کرنا اپنی ہستی اور خودی

حکایت

ایک زہد تھا کہیں ثابت قدم  
 کوئی پوچھا اس سے کہ تمہیں کون  
 کسی طرح حاصل کیا تو یہ مقام  
 بکراؤ کیا زہد اسے لے نیکام  
 میں دیکھنے غیبت و غفلت  
 یہ ہوا علم و عمل کا جب غور  
 تب سے چمکا زہری کا چھ پر نور

انجی

زہری کا تو اگر چاہے مقام  
 میں کیا ہوں سو عمل کرواں  
 در بیان مقام زہری کا یہ مقام  
 اللہ اللہ زہری کا یہ مقام  
 یاد کرو تو جامعیت سے تمام  
 ہے شریعت میں زباں یوں نہا  
 ہے سوا اللہ نہیں سوا اللہ نہا  
 در طریقت یاد کرو دل کی بات  
 حاضر و ناظر سمجھنا رہی ذات  
 در حقیقت یاد روئی کی اوسکو ہو  
 ناظر اپنی خودی کی اوسکو ہو

پار اُس منزل سے ہوئے عنقریب	موج کو دریا اگر سمجھے حبیب
یاد رکھ تفصیل سے نیک نام	تین اس منزل میں آئے ہیں مقام

در بیان مقام توبہ

پہلے ہے سالک کے تیس توبہ مقام	تین نسبت سے کرے توبہ مدام
تو شریعت کے گنہ سے تن کو دھو	جوں زنا ہے اور ایسے کام ہو
رکھ طریقت کے گنہ سے دیکھنا	جوں ہے کینہ اور غیبت ایسی لاف
در حقیقت یہ گنہ ہے روح پر	بوجھنا اپنے کے تیس موجود کر
اپنی ہستی سے گزر جانا تمام	ہے یہی توبہ حقیقی واسلام

حکایت

آئے یک دن عائشہؓ کے گھر رسولؐ	مصطفیٰؐ کو عائشہؓ دیکھے بلول
آنکھ دوڑیں تھے مبارک شکبار	تھے بہت بیتاب اور تھے بیقرار
عائشہؓ پوچھی نہی سے کیا سبب	اس قدر بیتاب ہو رہے تھے ہیں اب
عائشہؓ سے یوں ہی فرمائے ہیں	ہے یہ توبہ اس لئے روتا ہوں میں
جب خودی میری مجھے آتی لظہر	ہے گذر تاجال یہ میرے اوپر
عائشہؓ یہ بات سن روتی رہی	آہ کرتے ہاتھ ملتی یوں کہی
آہ دامن مصطفیٰؐ کا پاک ہے	تنبہ توبہ سے یہ سبب چاک ہے

ایک غافل تھانے کے حال  
 باوجودت جاری تھا ہر باغ  
 کوئی پوچھا کہوں بولا غدا  
 دامن سبک رکھنا ہے تو بولا غدا

حکایت

ایک غافل تھانے کے حال  
 باوجودت جاری تھا ہر باغ  
 کوئی پوچھا کہوں بولا غدا  
 دامن سبک رکھنا ہے تو بولا غدا

سنا ہوتا ہے کہ اس نے اپنے دل سے اس کو نکال دیا اور اس کو اپنے دل میں رکھ لیا۔  
 اس کو اپنے دل سے نکال دیا اور اس کو اپنے دل میں رکھ لیا۔  
 اس کو اپنے دل سے نکال دیا اور اس کو اپنے دل میں رکھ لیا۔

در بیان چہار منزل  
 ساکب اول جو ہوا لے جا چلا  
 عقل کامل تاکہ او کے بعد از ان  
 دل چہ ساکب ہو سکے ہیں اس شان میں  
 چار عناصر کا یہ حق واجب ہے نام  
 منزل ناسوت ہے اس کا مقام  
 بال و ذیبا ز گئی کر در اب  
 گرجہ ہے اپنے رب کی چہ طلب

کر عمل دونوں ملا کر ہو ولی	تفرقہ ہے نافقی اور جہا ہلی
<p>در بیان چہار طریق</p> <p>ہے سنا اور حمد رب کی شان میں                  جان کو لا کر رکھا وہ من کے بیچ                  عقل کا محکم جب تن ہو گیا                  جب ہوا اس دید کا سب کو نیاز                  آہ جب احکام ظاہر تن ریا                  ڈھونڈ پایا روح جب قربت کی تیش                  ہے شریعت میں عبادت تن کے ساتھ                  در حقیقت ہے عبادت جان سے                  تو ملا اس چار کو یک شان میں                  تو کرے اس بدن جب نماز                  دید میں سبحان کے رکھ جان کو                  یوں ملایا چار کو یک جاسدا                  جو کرے اس چار سے یک کو خلل</p>	
حکایت	
کوئی پوچھا شیخ کو کر کے تلاش	معرفت رکھتی ہے کیا عقل و معاش

رب کا پیش ہر آن میں کہ یاد تو  
 جاگے گم سوئے میں بھیج دشا میں  
 یاد ہو اللہ کی ہر کام میں  
 یاد میں جب بخودی مستی ہے  
 کوئی ناسوت کی منزل ہے  
 حکایت

کوئی کہتا ہے شیخ بخود یہ حال خدا  
 کون کونوں ناسوت کا ہے ابتدا  
 اول کیا ہیں ہم پر ہوا سے  
 اس بات کی جب پہر ہوا سے  
 اس کو اور دعا زاری سے تو  
 اس کو اور دعا زاری سے تو  
 اس کو اور دعا زاری سے تو  
 اس کو اور دعا زاری سے تو







جاکے پوچھے اسکے تئیں بدوستان  
راز جو سینہ میں ہے کر اب بیان  
بوعلی روتا ہوا ایسا کرتا رہا  
علم سینہ سے اب جاتا رہا

میں سمجھتا زندگی میں یہ سچ  
میں نہ سمجھتا یہ مٹی علم و فن  
من عرف کی میں سمجھتا اب حاصلی  
اس سبب جاتا ہے جاہل بوعلی

در بیان فضیلت من عرف

باختر ہو خوب میں بے بھائی  
زندگی غفلت میں کھونا رائیگاں

ہے شرافت پہ تیری قرآن گواہ  
تین خصلت تجھ میں ہیں میر میں نہیں  
رات دن رہتا ہے اوس کے در اوپر  
بھی پہچانے اوسکے تئیں ہر شانیں  
چھوڑ کر پھرتا ہوں اوسکو در بدر  
نہیں رہا ہوں آہ میں فرمان میں  
کر نظر انصاف سے اے دوستدار

ہے تو انسان میں حیوان واہ واہ  
اور کہا روتا ہوا پھر سگ سے تئیں  
جس سے کھاوے ایک لقمہ تو اگر  
رات دن اوسکے رہے فرمان میں  
میں خدا کا رزق کھایا سب عمر  
نہیں پہچانا رب کو میں ہر شان میں  
خوب ہے میرے سے تو اب لاکھ بار

زندگی غفلت میں کھونا رائیگاں  
گور میں حسرت سے رونا خوب نہیں  
ظاہری کا علم وہ ہے جس میں باس ہے  
اس من عرف کا علم وہ ہے جس میں نا درک ہو  
با خودی کا علم ہے سو سودی

در بیان علم و فن ظاہری موجب حسرت آخرت است

انجیاں

آخرت میں پائے گا تو خسروی  
ہو تیکر دل کو مقید اعتقاد  
ہو درستی سے تیرا روزہ نماز  
عمر اپنی کھونکو تو رائیگاں  
من سکھا ہے اوس کا دل ناشاد ہے  
وقت آخر اوسکو ہے شرمندگی

بھائی جان اے مصطفیٰ کی پیروی  
سیکھ عقائد اس قدر عالی نہاد  
سیکھ مسائل اس قدر اے دلنواز  
من عرف کا علم سیکھ تو بعد از ان  
وقت آخر علم و فن برباد ہے  
جس نے کھویا علم و فن میں زندگی

بائباو علم حبیب روپار کا  
جہاں میں ہے تو جہاں میں سو بار کا  
غور و شہاسی میں ہے ہر نسبت اچھو  
تم غمخیزان اس کے ہر نسبت اچھو

ہو کایہ

بوعلی ہر فن میں تھا ایک فنی

در بیان غمخیزان

ایک دن حضرت عائشہ زار زار  
مطمئن کہے پاس آئے زار زار  
یوں کہہ موقوفے راہ گاہ  
میرے راجگان غمخیزان

جس میں جو بات ہے اس بات کے  
 میں کاموں کے اور ہر بات کے  
 میں کاموں کے اور ہر بات کے  
 میں کاموں کے اور ہر بات کے

شیخ من کر ہو گئے جب اشکبار جس میں خصلت نیک ہے انسان ہے گرچہ صورت اوسکی ہے انسان کی جان تو معنی کے تیں ہے اعتبار	بعد فرمائے اوسے اپنے دوستدار جس میں بد خو ہے سو وہ شیطان ہے آہ منی اوس کی ہے شیطان کی کیا ہے صورت اوس کا نہیں ہے اعتبار
--	--

### در بیان خصوصیت عمل بموجب درجہ اوست

آہ کس کا دل دکھانا خوب نہیں تو عدم تھار ب دیا تجکو وجود رب سکھایا اپنے سب ناماں تجھے تو خلیفہ ہے تیرا انسان نام جوں کرے گا کام تو اوس کام سے ہے تو انساں کام کر انسان کا	ہاتھ خالی یہاں سے جانا خوب نہیں اور فرشتوں سے دلایا ہے سجد میں خبر اس راز کی کچھ اب تجھے ہے تجھے لائق سودہ کرنا ہے کام متصف ہو جائے گا اس نام سے کام کرنا خوب نہیں حیوان کا
---	--

### حکایت

پیر سے یوں جا کے پوچھا کوئی مُرید شیخ فرمائے اُسے اے بھائیجاں بولتا ہوں پانچ درجے اب تمام کھاؤ اور سوئے بے عورت کیساتھ	بول کس درجہ میں ہوں اے حمید رب کیا ہے پانچ درجوں کا بیان دیکھ کس درجہ میں ہے تیرا مقام ہو فقط جس شخص میں یہ تین بات
---	--

### حکایت

جس میں درجہ میں داخل ہوئے  
 حشر اوسکا ہے اسی درجہ میں  
 حشر کے دن عورت و منزل مقام  
 ہے اسی درجہ میں اوسکو والسلام  
 در بیان خوبی اوصاف  
 ظلم و بدعت سمیت ناجوہ ہے  
 عدل و احسان آدمی کو فہم  
 رب طرف ہے ایک دن کو فہم  
 کر نظر کاموں پر اور اوصاف  
 جن کی اوصاف ہے اور اوصاف  
 ہے وہ مقول خدا اور مصطفیٰ  
 ہے دل کو رات دن اوصاف  
 ہے دل کو رات دن اوصاف  
 ہے دل کو رات دن اوصاف  
 ہے دل کو رات دن اوصاف

ملک کے قدریں یہ لکھ کوئی جاگزم  
 ملک کیا دل کی تیں سے نامور  
 ہے

اب مجھے کس واسطے دل میں رکھ کر مقرر دیا  
 جو لازم نفس کا کوئی خلاف  
 اس کی گردن اور قناعت باصفا  
 اب مجھے ہوتا اگر جنت تمام  
 اب برادر کرنا یہ بیان تمام  
 کم و کثرت غیبت و غیبت بہ  
 گمراہی میں سب سخت بہ  
 گمراہی میں سب سخت بہ  
 گمراہی میں سب سخت بہ

مُصطفیٰ کو منہ بتانا ایک روز  
 عذر کر سب اپنی تقصیرات کا  
 کھنکھو تو وقت فرصت ہاتھ سے  
 اوس سے اب بھائیچاں ہو ڈال ہاتھ  
 وقت فرصت آج ہے کل ہے کہاں  
 اوس سے حاصل ہے نجاست اور طلال  
 ہے خدا کو منہ دکھانا ایک روز  
 کوئی نہیں ہے دوست اپنے سات  
 کرو صیت ہو وداع سب بات سے  
 گور میں جو چیزیں آتی ہے ساتھ  
 ہو رجوع رب کی طرف اے بھائیچاں  
 کیا ہے دنیا سرسبز خواب خیال

حکایت

نیکو آئی اس کے تیش بے اختیار  
 سلطنت پر مہروم کی فواں روا  
 وہ گزارا عیش میں ہفتاد سال  
 مل گیا خلوت میں اپنے یار سے  
 یوں لگا رونے کو وہ اے نیک نام  
 اس کا حاصل یہ اٹھا کیوں پاک ہو  
 کیوں کروں میں غسل ایسے وقت پر  
 گر تیرے میں راستی انصاف ہے  
 ایک برہنہ شب کے تیش تھارزار  
 آہ دیکھا آپ کو وہ بے نوا  
 الغرض تھا اس کو شاہی ملک مال  
 ہو کے فارغ ایک شب دربار سے  
 چشم کھولا ہو گیا جب احتلام  
 واٹھے ویلا سلطنت پر خاک ہو  
 آہ پانی سرد ہے اور درد سر  
 اس بیاں سے حال دنیا صاف ہے

در بیان مکارم اخلاق

کیوں نہیں کرتا عمل اس شان کا  
 ہے خلیفہ خاص تو سبحان کا

انجیاں

مومنوں کی توسل و توفیق  
 میں تو اورنگ نامت و گمراہی  
 اور ان کی توفیق و توفیق  
 میں تو اورنگ نامت و گمراہی  
 اور ان کی توفیق و توفیق  
 میں تو اورنگ نامت و گمراہی

کتنی کسا حضرت علیؑ کے لئے  
 کہ جو انسان کے لئے ہے  
 وہ ہے شہیدان میں ہیں  
 وہ ہے شہیدان میں ہیں



مرہ دنیا ہے وفا ہے اور بلا  
اس بلا میں ہو تو بے گناہ بن جا  
جہ دنیا ہے وفا ہے اور بلا  
اس بلا میں ہو تو بے گناہ بن جا  
جہ دنیا ہے وفا ہے اور بلا  
اس بلا میں ہو تو بے گناہ بن جا

کام اپنا دیکھ کر روزار زار دن بہت گئے عمر کے اب ہیں سو کم تو جیا ہے جس قدر جیتا ہے کیا خوب نہیں غفلت میں کھوڑا زندگی اب سفر ہے کر تو زادِ راحلہ مال تیرا دوست تیرے نیک نام دیکھتا ہے رات دن عالم کا حال	جز خدا کے کوئی نہیں ہے دوستدار تو غنیمت بوجھ اب باقی کے دم ظاہری کا درد و غم پیتا ہے کیا وقت اب ہے خدا کی کر بندگی کیا چلا ہے قافلہ پر قافلہ اس سفر میں نہیں تجھے آتے ہیں کام کیسے کیسے ہو گئے ہیں پائمال
---	---

### حکایت

جس کسندر مر گئے اون کے وزیر ہاتھ باہر رکھ کشن کے چاک سے مل کے سب لے کر چلے تابوت کو جا بجا کرتے ہذا یہ خاص و عام ہفت کشور اوس کے تھا زیرِ نگین آج کے دن اوسکی ہے آوارگی ملک دولت مال دزر نہیں ساتھ ہے	جوں وصیت تھی ہوئے فرماں پذیر بھر کے دونوں ہاتھ اوسکے خاک سے تھے پھرتے کوچہ کوچہ کو بکو یہ سنو تم ہے سکندر کا پیام بلکہ وہ تھا مالکِ روعے زمین ہے غریبی بے کسی ہے چارگی ہاتھ خالی خاک دونوں ہاتھ ہے
---	--

در بیان بے وفائی دنیا و جفائے آل

کس طرح کی ان پر ہے آوارگی  
کس طرح کی ان پر ہے چارگی  
کس طرح کی ان پر ہے چارگی  
کس طرح کی ان پر ہے چارگی  
کس طرح کی ان پر ہے چارگی  
کس طرح کی ان پر ہے چارگی

اس جہاں سے مست لجا کر زندگی  
کیا میں اور کیا ہماری زندگی  
کیا میں اور کیا ہماری زندگی  
کیا میں اور کیا ہماری زندگی  
کیا میں اور کیا ہماری زندگی  
کیا میں اور کیا ہماری زندگی







دورانی و ابواب انسانیت  
 خداوند سے نابود و عیال  
 کجاست کہ جو بجا ہوتا ہے  
 کجاست کہ جو بجا ہوتا ہے  
 کجاست کہ جو بجا ہوتا ہے  
 کجاست کہ جو بجا ہوتا ہے

سفر میں مسح کر موزے کے اوپر  
 ہے جائز گھر کرے فاجرا مات  
 ولے اس شرط سے ہے جان بھائی  
 بھی ڈر سے عاقبت کے دور مت ہو  
 شبک کر کفر کو ہرگز نکو دیکھ  
 حیار کہ تو خدا سے دل کے اندر  
 کسی پر تو کبھی بد ہیں نکو ہو  
 بھی غیبت پر کسی کے دل کو دھر  
 ہر ایک مومن سے نیت نیک کھنا  
 نہ رکھنا دشمنی مومن سے لے یار  
 گواہی جھوٹ پر ہرگز نکو لے  
 گواہی کو چھپا مت لے میا بجان  
 اگر وعدہ کرے کس سے وفا کر  
 بھی حق داروں کے حق سے ہوا داتو  
 بھی رکھ استاد اور مرشد کی حرمت  
 تو بیجا خرچ اپنا زر نکو کر  
 خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر

بھی کر تو مسح موزہ جب لے ہے گھر  
 ادا کر اس کے پیچھے فرض سنت  
 امامت میں نہ ہو اس کے تباہی  
 تو بیجا عمر کو ہرگز نکو کھو  
 بدی کو مت سمجھ ہرگز کبھی نیک  
 بھی احساناں کو پر رب کے نظر کر  
 بھی ہرگز تو کبھی خود ہیں نکو ہو  
 کسی کا عیب تو ہرگز نکو کر  
 ہر اک کی آبرو اپنی سمجھنا  
 لے سب مومنوں کا دل سے غمخوار  
 کسی کا ظلم سے بھی مال مت لے  
 کہ اس سے ہو بیگانہ و حق کو نقصان  
 ضعیفاں پر نکو ہرگز جفا کر  
 بھی کر مایا پ کی خدمت سدا تو  
 سدا رکھ عالماں کی دل سے عزت  
 نہ کر نقصان کس کا زر برادر  
 تو کر ہر کام کو دنیا کے اندر

مومنوں سے جو کچھ بڑا  
 سدا اوکلے سے جو کچھ بڑا  
 اس کا سے جو کچھ بڑا  
 طرف حق کے چہرہ سے بڑا  
 کہ ہو سے خاندانہ جب تک کہ  
 در بیان مومنوں سے بڑا  
 کہ اختر ازراں سے بڑا  
 مومنوں سے جو کچھ بڑا  
 سدا اوکلے سے جو کچھ بڑا  
 اس کا سے جو کچھ بڑا  
 طرف حق کے چہرہ سے بڑا  
 کہ ہو سے خاندانہ جب تک کہ  
 در بیان مومنوں سے بڑا  
 کہ اختر ازراں سے بڑا

مومنوں سے جو کچھ بڑا  
 سدا اوکلے سے جو کچھ بڑا  
 اس کا سے جو کچھ بڑا  
 طرف حق کے چہرہ سے بڑا  
 کہ ہو سے خاندانہ جب تک کہ  
 در بیان مومنوں سے بڑا  
 کہ اختر ازراں سے بڑا  
 مومنوں سے جو کچھ بڑا  
 سدا اوکلے سے جو کچھ بڑا  
 اس کا سے جو کچھ بڑا  
 طرف حق کے چہرہ سے بڑا  
 کہ ہو سے خاندانہ جب تک کہ  
 در بیان مومنوں سے بڑا  
 کہ اختر ازراں سے بڑا



اگر شہوت کے اوپر عقل ہو در  
سنو گر عقل پر شہوت رہے در  
سمجھ شہوت کے تیں نقصان کے کام

ملک سے خوب ہے اولے برادر  
کہ او جوان سے ہے سخت بدتر  
نہ ہو اس کام سے تو بد سرا انجام

### آپنے سرور و جہاں بیان احسان فرمود حق است

مجھ جان معنی رمز اسرار  
خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر  
کہ گویا دیکھتا ہے رب کو ہر اک  
تجھے رب دیکھتا ہے رات اور دن  
خدا سے شرم رکھ ہر آن دل بیچ

کئے احسان کا ایسے بیاں وار  
عبادت بیچ اس کے رکھ سدا سر  
اگر نیں دیدہ حق میں تجھے جان  
بھی تیرے حال پر اس کو خبر گن  
نکو رکھ غیر کو لے جان دل بیچ

### بقول سرور عالم تفاوت با یکدیگر در عام از صور و سیر است بجزیرہ حق است

یہ سب عالم ہوا اک چیز سے جان  
تفاوت سن ہر اک کے بیچ ہیں دو  
فرشتہ کوئی ہو اور کوئی انسان  
کوئی پتھر ہو اور کوئی پانی

نہیں اس میں تفاوت بوجہ ہر آن  
کہ یک صورت سمجھ اور دوسرا خو  
کوئی شیطان ہو اور کوئی انسان  
ہر اک میں ہے تفاوت بھائی جانی

### او تعالیٰ بنی آدم را از دو حقیقت آفریدہ است حق است

فصل اول در بیان تفاوت انسان و شیطان  
بصورت و رنگ و لباس و خلق و کلام  
و سائر امور  
بصورت و رنگ و لباس و خلق و کلام  
و سائر امور  
بصورت و رنگ و لباس و خلق و کلام  
و سائر امور

اگر شہوت کے اوپر عقل ہو در  
سنو گر عقل پر شہوت رہے در  
سمجھ شہوت کے تیں نقصان کے کام

ملک سے خوب ہے اولے برادر  
کہ او جوان سے ہے سخت بدتر  
نہ ہو اس کام سے تو بد سرا انجام

اگر شہوت کے اوپر عقل ہو در  
سنو گر عقل پر شہوت رہے در  
سمجھ شہوت کے تیں نقصان کے کام

ملک سے خوب ہے اولے برادر  
کہ او جوان سے ہے سخت بدتر  
نہ ہو اس کام سے تو بد سرا انجام

اگر شہوت کے اوپر عقل ہو در  
سنو گر عقل پر شہوت رہے در  
سمجھ شہوت کے تیں نقصان کے کام

ملک سے خوب ہے اولے برادر  
کہ او جوان سے ہے سخت بدتر  
نہ ہو اس کام سے تو بد سرا انجام



بزرگ خالق ازین و بن برتر  
انسان و فیض است ازین

بزرگ خالق ازین و بن برتر  
انسان و فیض است ازین

کیا مٹی سے پیدا اس کو لے یار  
زم میں لگا رکھا کر اوس کو نطفہ  
بھی اُس سے استخوان اس کے بنایا  
رکھا جب چو کو تن کے بیچ شہاں  
نظر کر اپنے نیباں پر برادر  
اتھا مردہ دیا حق اسکے تین جان  
برہنہ تھا اوسے کسوت پہنایا  
اتھا بہرہ دیا حق اسکے تین کان  
اوجاہل تھا سن لہجائی انجان  
اتھا اندھا دیا حق اسکے تین آنکھ  
بھی اس کو ناتوانی سے چھڑایا  
اتھا گونگا زباں اوس کو دیا او  
اتھا گمراہ ہدایت بیچ لایا  
یہ صفات پاک ہیں اسمیں مانت  
بھی تنہا جائے گا آخر منے او  
صفا تال اس کے یہ ہوتے ہیں سب دو  
ذلیل اور خوار اور محتاج ہم سب

دیا یوں اصل کو اس کے نمودار  
بنایا اُس کو حلقہ بعد مضفہ  
بھی اوس پر گوشت کا کسوت پہنایا  
ہوا اُس وقت پر یہ خاک انساں  
نظر کر رب کے احساناں کے اوپر  
کہ او بھوکا تھا اوس کو دیا نان  
اتھا پیاسا اُسے پانی پلایا  
کمینہ تھا دیا حق اسکے تین شان  
دیا بھی علم اس کو پاک شہان  
اُسے پاواں دیا بھی ہاتھ اور ناک  
اپس قدرت کی راہ اسکو دکھایا  
اپس قدرت سے یوں پیدا کیا او  
اپس کا راز بس اوسکو سکھایا  
نہیں نقصان کو اسکے نہایت  
کہ جوں پیدا ہوا ظاہر منے او  
جب آوے اوسکے اوپر ایسور  
موت رہے ہمارے میں یقین رب

بھی دوسری دم  
نواہر پہنچ آتا اشد بات اوپر  
نظر رکھنا سدا اس کو دل پر  
بہشت پر خدا میں آپ کو عجیل  
نوجا کر خدا کی دلیں کے مول  
محبت سے خدا کی و انس را  
از بزرگے طاعت خود  
بم فزیدہ است حق است  
کہیں میں یوں پاک است  
مگر ایسا سطر پیدا کی اور جن  
دہل سب زندگی کے جان  
ہے ان کے بیچ ہر ایک  
کہ ہر ایک پیچہ ہر ایک پیچہ ہر ایک  
او بھل گئے حشر میں دیا رب کو پہچانے  
بھول گئے حشر میں دیا رب کو پہچانے

بھول گئے حشر میں دیا رب کو پہچانے  
بھول گئے حشر میں دیا رب کو پہچانے





رویت او تعالیٰ در محشر مومنان را پچشم سر بیچونگی خواهد بود حق است

رویت او تعالیٰ در محشر مومنان را پچشم سر بیچونگی خواهد بود حق است

جمع تحت ہیں ہر گھر میں کئی لاکھ  
ہزاراں مسندال ہر تحت او پر  
زین ہے مشک کی چیت اسکی کا پڑ  
نباراں چار ہیں جنت کے اندر  
شنوئم دودہ ہے دوسری ہر بیچ  
مصفا شہد کی چوتھی نہر ہے  
براک مومن کو جوں علم و عمل ہے  
ہمیشہ جنتی بنتے رہیں گے  
رہیں گے دوستان سے دوست بل بل  
رہیں گے عیش میں ہر آن ہر دم  
ہیں بچد نعتال جنت کے اندر

کہ ہر گھر میں ہزاروں خورین پاک  
لگے ہیں مسندوں کو لعل و گوہر  
لذات میں ہر ایک نورانی نور  
ہے پانی کی نہر اول برادر  
شراب پاک ہے تیسری ہر بیچ  
چمن ہے اور نہالاں پُر ثمر ہے  
کہ دیا اسکو جنت میں عمل ہے  
سدا اس عیش میں بستے رہیں گے  
رہیں گے خرمی سے دمدم دل  
نہیں ہے کس کے تیش داں درد اور غم  
ہے دیدار خدا ان سبک بہتر

رویت تعالیٰ در محشر مومنان را پچشم سر بیچونگی خواهد بود حق است

سنو دیدار میں نہیں کیف اور کم  
کہ دیکھیں گے خدا کو چشم سر سے  
نظائے بیچ اس کے کھور ہے ہوش  
ہے شمع و شام سب فاعل کو دیدار

بیاں ایسا کئے سالار عالم  
پونم کے چاند کو جیسا نظر سے  
کریں گے جان اور تن کو فراموش  
عوام الناس کو ہفتہ میں دوبار

در بیان میں پچشم سر بیچونگی  
سنو دیدار میں نہیں کیف اور کم  
کہ دیکھیں گے خدا کو چشم سر سے  
نظائے بیچ اس کے کھور ہے ہوش  
ہے شمع و شام سب فاعل کو دیدار

بیاں ایسا کئے سالار عالم  
پونم کے چاند کو جیسا نظر سے  
کریں گے جان اور تن کو فراموش  
عوام الناس کو ہفتہ میں دوبار



ہمیں سب آج آدم پاس جاویں  
ہر اک اُس آن آدم پاس جا کر  
شفیع ہوں آپ ہمارے آج کے روز  
کریں تب فوخ کا آدم حوالہ  
بھی سارے جائیں گے ب فوخ کے پاس  
کہیں گے فوخ ان کو صافے بار  
خلیل اللہ کے نزدیک جاؤ  
کریں گے شانے دینا اور آہ و ماتم  
زراے ہو کے پھر میں گے لوگ دیگر  
کہیں گے ان کے تئیں ہر آن روز  
خلیل اپنا کہا ہے تم کو باری  
خلیل اللہ کہیں گے لے غریباں  
تمہیں موسیٰ اے کئے سب جاؤ مل کر  
پھر میں گے تملاتے لوگ روز  
کلمہ اللہ سے جا کر مایں گے  
ہمیں سب ہو گئے ہیں آج تاراج  
کرو حق سے شفاعت آج کے دن

ہمارا حال سب انکو سناویں  
کہیں گے حال کو اپنے سنا کر  
میتھارے بن نہیں بے کوئی دلسوز  
چہر میں گے لوگ سب باآہ و نالہ  
شفاعت کی رکھیں گے ان سستی آس  
کہ ہوں میں حال میں اپنے گرفتار  
تمہارا حال سب اُون کو سناؤ  
رکھیں گے سینہ پر غم چشم پر غم  
چلے آئیں گے ابراہیم کے دھیر  
ہمارے آج کے دن تم شفیع ہو  
شفاعت کیجئے حضرت ہماری  
کہ میں ہوں آج کے دن کئی پریشان  
شفاعت ہوئے گی تم کو بیستر  
اپس کے آنکھ کے پانی سے مٹہ دھو  
اپس کا درد و غم ان سے کہیں گے  
محمد اتم کو رسالت کا دیا تاج  
وسیلہ نہیں ہمارا کوئی تم بن

ہمیں سب آج آدم پاس جاویں  
ہر اک اُس آن آدم پاس جا کر  
شفیع ہوں آپ ہمارے آج کے روز  
کریں تب فوخ کا آدم حوالہ  
بھی سارے جائیں گے ب فوخ کے پاس  
کہیں گے فوخ ان کو صافے بار  
خلیل اللہ کے نزدیک جاؤ  
کریں گے شانے دینا اور آہ و ماتم  
زراے ہو کے پھر میں گے لوگ دیگر  
کہیں گے ان کے تئیں ہر آن روز  
خلیل اپنا کہا ہے تم کو باری  
خلیل اللہ کہیں گے لے غریباں  
تمہیں موسیٰ اے کئے سب جاؤ مل کر  
پھر میں گے تملاتے لوگ روز  
کلمہ اللہ سے جا کر مایں گے  
ہمیں سب ہو گئے ہیں آج تاراج  
کرو حق سے شفاعت آج کے دن

ہمارا حال سب انکو سناویں  
کہیں گے حال کو اپنے سنا کر  
میتھارے بن نہیں بے کوئی دلسوز  
چہر میں گے لوگ سب باآہ و نالہ  
شفاعت کی رکھیں گے ان سستی آس  
کہ ہوں میں حال میں اپنے گرفتار  
تمہارا حال سب اُون کو سناؤ  
رکھیں گے سینہ پر غم چشم پر غم  
چلے آئیں گے ابراہیم کے دھیر  
ہمارے آج کے دن تم شفیع ہو  
شفاعت کیجئے حضرت ہماری  
کہ میں ہوں آج کے دن کئی پریشان  
شفاعت ہوئے گی تم کو بیستر  
اپس کے آنکھ کے پانی سے مٹہ دھو  
اپس کا درد و غم ان سے کہیں گے  
محمد اتم کو رسالت کا دیا تاج  
وسیلہ نہیں ہمارا کوئی تم بن

ہمیں سب آج آدم پاس جاویں  
ہر اک اُس آن آدم پاس جا کر  
شفیع ہوں آپ ہمارے آج کے روز  
کریں تب فوخ کا آدم حوالہ  
بھی سارے جائیں گے ب فوخ کے پاس  
کہیں گے فوخ ان کو صافے بار  
خلیل اللہ کے نزدیک جاؤ  
کریں گے شانے دینا اور آہ و ماتم  
زراے ہو کے پھر میں گے لوگ دیگر  
کہیں گے ان کے تئیں ہر آن روز  
خلیل اپنا کہا ہے تم کو باری  
خلیل اللہ کہیں گے لے غریباں  
تمہیں موسیٰ اے کئے سب جاؤ مل کر  
پھر میں گے تملاتے لوگ روز  
کلمہ اللہ سے جا کر مایں گے  
ہمیں سب ہو گئے ہیں آج تاراج  
کرو حق سے شفاعت آج کے دن

ہمارا حال سب انکو سناویں  
کہیں گے حال کو اپنے سنا کر  
میتھارے بن نہیں بے کوئی دلسوز  
چہر میں گے لوگ سب باآہ و نالہ  
شفاعت کی رکھیں گے ان سستی آس  
کہ ہوں میں حال میں اپنے گرفتار  
تمہارا حال سب اُون کو سناؤ  
رکھیں گے سینہ پر غم چشم پر غم  
چلے آئیں گے ابراہیم کے دھیر  
ہمارے آج کے دن تم شفیع ہو  
شفاعت کیجئے حضرت ہماری  
کہ میں ہوں آج کے دن کئی پریشان  
شفاعت ہوئے گی تم کو بیستر  
اپس کے آنکھ کے پانی سے مٹہ دھو  
اپس کا درد و غم ان سے کہیں گے  
محمد اتم کو رسالت کا دیا تاج  
وسیلہ نہیں ہمارا کوئی تم بن





۹۹

فایز سید رشید  
بھی

بھائی کا دل اور دل کی باتیں یہ تو کس قدر  
چشمہ بیکار کے لئے ایک خوش فہم  
کے لئے ایک خوش فہم کے لئے ایک خوش فہم

ہر ایک ذرہ کوشیکی کی جزا ہے  
سنو ہے نیک کو آسان ہر آن

ہر ایک ذرہ کے تئیں ہر کی سزا ہے  
بدان آئیں رہیں گے ہو یریشان

در روز قیامت دست پادشاه در عجل بکتابه ایشان می افتد حق داد است

بھی قرآن بیچ فرایا ابھی  
زبان بھی بھائی کے پاؤں اور ہاتھ  
کہیں گے حال نکاحاً درضا  
کئے جو کچھ کہ وہ دنیا سے کام

دیویں اعضا انھوں کے سب گواہی  
کہ ان کے کام میں ہر آن ہیں ساتھ  
کہ فردا ہوئیگا جب قیامت انصاف  
دیئے ہر اک کو جو کچھ رنج و آرام

وزیر بیان آنکہ سوال حق است

پوچھے گا حق تعالیٰ بندگاں ساتھ  
تو لے کر وحی کو کیونکر گیا ہے  
پوچھے گا انبیاء کو بعد ازاں یوں  
پوچھے گا امتاں کو بعد ازاں رب  
مجھے باطن میں تم کیا پہچانے  
تھما لے میں سکھانے دین ایمان  
نبیاں تم کو ہدایت کیا کئے ہیں

اول جبریل سے پوچھے گا یہ بات  
لجا کر انبیاء کو کیوں دیا ہے  
تمہیں سب قوم کو دعوت کئے کیوں  
مجھے ظاہر ہیں کیا بُوجھے تمہیں سب  
اپس دل میں سرائیم کس کو مانے  
کیا تھا میں روانہ کئی رسولان  
تمہیں اس سے ہدایت کیا لئے ہیں

حکیم داور داد گستر روز محشر اعمال کتبہ خیر و شر با فواد و سمع

چلو اس آستان  
چلیں گے کا فرال سبیل کے اور  
چسل کو جا رہیں دوزخ کے اندر  
فکر اسے ہوئی بوسن کو تائید  
سچے جنسی زندگی اور علم و تہذیب  
غلامی مومنوں سن اسے برادر  
قدم رکھ کر چلیں گے اسے برادر  
چلیں گی جن میں اور تہذیب کے  
پرندہ کی جن میں اور تہذیب کے  
چلیں گے جن میں اور تہذیب کے  
علمی تہذیب کی جن میں اور تہذیب کے  
نہیں تہذیب کی جن میں اور تہذیب کے

مقامات سات ہیں اس میں کدو در  
خدا ہم ان کا تین سب سے بڑا  
دلہان جو دھرم باقی ہے  
نویں تنی بیٹے ہیں  
کوک قندی فدیہ امیر  
پایہ سرگ

سید اولیں سوال ایمان سبحان  
حرم اور کو کہیں کے رادر  
مقامات سات ہیں اس میں کدو در  
خدا ہم ان کا تین سب سے بڑا  
دلہان جو دھرم باقی ہے  
نویں تنی بیٹے ہیں  
کوک قندی فدیہ امیر  
پایہ سرگ





پہرین جگہ نے آنا قیامت  
سزا اول تھیں اس کی علامت  
رہے دنیا میں رہے اس کی علامت  
رہے دنیا میں رہے اس کی علامت

پہرین جگہ نے آنا قیامت  
سزا اول تھیں اس کی علامت  
رہے دنیا میں رہے اس کی علامت  
رہے دنیا میں رہے اس کی علامت

تیرا رب کون ہے اور کیا ترادین  
جواب اس کا کہے گا ضایوں جن  
سو میرا خدا ہے پاک او یک  
سزا اسلام ہے خوش دین میرا  
کہیں گے جب ملک خوش ہو کے او کو  
بسر جا تو اس کے درد اور غم  
بنے گی گور اس کی سبز گلشن  
جواب اُن کا نہ دیوے کوئی بدکار  
کرے گی گور اس کو دمبدم چور  
کھلے دوزخ طرف سے اسیں وزن  
رہے گارات اور دن غم منے او

نبی ہے کون تیرا کیا ہے آئین  
خوشی کرتا رہے اور ات اور دن  
نبی میرا محمد ہے سو بیشک  
سوراہ نبی آئین میرا  
کہ عار اس کی من جا سور ہو تو  
خوشی کرتا رہو ہر آن ہر دم  
کھلے جنت طرف سے اسیں وزن  
کریں اُس پہ ہزاروں گرز کی مار  
رہیں گے سانپ بچھو گور میں پور  
ہو اس پہ حال اس کا صاف روشن  
رہے گا گور میں ماتم منے او

اجزاء مُردہ در جائیکہ باشد مسئول ملائک میگرد و حق است

اگر مُردے کے تئیں بارالجاوے  
ویا اُس کو بناوے خاک بن خاک  
اچھے جس جائے او جا کر ملک دو

ویا کوئی آگ میں سو جلاوے  
ویا کھاوے جناور اُس کے تئیں لاک  
کریں اس پر سوالاں آن میں او

در بیان آنکہ علامت قیامت حق است

کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت

کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت

کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت  
کہ علامت قیامت

پنج ایقان  
دلالت ہو جائیں گے بیکار سے نور  
بھی ہووے سخت تر نازل بیکار  
کون کیوں چھائی ہیں وابستہ الارض  
خوف اس وقت ہوئے ملک جگہ تئیں  
حق است آمدن قیامت

ظاہر ہے کسی پر وقت اتر  
اس کی پینا اور حال ظاہر

کسی رزق خود بخود آتا ہے  
رازق تو راز کردہ و کلامی رزق

غیر ہر دو چیز کو ایک ہی وقت دادر  
جیسا کہ خالی سب کی طرح جان

کرامت بوجہ ہمت سے ولی کی  
ولی غافل نہ ہو اس چیز سے جان  
ہے منتر سے نظر کے ناظران کے  
کہ ہے جیسا کرامت معجزہ نیک

ولی ہوئے اطاعت سے نبی کی  
ولیکن بشرط اس میں ایک ہے مان  
سُنو تم سحر کو اب ساحراں کے  
نہ او ہے چیز واقع بیچ تو دیکھ

اجل کیست نہ ہر کسی  
یوسف و عزیز میر نہ تقدیر و  
نہ تاخیر دروہی است  
ازل میں حق کھا ہے تم کے دن

## دُعا و صدقہ زندگان نافع است در حق مُردگان

ہے مومن کی دُعا ہر آن مقبول  
بھی ہے خیرات انکے حق منے جان  
کہ پاویں فائدہ مُردے سر اسر  
کہ اس سے فائدہ مُردے کے تیش ہے

تو کر دل سے دُعا ہرگز نکو بھول  
تو کر مُردوں کے حق میں ختم قرآن  
دُعا سے زندگان کے اے برادر  
بھی دیویں زندگان خیرات کچھ شے

کھا او موت و قتال سے تین گن  
کھا او موت و قتال سے تین گن  
کھا او موت و قتال سے تین گن  
کھا او موت و قتال سے تین گن

## در بیان آنکہ تکفیر اہل قبلہ در پیچ گاہ جائز نیست

کہ ان کی تو کبھی تکفیر مت کر  
قیامت بیچ ناہو وے گرفتار  
بحر طاعت کے تیں اسکے تیش چین  
زباں اس بات سے ہرگز نکو کھول  
تو اس کو دوزخی ہرگز نکو رگن

ہیں بے حد اہل قبلہ اے برادر  
بھی کافر بول مت مُسلم کو اے یار  
ہے گرفتار کوئی طاعت بیچ دن بین  
بہشتی اس کے تیش ہرگز نکو بول  
لے بے بد کام میں کوئی رات اور دن

نہاں سے تیں گاہ کو بیچ جانے جا  
نہاں سے تیں گاہ کو بیچ جانے جا

در قبر سوال  
در قبر سوال

در قبر سوال  
در قبر سوال

توان چاروں سے اکٹھے کتبہ  
نہ اپنے دین کو برباد نہ دے

خانوادہ حضرت محمدی الدین  
افضل از نعمہ خانوادوں سے بیشین  
بہ افضل الدین کا ہے زیادہ بار  
بہ نور کھ اس سے دل سے شوق دیدار  
عبث اپنے سے نہیں ہرگز جو

کرامت اولیاء اعظم بدلائل  
کرامت اولیاء کی سانچ ہے جان  
نصوح و انبیاء و مجاہدین  
مناظرہ نبوت پیوستہ حق

سراپا نور تھے وہ پاک سرور	دو عالم نور سے ان کے منور
در عمر چہل سال نبوت مشرف شدن در شصت سال حلت فرودن	
ہوئے چالیس کے جس وقت سرور	ہوئی ان کو نبوت اے برادر
دو بازو نیچ اُن کے بھائی جانی	اتھی مہر نبوت کی نشانی
سنو اس نقش میں کلمہ لکھا تھا	یقین وہ غیب سے ظاہر ہوا تھا
بھی ترسٹھ میں سنو حضرت کی رحلت	مدینہ میں دفن ہیں بدر رفعت
حق است چہا کر سی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم	
محمد سے دو عالم پائے آرام	ہے عبداللہ ان کے باپ کا نام
ہیں عبداللہ سن مطلب کے فرزند	بھی مطلب کو سمجھ ہاشم کا دلہند
مناف ہیں باپ ہاشم کے برادر	یہ کرسیاں چار ہیں رکھ اسکو ازبر
چہار مذہب اہلسنت و جماعت باہد ارج کرامت حق است	
یقین سنت جماعت چار مذہب	رکھو تم اعتقاد ان چار پر سب
حنیفہ، شافعی، مالک و حنبلی	امام اعظم کو ان میں جان اول
اگر چہتا ہے پائے حق طرف راہ	نہ ہو غفلت منے ہرگز تو گمراہ

کرامت اولیاء کی سانچ ہے جان  
نصوح و انبیاء و مجاہدین  
مناظرہ نبوت پیوستہ حق

ولی سے ہوا اگر جس ان او کام  
کرامت اہل دین میں کار کھنا کام  
نہ ہو دعوی نبوت کا نبی کو  
ولی علم نبی غیم سید ہدایت  
از وساقا کرد و فائز نشود

مقام انبیاء اور اصفیاء کا  
ولی سے ہوا اگر جس ان او کام  
کرامت اہل دین میں کار کھنا کام  
نہ ہو دعوی نبوت کا نبی کو  
ولی علم نبی غیم سید ہدایت  
از وساقا کرد و فائز نشود

نئی نئے دین پر جو کوئی رکھا سر  
 رکھے اصحاب کی تعظیم ہر دم  
 کئے او دل سے اپنے جان باری  
 کئے او محنتاں میں آپکو چور  
 ہے واجب اس لئے سب مومنان پر

ہے واجب اس کے اوپر اے برادر  
 مرے تک فاکرے تعظیم میں کم  
 کیا جب دین احمد استواری  
 محمد کا ہوا سب دین پُر نور  
 رکھیں تعظیم اُن کی دل کے اندر

ہے واجب مومنوں پر اے برادر  
کہ بالغ مرد او ہو اور عاقل  
ولے ہو وے قریشی قوم سے او  
کرے انسان کی حاجت روائی  
کرے ہر کام میں او استواری  
سنو یک دل ہو آپس میں مسلمان

محمدؐ کی رسالت پر برادر کیا تصدیق اور اقرار اس پر

ملاحت کیا اٹھے وہ سر  
 کشادہ تھا سوسوڑ کا سینہ  
 لہنت خوشبو افغان کا سینہ  
 نفا سینہ پر یک خط صاف درخشا  
 درازی میں افغان سحر درخشا  
 پتھر پیلیاں آگے بھی روشن تھے وہ  
 پتھر پیلیاں آگے بھی روشن تھے وہ  
 افغان سوراخ تھی زبان سوراخ  
 عربی فصاحت میں آواز تھی شیریں پیشانی  
 چوٹی خوش آواز تھی شیریں پیشانی  
 مسنور از نہاں سے عیاں  
 سراپا



سند اس دین میں ہے چار بیبر  
و عشر عثمان و حذیر  
جوان کے بعد اس میں چار بیبر  
فضلیت بیچ اور روشن چار بیبر  
صحابی ہیں احمد کے بعد چار بیبر  
در بیان ترتیب خلافت چار  
اھم و فضیلت اس احباب

ہوا اور عرش و کرسی چھوڑ کر بار جو اس آنکھوں سے دیکھا حق کا دیدار پھر آیا آن میں جب گھر کو سرور	گیا جب لامکان کے بیچ سالار کلام حق سنا اس کان سے بار یقین ہے گرم تھا سرور کا بستر
--	---

فرق مدارج فضیلت انبیاء و رسولان ملائکہ و اولیاء حق است

ملائک کے رسولان سے برادر بہر یک زاہداں سے اے عزیز لہا ملائک سے جو بہتر عارفاں ہیں	رسولان ہیں بنی آدم سے بہتر کہ افضل ہیں ملائک کے رسولان تمامی عابداں اور زاہداں ہیں
---	--

امت آنسور علم صلی اللہ علیہ وسلم از اہم سابقہ فضل و اکرامند

سنا ایسا نبی کس کو کہاں ہے ہے امت اکی سب امت سے بہتر خصوصاً آل اور اصحاب اول	کہ فرماں بیچ جس کے دو جہاں ہے ولے ہیں عارفاں ان سب سے بہتر ہیں بعد از انبیاء کے سب سے فضل
--	---

ترتیب فضیلت آن سرور و مراتب احباب آل نامور

بھی اُس کے آل اور اصحاب سارے سب اصحاب ہیں دس جانِ افضل	ہدایت کے خاک کے ہیں ستارے ہے جنت کی بشارت اُنکو اول
---	--

بیچ احباب

فضیلت اہم اس ترتیب سے جان  
نہ ہو اس بات سے ہرگز تو باخان  
خلافت کے برس ہیں پس پر دس  
خلافت چار پر موقوف ہے بس

مراتب فضیلت حسن و حسن و  
فاطمہ و زولج عائشہ صدیقہ

نظم  
فضیلت ہے خدیجہ و عائشہ  
نئی کی عورتاں ہیں سب سے بزرگ اور  
مگر مصطفیٰ ان کو جگہ کی  
ہا ساری عورتوں پر ان کی جگہ کی  
جو بی بی فاطمہ و خاتون جنت  
یہاں جنت کے جگہ کے  
کہ ان کی جگہ کی  
سوزنیں ہیں نہ ان کے مندر  
دو خدیجہ رضی اللہ عنہا  
فاطمہ و زولج عائشہ صدیقہ







ہم اول سے شریعت کی بشارت  
ہم دوم سے شریعت کی اشارت  
ہم تیسری سے شریعت کی بشارت  
ہم چوتھی سے شریعت کی اشارت  
ہم پانچویں سے شریعت کی بشارت  
ہم چھٹی سے شریعت کی اشارت  
ہم سابعی سے شریعت کی بشارت  
ہم اسی سے شریعت کی اشارت

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

گذاریں گے اگر سب عمر کے دن  
خجالت سے رہیں ہر آن درو

کہ یک آیت بنانے اس اور جن  
نہ اک آیت برابر لائیں گے او

بر کلام قدیم ذو المن فہ و اصواتا ہمچو کبائس یک تن است

ہمیشہ پاک ہے ہر عیب نیک  
کہ اس کا یاد اور جو کچھ کہ ہے ساز  
ہزاروں کسوٹوں یک تن کے اوپر  
نہ ہرگز ہووے گا اس تن کو نقصان

کلام اس کا سدا محفوظ ہے دیک  
لباس اس کا سمجھ تو حرف و آواز  
ہے اس پیروں عبارت اسے برادر  
وگر سو کسوٹوں بد لے ہر اک آن

در بیان آنکہ ایمان بر آیات تنزیہیہا و تشبیہیہا بر آرد

کہ ہیں قرآن میں آیات دو طور  
”ہو الباطن“ اوپر بھی آیتوں کے  
اسے لے کر اسے تو چھوڑ مت دے  
تو اس کو جمع کر ہے عین ایمان

سنو اس جا پر لے بھائی فی الفور  
”ہو الظاہر“ اوپر ہیں آیتوں کے  
تو اس کو چھوڑ کر اس کو نکو لے  
عقیدہ ایک لے کہ اس سے ایمان

ایمان بر معانی ظاہر و بر معانی باطن وارد

عقیدہ ایک رکھ اس سے اوپر

ہے دو معنی کہ ایک آیت کے اندر

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

در بیان آنکہ برادران  
کے قاضی اور اس کے

ایک فرض ہے کہ جہاں دانا  
کے کتابوں پر جو ہیں ایمان لانا  
کے کتابوں پر جو ہیں ایمان لانا  
کے کتابوں پر جو ہیں ایمان لانا  
کے کتابوں پر جو ہیں ایمان لانا  
کے کتابوں پر جو ہیں ایمان لانا  
کے کتابوں پر جو ہیں ایمان لانا  
کے کتابوں پر جو ہیں ایمان لانا

ملک ہیں یاد ہیں سر کو جھکا کر جو کچھ دُنیا مے ہے چیز اور شے نہیں ہے مردوزن سے انکی موت	کسی کو تین دو اور چار ہیں پر ملک اس سارہ کائن اس مے ہے ولے چاہے سو اولیتے ہیں صورت
--	--

### در بیان آنکہ رسولان ملائک چہار اند

فرشتے پاک ہیں ہر عیب سے دور سنو قرآن سے اس چار کا نام جولانے وحی پر جبریل ہے جان سن اسرافیل کے ہے ہاتھ میں صور	انہوں میں ہیں رسولان چار مشہور کہ ہے اس چار کو یک یک بڑا کام ہے میکائیل روزی کے اوپر مان لے جانے جان عزرائیل مامور
---	---

### در بیان آنکہ چہار ملک بر سر آدمی ہو کل اند

ملائک چار ہیں ہر آدمی پر فرشتے دن کو دو اور رات کو دو لیا ہے جو ملک سیدھے پہ آرام ملک ڈاویں طرف کا آئے برادر	لکھے ہر آن اس کا خیر اور شر ہے اس کے بازو اں پر جائے انکو لکھے ہر آن اس کے خیر کے کام لکھے او فعل بد اس کے سر اسر
---	--

### در بیان آنکہ ایمان بر کتبہائے اوسمانہ، تعالیٰ فرض است

جمیع کتبہ وی تعالیٰ یک  
است از روئے حقیقت و تفاوت  
قوات کتبہ ثابت تعدد و تفاوت  
حقیقت ہر کتاب ایک ہیں دیک  
اس میں ہے تفاوت بوجہ لے نیک  
کلام اس کا جو یک ذاتی صفت ہے  
اور تنائیں کیا الفاظ میں او  
بے لکھنے میں تعدد اور تفاوت  
از کتبہ وی تعالیٰ چہار  
کتاب مشہور تر و از ہمہ قرآن  
شریف افضل تر است  
کتاباں پاک ہیں ہر عیب سے دور  
سنو قرآن سے اس چار کا نام  
جولانے وحی پر جبریل ہے جان  
سن اسرافیل کے ہے ہاتھ میں صور  
لکھے ہر آن اس کا خیر اور شر  
ہے اس کے بازو اں پر جائے انکو  
لکھے ہر آن اس کے خیر کے کام  
لکھے او فعل بد اس کے سر اسر





یہ ہے ایمان جو ایمان کے لئے ہے  
یہ ہے ایمان جو ایمان کے لئے ہے  
یہ ہے ایمان جو ایمان کے لئے ہے  
یہ ہے ایمان جو ایمان کے لئے ہے

یہ ہے ایمان جو ایمان کے لئے ہے  
یہ ہے ایمان جو ایمان کے لئے ہے  
یہ ہے ایمان جو ایمان کے لئے ہے  
یہ ہے ایمان جو ایمان کے لئے ہے

سدا ایمان اور اسلام ہے یک  
لے ایمان نام ہے حال باطن  
نہ کر اس باطن ہرگز کھوشک  
ہے ظاہر کا مثل اسلام میں گن

نزد اما شافی ارکان ایمان است ایمان کم و زیادہ می شود

سنو شافی کے پاس ہے جان  
کے تصدیق دل دوسرا جو اقرار  
بھی حضرت شافی کے یمن مان  
ہو زاید بندگی کے بیچ ہر دم  
کہ ہیں ایمان کے یہ تین ارکان  
غل تیسرا بارکان بوجہ دلدار  
زیادہ اور کم ہوتا ہے ایمان  
گنہ سے دمہم ایمان ہو کم

ایمان بر امر و نہی او تعالیٰ فرض است

ابھی امر و نہی کو برحق سمجھ لے  
کیا ہے حکم دو او پاک سبحان  
تجھیں ہر آن لے اولاد آدم  
اپن دل کو رکھو تم نہی سے پھر  
اپن کی عمر کو برباد مت دے  
بھی فرمایا بیان قرآن میں جان  
رہو تم امر پر ہے نیک ہر دم  
کرو مت اس عمل کے بیچ تم دیر

اگر کسی پر سدا انت مؤمن در جواب گو آنا مؤمن حقا

کوئی پوچھے تجھے مومن کہا کر  
کہو مومن ہوں میں سچ لے برادر

مباح الایمان

کیا وعدہ ہر ایک سے ہے ایمان  
کہ میں ہر نیک کو دیتا ہوں جنت  
و عید میں اشتیاق ہے بوجہ دلدار  
کہ میں ہر نیک کو دیتا ہوں جنت  
و عید میں اشتیاق ہے بوجہ دلدار  
کہ میں ہر نیک کو دیتا ہوں جنت  
و عید میں اشتیاق ہے بوجہ دلدار

۱۲

مومن کہ باز کتاب کیا کر  
کافر می شود مادام کہ انرا  
حلال و حرام نمیداند  
کیا نہیں گناہاں جان پہنود  
نہ مومن کو کہے ایمان ہے دور



ہم ان پر حکم کی کہ ہم نے تم کو  
دل جان میں سزاوارت دار

ممنون ایمان برائی است  
ممنون ایمان برائی است

ممنون ایمان برائی است  
ممنون ایمان برائی است

عذاباں اور بلایاں رنج و ماتم  
سب اُس کے عدل کا آثار ہے جان  
خوشی اور خرمی اور غش و آرام  
خدا کے فضل سے ہے جان ہر آل

ہو عالم بیچ جو کچھ درد اور غم  
گذرتا ہے جو کچھ عالم پہ نقصان  
جو کچھ عالم میں راحت کے ہیں کام  
جو کچھ ہوتے ہیں مشکل کام آساں

او تو عالی ہر چہ کند باختیار و اردات کرد نہ بغرض و حاجت  
اتنا خالی از حکمت و مصلحت نیست

بھی اوس کو فعل ہیں ہے اختیاری  
مگر کرتا ہے زیادہ نا کبھو کم  
غنی ہے دو جہاں میں نام اُس کا  
نہیں حکمت سے خالی اُسے برادر

ارادے سے کرے ہر کام باری  
جو کچھ چاہے کرے ہر آن ہر دم  
غرض سے پاک ہے ہر کام اُس کا  
ولے ہے کام اُس کا مصلحت پر

بروی تنالی بیچ چیز و ابب نیست ہر چہ کند فضل  
اوست و حکم بر ہر چیز سزاوار است

نہیں کوئی چیز اس کے حکم سے دور  
دو عالم میں نہیں کوئی اس پہ حکم  
کھلاتا ہے جو کچھ اس کا رحم ہے

جگت ہے اس کے فرماں بیچ ایسور  
سنو اس پر نہیں کوئی چیز لازم  
جو کچھ کرتا ہے او فضل و کرم ہے

سزاوارت کے ارکان نے بار  
نہ ہووے کم جھو اور نہ زیادہ

ارکان ایمان دو است  
ارکان ایمان دو است

ارکان ایمان دو است  
ارکان ایمان دو است

از دوست ارشاد ابنیاء  
عظیم السلام اینک وید  
ثابت بن سنی بن عقل  
ہو جو کچھ کام سے انسان نقصان  
اختیار جس کام سے بھی او کو نقصان

تبار انبیاء کو وہ بجانہ  
کیا جہ قوم پرست کے لیے  
پیام حق کا ہیں ہر ایک  
کلمہ میں ہے سب کو موت  
کہ بے نیکی کا ماں پاؤقت  
کہ وہ پیکر کے دل کو دور  
خیالوں پر سے ہر دم ہو دور  
بجز حق کے کچھ نہیں بیک  
نہ نیست بیچ کچھ نہیں بیک  
یہ اس سے بیچ کچھ نہیں بیک  
کہ اس دریافتیں او کو گرفتار



دو عالم ہیں نظر میں اس کے ایک عیب سے بار  
 نظر ہے پاک اس کی عیب سے بار  
 یہ عالم میں نظر میں اس کے ایک عیب سے بار  
 نظر ہے پاک اس کی عیب سے بار  
 یہ عالم میں نظر میں اس کے ایک عیب سے بار  
 نظر ہے پاک اس کی عیب سے بار

نہ ہو اس بات پر حق کا ارادہ  
 نہ ہرگز ہووے گا کم اور زیادہ

## در بیان صفت قدرت و سبحانہ و تعالیٰ

خدا ہے ذات سے اپنی توانا دیا قدرت سے اپنی جگہ کو مقصود نہ اوس کے کام میں ہے کوئی مددگار دیا عالم کے تیں قدرت سے مایہ دو عالم اوس کے آگے ہے مٹھی خاک	سنو چوتھی صفت اے بھائی دانا کیا اک آن میں عالم کو موجود نہ اوس کے کام کو اسباب درکار کیا رحمت کا جب عالم پر سایہ سدا قدرت ہے اوسکی عیب سے پاک
---	---

## در بیان صفت سمع و سبحانہ و تعالیٰ

نہ سننے کو درکار ہے کان نہ کانوں سننے اور کس بات سے ہے نہ پہونچے تک زبان پر حرف و آواز پکاریں رکھ مُراداں دل میں ہر دم بحر آواز کے جو رکھیں ہیں راز سدا ہرے پنے سے ہے سلامت	سمع اوسکی صفت ہے پانچویں جان خدا سنتا اپس کی ذات سے ہے سننے عالم کے دل کا رمز اور راز اگر اک آن میں مل کر دو عالم سننے اک آن میں ہر اک کا آواز سماعت میں نہیں اوسکے تفاوت
--	--

## در بیان صفت بصر و سبحانہ و تعالیٰ

در بیان صفت افعال  
 او تعالیٰ جل شانہ  
 ستونہ ذات کو غنی صفت ہیں  
 کہ افعالی صفاتوں بے گنت ہیں  
 جلانا، مارنا، دینا، دلانا  
 پالنا، پالنا، پالنا  
 مچھلتا اور مروت  
 افعالی صفت ہیں جہانجانی  
 قہر و رحمت کا ہر دم  
 کہ افعالی صفت ہیں جہانجانی  
 قہر و رحمت کا ہر دم

در بیان صفت کلام  
 او سبحانہ و تعالیٰ  
 کلام اس کا صفت ہے جان آفر  
 کہ ایک کن سے کیا عالم کو نظام  
 سن اُس کو خلق سے عاجت پسین  
 نہ حاجت بھی زبان کا اس کی پین

معنی الایمان  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ

کلام ادسا نہیں ہوتا ہے موقوف  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ  
 سخن میں اس کے تین قیم و ثانیہ

در بیان صفت افعال  
 او تعالیٰ جل شانہ  
 ستونہ ذات کو غنی صفت ہیں  
 کہ افعالی صفاتوں بے گنت ہیں  
 جلانا، مارنا، دینا، دلانا  
 پالنا، پالنا، پالنا  
 مچھلتا اور مروت  
 افعالی صفت ہیں جہانجانی  
 قہر و رحمت کا ہر دم  
 کہ افعالی صفت ہیں جہانجانی  
 قہر و رحمت کا ہر دم

کلمہ حق یا آپس کی ذات کے ساتھ  
 سچائی کی کوئی چیز ہے جس کے جان و نام  
 نہ ہو جس کی نسبت سے آپ کے جان و نام  
 نہ ہو جس کی نسبت سے آپ کے جان و نام

در بیان صفت اولیٰ و سبب  
 در بیان صفت اولیٰ و سبب  
 در بیان صفت اولیٰ و سبب

نہایت اس کی صفات کو نہیں ہے خیریں ایک کہ سو ہیں چھپاؤ صفاتوں اوکی ہر ایک چیزیں غیر	نہایت اس کے ناداں کو نہیں ہے نہیں اس کے اوپر موقوف مانو نا اس سے بین ہیں نا اس سے ہیں غیر
--	---

اسماء و صفات و تعالیٰ باہم نہیں نہ غیر اند و تقسیم و تاخیر نہ دارند

صفاتوں جی ہیں کے بیچ ہیں نہیں نہیں اول میں کھو اتقییم و تاخیر ازل میں نہیں اتھے عالم اتھے وہ	یکتا اس سے یک نہیں غیر بائین کہیں پر یک نہیں رکھتے ہیں تاخیر رہیں گے دو جہاں مدوم گر ہو
--	---

اسماء سبحانہ و تعالیٰ موقوف بر شرع است

بھی اس کے نام ہیں سب نیکے نیک جو یک یک نام سے ہر اک کو ہے کام کھومت نام یک اپنی طرف سے شریعت بیچ ہے نام اس کا جواد	شریعت کے اوپر موقوف ہے دیک شریعت سے ہوئے معلوم سب نام ڈرو تم بجائی جان ایسے حرف سے سخی مست بول اس کو یاد رکھ یاد
---	---

در بیان صفات حیات او سبحانہ و تعالیٰ

صفاتوں اس کے ذاتی مت ہیں بان	حیات اول صفت ہے سب سے جان
------------------------------	---------------------------

نہایت اس کے ناداں کو نہیں ہے  
 نہیں اس کے اوپر موقوف مانو  
 نا اس سے بین ہیں نا اس سے ہیں غیر  
 اسماء و صفات و تعالیٰ باہم نہیں نہ غیر اند و تقسیم و تاخیر نہ دارند  
 صفاتوں جی ہیں کے بیچ ہیں نہیں  
 نہیں اول میں کھو اتقییم و تاخیر  
 ازل میں نہیں اتھے عالم اتھے وہ  
 یکتا اس سے یک نہیں غیر بائین  
 کہیں پر یک نہیں رکھتے ہیں تاخیر  
 رہیں گے دو جہاں مدوم گر ہو

اسماء سبحانہ و تعالیٰ موقوف بر شرع است  
 بھی اس کے نام ہیں سب نیکے نیک  
 جو یک یک نام سے ہر اک کو ہے کام  
 کھومت نام یک اپنی طرف سے  
 شریعت بیچ ہے نام اس کا جواد  
 شریعت کے اوپر موقوف ہے دیک  
 شریعت سے ہوئے معلوم سب نام  
 ڈرو تم بجائی جان ایسے حرف سے  
 سخی مست بول اس کو یاد رکھ یاد

در بیان صفات حیات او سبحانہ و تعالیٰ  
 صفاتوں اس کے ذاتی مت ہیں بان  
 حیات اول صفت ہے سب سے جان  
 صفات تشریف جو اس کا ہے ارادہ  
 نہ کم ہو و کھو اور نام زیادہ  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے

صفات تشریف جو اس کا ہے ارادہ  
 نہ کم ہو و کھو اور نام زیادہ  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے  
 اس کے ارادے کے نہیں ہے

نخل الحادست گریک

نقل الحاد

اولیٰ علی

۱۱۷

میں واپس  
شاہجہان

واجب

سید محمد علی

دینا میں

از کتابخانه

Figure 1 is a line graph showing the percentage of total sample for each age group (0-14, 15-24, 25-34, 35-44, 45-54, 55-64, 65-74, 75+) across different years (1970, 1980, 1990, 2000, 2010, 2020). The y-axis ranges from 0 to 100. The x-axis shows the years. The graph shows a general trend of decreasing percentages for younger age groups and increasing percentages for older age groups over time.

نہ اسکو ہاتھ ہے نہ پاؤں نہ سر  
نہ وہ ہوتا کچھ ہے جائے کے بیچ  
نہ اسکو رنج نا اسکو ہے راحت  
ہے اسکو اختیاری اور ارادہ  
ایں قدرت سے وہ ہر جا عیاں ہے

نہ جاگہ اوس کے تئیں ہے نا اوسے گھر  
نہ وہ ہے جائے پر نہ جائے کے بیچ  
نہ اوسکو وقت ہے نہ اوسکو ساعت  
نہ کم ہووے کبھو اور نا زیادہ  
سدا وہ پاک ہے اور بے نشاں ہے

نسبت معیت او تعالیٰ با جمیع عالم مساویست

کہ ہوں نزدیک ہیں اور سب کے ہوں سات  
کہ بوجھے سات اپنے رب کو ہر آن  
ہے ویسی اسکی نسبت فرش کیساتھ  
زمین و آسماں اور ارض و جاں سے  
رگ گردن سے ہے نزدیک والی  
کہ جب کامل تیرا ہو دیکھا ایماں

کہا قرآن میں یوں پاک اوزات  
کہا سالار اوس کا خوب ایمان  
ہے جیسی اسکی نسبت عرش کے سات  
ہے یکساں و کو نسبت دو جہاں سے  
احاطہ علم سے ہیں کوئی خالی  
پس کو دور کر نز دیک ہے جاں

او تعالیٰ از تشریک و تعطیل و تشبیه و تعلیل منزّه است

مسدا رہتا ہے وہ تحلیل سے پاک  
بھی وہ تشریک سے ہے پاک حیاں

سنو تم ہے خدا تعالیٰ سے پاک  
منزہ ہے وہی تشبیہ سے جان

نہ ہو تو ہے کچھ کہ  
 صفات و ذات سے کسی مانند اور  
 کسی نیست و نہ کسی صفا مانند  
 ذات و ذات سے کسی

صفات اور ذات سے ہم کیچھونے  
صفت عالم نے اس کا جسم کا  
نہ مانند کام اوس کے کام کا  
ہے خالق دو جہاں میں نام اوس کا  
او تعالیٰ راضی تھا است  
ہمہ ازلی وابدی مفضل است  
نفس ذات است  
صفات اور عدد سے موصوف ہے وہ  
صفات نام پاک سے معروف ہے وہ  
صفات نام و کبریا

ہیں اور کسی ہر اک بوجھ ازلی صفاتوں نسبتاً ہیں ذات کے لئے صفاتوں ذات سے ثابت ہے جو ہیں صفاتوں ذات سے ہوتے جُذوبین نہ عین اسما وصف یا ذات نہ عین اند نہ غیر نہایت

قَوْلُهُ تَعَالَى وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَكُمْ وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ

حجاب سکونہ ہووے کوئی یک شے	سدا نزدیک اپنے آپ وہ ہے
سدا اپنے اوپر ہے آپ ناظر	سدا ہووے اپس ہیں آپ ظاہر
وجود اس کا حقیقت آگے ہے جان	نہیں ہے وہ مرکب نام سے مان
کرے ہر شان میں ہر آن میں سیر	جو اوسکو واسطہ ہرگز نہیں غیر

عالم را وجود از دست و قیام عالم با اوست

قَوْلُهُ تَعَالَى اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلَ نَوْرٍ

دو عالم کا وجود اس ذات سے جان	بھی اونکی قائمی اوس ذات سے مان
نہ آوے ذہن میں اوس کا تصور	نہ پاوے غیر اوسکو اے برادر
ہے عالم کے خیال و دہم سے دور	زمین و آسمان سب اسکے ہیں نور

اوسمانہ و تعالیٰ از صفات بشر پاک است

صفاتاں سے بشر کے پاک ہے وہ	سدا ہر عیب سے بیباک ہے وہ
نہ اوسکو شکل ہے نہ اوسکو صورت	نہ اوسکو جسم ہے نہ اوسکو مورت
نہ حد ہے اس کے تیش نہیں ہے نہایت	نہ اوسکو جہت ہے نہ اوسکو غائب
نہ وہ محدود ہے گنتی میں آوے	نہ وہ محدود ہے حد اوسکو پاوے

محتاج الايمان

سدا ہر عیب سے پاک ہے جان  
نہ اوس کوئی خاج بوجھ کامل  
اوقتی را را ہج

قیاس با بیچ صورت  
در متوال یافت

پہچان و عرف تو اور بیان جوہر  
کہ اوسکا ذات ہے اوس سے بدرجہ

قیاس اس کا ہر صورت نہ اوس  
نہ اوسکا ہر صورت نہ اوسکا

اوقتی را در زمان و

مکان است و از قدرت

نور دہر جامع

نہ



شاہ اور محمد سے حق کو کم اوار  
کیا خواب عدم نام کو بیدار

در بیان وحدت اوستی خدائی  
تم ایک اوستی نہیں ہے اویگانہ  
نہ ہرگز قدیم ہوتے نہیں دو  
اچھے ایک ملک پر دوشاہ کا راج  
یقین عالم کو یک پیدا کر ہمار  
اوستی سے ہے بلندی اور پستی  
نہیں ہے اوستی میں کوئی یار غمخوار  
کیا وہ آن میں عالم کو موجود  
نہ اوستی ہے کسی سے کوئی یک آس  
دو عالم کا ہی صاحب دھنی ہے

کہاں ناقص سزاوار خدائی  
قدیم اول اچھے ثانی نوا ہو  
جہاں ایک آن میں ہو جا کا راج  
قدیم ہے ذات اور صفات اوستی لے یار  
اوستی سے پائی دو عالم نے ہستی  
نہ ہرگز ہے اوستی جانو مددگار  
اتھے عالم اپس میں آپ نابود  
جہاں محتاج ہے ہر آن اوستی پس  
کو جس کی ذات عالم سے غنی ہے

اچھیں آپس میں دو محتاج بھائی  
سنو ہرگز قدیم ہوتے نہیں دو  
اچھے ایک ملک پر دوشاہ کا راج  
یقین عالم کو یک پیدا کر ہمار  
اوستی سے ہے بلندی اور پستی  
نہیں ہے اوستی میں کوئی یار غمخوار  
کیا وہ آن میں عالم کو موجود  
نہ اوستی ہے کسی سے کوئی یک آس  
دو عالم کا ہی صاحب دھنی ہے

### در بیان عالم حادث و قابل فنا او تعالیٰ راست بقا و ثنا

کہ اوستی کے بعد سب کو بوجھ عالم  
نہ تھا اول ولے پیدا ہوا ہے  
کبھو ہوویں زیادہ اور کبھی کم  
جگت سے کوئی یک حق کے نہ تھے ستا  
یکائیت نیست کو ہستی میں لایا  
ہے گا حق تعالیٰ آپ موجود

صفات و ذات رب ہے پاک ہر دم  
پہچانو خوب یہ عالم نوا ہے  
ہے اوستی دم بم نقصان ہر دم  
سنو عالم سے اول حق کی تھی ذات  
اپس قدرت سے حق دو جگت بنایا  
جگت ہو جائے گی آخر کو نابود

سداویاک میں ہے اوستی خدائی  
سداوہ زدیہ میں ہے اوستی خدائی  
وہ اول چہ نہ اوستی خدائی  
وہ اوستی نہ اوستی خدائی  
وہ باطن ہے اوستی خدائی  
اتھا وہ میں اوستی خدائی  
نہیں ہے اوستی خدائی  
نہ اس کوئی ہے اوستی خدائی  
نہ اس کوئی ہے اوستی خدائی

ازل میں چل اوستی خدائی  
وہی و سب اوستی خدائی  
سداوہ اوستی خدائی  
سفت اوستی خدائی  
جہاں ایک ہے اوستی خدائی  
بیشک اوستی خدائی

او تعالیٰ موجود است و  
بعلت واحد است بقا و ثنا  
نہ علت ہے خدا موجود ہے ایک  
نہ قلت ہے خدا موجود ہے ایک

او تعالیٰ ناظر است بذات  
نمود و حاضر است بذات  
و کمال است در ذات  
نمود

وہ ہے واحد جزو احدیت ہے  
وہ ہے عین حق اس کا اسم جلال  
وہ ہے عین حق اس کا اسم جلال

مگر آیت پرست ہیں چار  
 پہلے اول رسول اللہ ﷺ کے  
 جنت جنت کے مقرر ہے جہاں کا  
 جنت جنت کے مقرر ہے جہاں کا  
 جنت جنت کے مقرر ہے جہاں کا  
 جنت جنت کے مقرر ہے جہاں کا

سخن میرا تمہیں تحقیق مانو خدا کے حکم سے آیا وہ اس آن محمد کے کہے پر دل سے اے یار یہ مجھل ہے تو رکھ تفصیل کو یاد	اٹھایہ مرد سو جبریلؑ جاو ٹھہارے تیں سکھاوے دین ایمان کرو تصدیق تم اور او سپر اقرار تیرا دل نور سے ہو دیگا آباد
--	---

بدین طریق اجمال ایمان آوردن بر ہر مومن مسلمان فرض است

کہو اول تمہیں اے بھائی انجان بھی حق سے جو ہوا جو کچھ کہ آیا رسول اللہؐ پر ایمان لایا مراد اوسکی جو کچھ ہے اوس کے اوپر خدا سے جو رسول اللہؐ پائے خدا سے جو ہوا ہے ان کو فرمان	کہ میں لایا خدا پر دل سے ایمان مراد اوسکی جو کچھ ہے اس پہ لایا رسول اللہؐ سے جو کچھ کہ آیا بھی آیا کمالاں سے جو سراسر ہمارے واسطے جو کچھ کہ لائے کہ میں لایا ہوں اوس پر دل سے ایمان
---	--

اول کلمہ طیب خواندن معنی آں بر ہر مومن فہمیدن فرض است

پڑھو کلمہ سناو اوس کے معانی نہیں کوئی حق مگر برحق خدا ہے محمد عبد اوس کا اور نبیؐ ہے	کرو تصدیق دل سے بھائی بھائی وہی لایق عبادت کے سدا ہے وہی جگہ کا نبی خاص ربی ہے
--	--

خداوند تعالیٰ  
 نفس الامر ثابت اند  
 تحقیق تو ہرگز درست  
 کہ ہے اس چیز پر ثابت حقیقت  
 بدلتے ہیں آپس کے چچا بھتیجے  
 کہ ہیں عازماں ہیں سننے کیلئے  
 یہاں کوئی ایک کو بیانی سے دیکھو  
 یہاں کوئی ایک کو بیانی سے دیکھو  
 بدلتے ہیں آپس کے چچا بھتیجے  
 کہ ہیں عازماں ہیں سننے کیلئے  
 کہ دیکھی قوم سے تو دور رہی

در بیان اثبات  
 حق سبحانہ و تعالیٰ  
 کہ میں نے دل دانا کو تسلیم  
 کہ میں نے دل دانا کو تسلیم  
 کہ میں نے دل دانا کو تسلیم  
 کہ میں نے دل دانا کو تسلیم

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دِينِ الْإِيمَانِ

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دِينِ الْإِيمَانِ

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دِينِ الْإِيمَانِ

## وَبَالِغُ فُرْضِ اسْتِ بَدَنِ دَرْتِ بِيَانِ بِيَجِ طَاعَتِ نَهْ مِيدَرِ

کہا حق آمنوا قرآن کے بیچ  
محمد مصطفیٰ پر لاؤ ایمان  
ہمیں ہے فعل وہ فاعل ہے تحقیق

بِسْمِ تَبِیحْنِ کہ جان کے بیچ  
کہ یعنی تم خدا پر لاؤ ایمان  
کرو وحدانیت پر حق کی تصدیق

قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلِمُوا الصَّالِحَاتِ قَوْلُهُ تَعَالَى لِيُؤْمِنُوا  
بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللهِ وَلِلَّهِ عَذَابُ أَلِيمٌ

کر د تصدیق دل اور لب سے اقرار  
حدود اللہ بھی ہے دے گواہی  
کہ میں ایمان لائے ہیں جگت بیچ  
بیان بندگی بعد از کیا حق  
ہے اس کے بعد از ان طاعت برادر  
لجنا ہے جتن کر دل میں ایمان  
ہو بعد از بندگی کے بیچ کامل  
عقاید یاد کر ہرگز نکو بھول  
پہچانو تم کہ او میں ہے مسلمان

محمد کی رسالت پر بھی لے یار  
قبول اس سے اوامر اور نواہی  
ہے دوزخ کافراں کو آخرت بیچ  
خبر ایمان کی اول دیا حق  
عقائد فرض اول ہونساں پر  
بنایا حق تعالیٰ ہم کو انسان  
عقائد سے کرو ایمان حاصل  
عبادت بے پہچانت میں ہے مقبول  
عقاید نار کھے گر یاد انسان

بداں کہ ایمان اقرار و تصدیق است بروحدانیت او تعالیٰ

یہاں قرآن میں اول ہدایت  
فرمادی ہے اور ایک  
بیان فرمایا ہے کہ  
جو آدمی ایمان لائے  
وہ میرے بند ہے  
میں نے اس کو  
اپنے بندوں میں  
پروردگار کے  
پاس میں بھیج دیا  
اور اس کو  
اپنے بندوں میں  
پروردگار کے  
پاس میں بھیج دیا

یہاں قرآن میں اول ہدایت  
فرمادی ہے اور ایک  
بیان فرمایا ہے کہ  
جو آدمی ایمان لائے  
وہ میرے بند ہے  
میں نے اس کو  
اپنے بندوں میں  
پروردگار کے  
پاس میں بھیج دیا  
اور اس کو  
اپنے بندوں میں  
پروردگار کے  
پاس میں بھیج دیا

یہاں قرآن میں اول ہدایت  
فرمادی ہے اور ایک  
بیان فرمایا ہے کہ  
جو آدمی ایمان لائے  
وہ میرے بند ہے  
میں نے اس کو  
اپنے بندوں میں  
پروردگار کے  
پاس میں بھیج دیا  
اور اس کو  
اپنے بندوں میں  
پروردگار کے  
پاس میں بھیج دیا

یہاں قرآن میں اول ہدایت  
فرمادی ہے اور ایک  
بیان فرمایا ہے کہ  
جو آدمی ایمان لائے  
وہ میرے بند ہے  
میں نے اس کو  
اپنے بندوں میں  
پروردگار کے  
پاس میں بھیج دیا  
اور اس کو  
اپنے بندوں میں  
پروردگار کے  
پاس میں بھیج دیا



سوال: قرآن میں لکھا ہے عورت کو طلاق دینا درست ہے ہماری انجیل سے ثابت ہے جو مسیح نے ایک مرد کے لئے ایک عورت کا حکم دیا ہے اور اوسکو سوئے زنا کے سبب طلاق دینا روا نہیں رکھا ہے اگر طلاق دینا موافق مرضی خدا کے ہوتا تو خدا نے تعالیٰ آدمؑ کو حکم فرماتا دو چار عورتاں کرو اور طلاق دو جواب غور سے دیکھو ابراہیمؑ کو دو عورت تھیں اور داؤد علیہ السلام کو نو دہر نو اور سلیمان علیہ السلام کو تین سو عورت تھیں۔ یہ بات اگلی کتابوں میں لکھی ہے پس ایک عورت ہوتے ہوئے دوسری کرنا خلاف مرضی خدا کے ہے تو ابراہیم علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نافرمان خدا کے ٹھہرتے ہیں نعوذ باللہ منہا سوال سے تمہارے جواز ہونا طلاق کا سبب سے زنا کے ثابت ہوتا ہے تھوڑا غور کیجئے سوال بعض احکام قرآن کے اگلی کتابوں کے برابر ہونے کو سبب کیا ہے ؟

جواب: زبور کے احکام کے برابر توریت کے احکام جمیع وجہ میں ہیں تو توریت کا بھیجنا بے فائدہ ہوتا ہے تو نظر کرو خدا کے کام بغیر مصلحت کے نہیں ہیں خدا ابتغالی حکیم مطلق ہے ہر ایک کام موافق وقت کی مصلحت پر جاری کرتا ہے جیسا کہ طبیب غذا اور دوا موافق مزاج ہر ایک بیمار کے حکم کرتا ہے۔ تمام کو ایک غذا اور ایک دوا دیتا نہیں ہے تھوڑا غور کیا چاہئے

اس سے زیادہ باتیں مسیح نے فرمائی تھیں اور انجیل میں لکھی ہیں کہ عورت کو طلاق دینا درست ہے اور اوسکو سوئے زنا کے سبب طلاق دینا روا نہیں رکھا ہے اگر طلاق دینا موافق مرضی خدا کے ہوتا تو خدا نے تعالیٰ آدمؑ کو حکم فرماتا دو چار عورتاں کرو اور طلاق دو جواب غور سے دیکھو ابراہیمؑ کو دو عورت تھیں اور داؤد علیہ السلام کو نو دہر نو اور سلیمان علیہ السلام کو تین سو عورت تھیں۔ یہ بات اگلی کتابوں میں لکھی ہے پس ایک عورت ہوتے ہوئے دوسری کرنا خلاف مرضی خدا کے ہے تو ابراہیم علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نافرمان خدا کے ٹھہرتے ہیں نعوذ باللہ منہا سوال سے تمہارے جواز ہونا طلاق کا سبب سے زنا کے ثابت ہوتا ہے تھوڑا غور کیجئے سوال بعض احکام قرآن کے اگلی کتابوں کے برابر ہونے کو سبب کیا ہے ؟

اس سے زیادہ باتیں مسیح نے فرمائی تھیں اور انجیل میں لکھی ہیں کہ عورت کو طلاق دینا درست ہے اور اوسکو سوئے زنا کے سبب طلاق دینا روا نہیں رکھا ہے اگر طلاق دینا موافق مرضی خدا کے ہوتا تو خدا نے تعالیٰ آدمؑ کو حکم فرماتا دو چار عورتاں کرو اور طلاق دو جواب غور سے دیکھو ابراہیمؑ کو دو عورت تھیں اور داؤد علیہ السلام کو نو دہر نو اور سلیمان علیہ السلام کو تین سو عورت تھیں۔ یہ بات اگلی کتابوں میں لکھی ہے پس ایک عورت ہوتے ہوئے دوسری کرنا خلاف مرضی خدا کے ہے تو ابراہیم علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نافرمان خدا کے ٹھہرتے ہیں نعوذ باللہ منہا سوال سے تمہارے جواز ہونا طلاق کا سبب سے زنا کے ثابت ہوتا ہے تھوڑا غور کیجئے سوال بعض احکام قرآن کے اگلی کتابوں کے برابر ہونے کو سبب کیا ہے ؟







اور موافق دعویٰ کے معنی یہ ہے کہ جو دعویٰ کرتا ہے وہ اس کے لئے کوئی دلیل نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی ثبوت پیش کرتا ہے۔  
 سوال: معنی یہ ہے کہ جو دعویٰ کرتا ہے وہ اس کے لئے کوئی دلیل نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی ثبوت پیش کرتا ہے۔  
 جواب: یہ دعویٰ ہے کہ جو دعویٰ کرتا ہے وہ اس کے لئے کوئی دلیل نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی ثبوت پیش کرتا ہے۔

تھارے سے ساتھ سلام کے پس وہ بہتر ہے ساتھ رحمت  
 اللہ تعالیٰ اور شفاعت رسول اوس کے

### نظم

ہو گئی اب یہاں حدیث شریف  
 نورا اسلام ہے جو اس کا نام  
 ہے لکھا اس کے تئیں حیات خفیف  
 ہوئی پر درود اور سلام

تمام شد نورا اسلام - شروع ہدایت نامہ

سوالاں عیسائی کے اور جواباں محمدی کے ہیں حوالہ سطر اور  
 کتاب سبب اختصار کے ترک کیا گیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک روز عیسائی اور محمدی ایک جائے بیٹھے تھے گفتگو میں عیسائی نے  
 محمدی سے کہا کہ میرے چند سوال ہیں اگر اس کا جواب دو تو میں تمہارا  
 دین برحق جانوں گا، لیکن جواب مختصر ہووے۔ محمدی نے کہا میں  
 حاضر ہوں سوال کرو۔ عیسائی نے سوال کیا کہ تم لوگوں نے محمد کو نبی کیوں کر  
 جانا اور اُنکی نبوت پر دلیل کیا ہے۔ جواب: محمد نے دعویٰ پیغمبری  
 کا کئے اور موافق دعویٰ کے اپنے معجزے دکھلائے جو دعویٰ پیغمبری کا کہ

اور سزاؤں میں اللہ کو  
 زندہ فرمایا اور معجزوں سے  
 اُن کے قرآن ہے جو اب تک  
 کوئی ایک آیت کا خلاصہ نہ  
 بچوہ تمہارے بنی کا کیونکر ہو  
 جواب: یہ دعویٰ ہے کہ جو دعویٰ کرتا ہے وہ اس کے لئے کوئی دلیل نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی ثبوت پیش کرتا ہے۔

اور سزاؤں میں اللہ کو  
 زندہ فرمایا اور معجزوں سے  
 اُن کے قرآن ہے جو اب تک  
 کوئی ایک آیت کا خلاصہ نہ  
 بچوہ تمہارے بنی کا کیونکر ہو  
 جواب: یہ دعویٰ ہے کہ جو دعویٰ کرتا ہے وہ اس کے لئے کوئی دلیل نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی ثبوت پیش کرتا ہے۔

[illegible]

نکاح سنت سے میری ہے  
جو کوئی کہ دور ہے سنت سے نہیں ہے  
میری وہ اُمت میری صلی اللہ  
حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْبَيْتِ  
كَلَابُ النَّارِ وَلَيْسَ مِنْهُمْ وَفِي  
وَابَا بَعَثَ كَرْنِ وَلَيْسَ مِنْهُمْ  
وَابَا بَعَثَ كَرْنِ وَلَيْسَ مِنْهُمْ  
وَابَا بَعَثَ كَرْنِ وَلَيْسَ مِنْهُمْ

وَمَا يَافِئُ عَشْرًا  
سے ہیں۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
سَلَامٌ مِّن تَوَاضِعٍ رَّفَعَهُ  
اللَّهُ وَمِنَ الْتِكَازِ وَخَضَعَهُ اللَّهُ  
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی  
کہ تواضع کرے واسطے خدا سے  
خدا اس کو بلند مرتبہ دیتا ہے اور  
جو کوئی کہ غرور کرے اللہ تعالیٰ  
اس کو غرور کرتا ہے۔ مُحَمَّدٌ بَشَرٌ مِّنْ بَشَرٍ  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَیْكَ  
مِنْ تَبَعِ بَشَرٍ آوَىٰ بِاللّٰهِ وَبِیْئُوتُكَ  
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا  
جو کوئی کہ تم غرور کرے  
نہملائے



عبدالسلام نے فرمایا جس پر  
زکوٰۃ واجب ہو اگر ادا نہ کرے  
پس وہ ملعون ہے اور وہ ملعون  
دوزخ میں ہے فصل زنا  
اور حرام کے بیان میں قولہ تعالیٰ  
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ  
وَاجِدُوا مِنْكُمْ كُفْرًا دِیَا عَوْرَتِ  
النَّبِيِّ قَالَ النَّبِيُّ  
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا يَدْرِي  
كَيْفَ كَفَرَ

کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت  
کرم کے شوق اور حاکمیت

خواب کیا حدیث : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كُفْلَ شَيْءٍ  
عَلَّمَ وَعَلَّمَ الْإِيمَانَ الصَّلَاةُ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واسطے  
ہر چیز کے ایک نشانی ہے اور نشانی ایمان کی نماز ہے۔ حدیث : قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعِدًّا فَقَدْ كَفَرَ  
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی نماز کو ترک کرے عمداً تحقیق وہ شخص  
کافر ہوتا ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْإِسْلَامِ  
وَالْكُفْرِ إِلَّا الصَّلَاةُ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے فرق درمیان  
اسلام اور کفر کے مگر فرق ہے نماز کا حدیث : تَارَكَ الصَّلَاةَ مُلْعُونٌ  
یعنی چھوڑنے والا نماز کا ملعون ہے۔ فصل در بیان زکوٰۃ قولہ تعالیٰ  
وَالَّذِينَ زَكَاةً فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوئم زکوٰۃ کے تین حدیث : قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْكَوَةُ طُهُورِ الْإِيمَانِ پیغمبر علیہ السلام نے  
فرمایا زکوٰۃ دینا پاکی اور درستی ایمان کی ہے حدیث : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا زَكَاةَ  
لَهُ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے ایمان اُس کو جو نماز نہیں پڑھتا  
ہے اور نہیں ہے نماز اُس کو جو زکوٰۃ مال کا نہیں دیتا ہے حدیث :  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجِبَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ فَلَمْ  
يَذْفَعْ فَهُوَ مَلْعُونٌ وَالْمَلْعُونُ فِي النَّارِ پیغمبر

عبدالسلام نے فرمایا جس پر  
زکوٰۃ واجب ہو اگر ادا نہ کرے  
پس وہ ملعون ہے اور وہ ملعون  
دوزخ میں ہے فصل زنا  
اور حرام کے بیان میں قولہ تعالیٰ  
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ  
وَاجِدُوا مِنْكُمْ كُفْرًا دِیَا عَوْرَتِ  
النَّبِيِّ قَالَ النَّبِيُّ  
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا يَدْرِي  
كَيْفَ كَفَرَ

عبدالسلام نے فرمایا جس پر  
زکوٰۃ واجب ہو اگر ادا نہ کرے  
پس وہ ملعون ہے اور وہ ملعون  
دوزخ میں ہے فصل زنا  
اور حرام کے بیان میں قولہ تعالیٰ  
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ  
وَاجِدُوا مِنْكُمْ كُفْرًا دِیَا عَوْرَتِ  
النَّبِيِّ قَالَ النَّبِيُّ  
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا يَدْرِي  
كَيْفَ كَفَرَ

عبدالسلام نے فرمایا جس پر  
زکوٰۃ واجب ہو اگر ادا نہ کرے  
پس وہ ملعون ہے اور وہ ملعون  
دوزخ میں ہے فصل زنا  
اور حرام کے بیان میں قولہ تعالیٰ  
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ  
وَاجِدُوا مِنْكُمْ كُفْرًا دِیَا عَوْرَتِ  
النَّبِيِّ قَالَ النَّبِيُّ  
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا يَدْرِي  
كَيْفَ كَفَرَ







دولت میں اہل ان کے ایمان کی تھی  
 پیغمبر صاحب ایمان وہ لوگ ہیں  
 جو دہد بیت پر اللہ کی اور اس کے  
 رسول کی دل سے تصدیق کرتے  
 یل حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 عینہ وسلم لا ایمان لمن لم یؤمن  
 آمنہ لک یہ پیغمبر علیہ السلام نے  
 فرمایا میں نے ایمان اور جو ایمان نہ  
 نہیں ہے یعنی ایمان کی حدیث  
 نماز نہیں پڑھتا ہے نہ نماز  
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 لا یؤمن من آمن بقلوبہ  
 علیہ السلام نے فرمایا میں نے ایمان  
 ہوتا ہے جس نے ایمان کیا اور اس کے  
 سے جب ایمان کی ایک کلمہ کا  
 جہاں میں اس کے تین جس طرح دوست  
 کہتے ہیں اسے تین حدیث  
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 لا یمانی من لم یؤمن  
 اور اللہ اسلام

اس حدیث سے حقیقت ایمان کی ظاہر ہے۔ بیان میں اسلام کے چند  
 احادیث معتبر جو یاد کرنا اس کا ہر ایک پر واجب ہے بطور اختصار کے  
 لکھتا ہوں فصل: کلمہ کے بیان میں قولہ تعالیٰ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ مَا لَكُمْ مِّنْ وَّنِیْ  
 اِلٰہٍ غَیْرِہٖ فرمایا اللہ تعالیٰ نے عبادت کرو تم اللہ کی جو سوائے  
 اُس کے معبود اور موجود تم کو نہیں ہے حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَالِصًا  
 دَخَلَ الْجَنَّةَ بِلاَ حِسَابٍ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کہ پڑھے  
 کلمہ خالص رہے یعنی دُور رہے شرک جلی اور غفی سے داخل ہوتا ہے  
 جنت میں بغیر حساب کے حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوَقِّنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ کلمہ پڑھے کلمہ تصدیق دل سے وہ داخل ہوتا ہے  
 جنت میں حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ  
 لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّةً غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ  
 الْبَحْرِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کہ پڑھے کلمہ ایک بار اللہ تعالیٰ  
 بخشتا ہے گناہ اوس کے اگرچہ ہو ویں گناہ مانند کف دریا کے یعنی  
 بے شمار فصل ایمان کے بیان میں قولہ تعالیٰ کَتَبَ اللّٰہُ فِی  
 قُلُوْبِہِمْ الْاِیْمَانَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے

اور اللہ اسلام  
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ السلام نے فرمایا ایمان  
 راز ہے سینہ میں اوس کے  
 اسلام آشکارا ہے اوس کی قوت  
 فصل وضو کے بیان میں قولہ  
 تعالیٰ اِذَا قُمْتُمْ لِلصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا  
 قُلُوْبَکُمْ مِّنْہَا کہ تم نماز کے  
 جبکہ ارادہ کریں کہ اللہ تعالیٰ  
 وضو کرو حدیث: قَالَ النَّبِیُّ  
 صلی اللہ علیہ وسلم لَا صَلٰوۃَ  
 لَکُمْ اِلَّا بِوُضُوْءٍ کہ تم نماز  
 نہیں کرو گے بے وضو ہے اور  
 وضو نہیں ہے بے وضو ہے اور  
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ اَحَدٍ  
 اِلَّا اَوْ اَحَدٌ مِّنْہُمَا یَتَوَضَّعُ  
 لَہٗ علیہ السلام







۶۴  
 جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے اور اس کا خدا  
 کے اشارے کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا  
 موافق دستور کے چار رکعت  
 اور کرنا بعد اس کے ہاتھ باندھنا  
 وہ خطبہ سننا بعد اس کے ہاتھ باندھنا  
 ساتھ نیت کے وقف کو ذمہ سے  
 ہاتھ باندھنا اور ایک نماز چھ  
 میں سے ساتھ اور امام کے اشارے کے  
 کے تابع اس امام کے اشارے اور  
 بول کر ہاتھ باندھنا اور  
 شایعہ کہ خاموش رہنا اور  
 میں اتنی ہی امام کی گرفتاری  
 چاہئے

سلام دینا دُعا قنوت یہ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَلَوْ مِنْ  
بَاكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ  
وَنُخْلَعُ وَنَتَرُكَ مَنْ یَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَآلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ  
وَآلَیْكَ نَسْعٰی وَنُحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنُخْشِ عَذَابَکَ اِنَّ  
عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ جِسْمِیْ یٰ دُعا قنوت یاد نہیں ہے تو  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ تین بار کہے۔ اے عزیز اگر فرض نماز امام کے ساتھ پڑھے  
اس نہج سے نیت باندھنا۔ فرض نماز فلانے وقت کی پڑھتا ہوں واسطے خدا کے  
تابع اس امام کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھنا ثنا پڑھ کر خاموش رہنا۔  
جس وقت امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہے مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے  
اور تابع داری امام کی کرے۔ قنوت میں التَّحِیَّات پڑھے۔ اے عزیز مرد اور عورت  
کے نماز کی ترکیب میں کچھ فرق ہے، مگر فرق چار بات کا ہے۔ عورتوں  
کو اذان اور اقامت نہیں ہے اور رکعت باندھنے کے وقت ہاتھ کانٹے  
تک اٹھا کر سینہ پر باندھنا اور سجدے میں ران اور بازو اور  
بغل ملانا اور بیٹھتے وقت دونوں قدم سیدھے طرف نکالنا تمام نماز  
آہستہ پڑھنا۔ اے عزیز وقت ظہر نماز جمعہ کا ہے۔ جمعہ کی نماز میں اول  
چار رکعت سُنت ہیں بعد دو رکعت فرض ہیں بعد چار رکعت سُنت ہیں  
بعد دو رکعت سُنت ہیں۔ ترتیب جمعہ کی یہ ہے چار رکعت سُنت نماز

خانی

دور رہنا۔ مغرب کی اذان کے  
وقت افطار کرنا۔ اسے عید  
عید الفطر کی نماز کی ترتیب  
پیش ہے۔ دو رکعت واجب عید  
الفطر کی پڑھنا ہوں چھ کھجور  
ساتھ واسطے عید کے اللہ اکبر  
اتھا باندھنا بعد اس کے  
تکبیر کا تو

سالہ کر لیا تھا بلکہ  
 بدل کر لیا تھا کہ اگر  
 نیا پڑھ کر لیا تھا کہ  
 ایک بار لکھا تھا کہ  
 چھوڑنا تیس سے بار  
 باقی پانچ تک آٹھ  
 ہے چھپچھپا ہونا  
 ہم اٹھنا ہونا اس  
 ایک سورہ پڑھنا  
 اور پڑھنا اور  
 کچھ ادا کرنا اور  
 ایک بار لکھا اور  
 سورہ اول سے  
 اٹھ کر لکھا  
 کاغذ









جہ جنازہ کی نماز فرض کھانا نماز اور نماز میں  
عیدین کی واجب نماز و ترکی نماز میں  
سنت ہے اے عزیز نماز اور نماز میں  
سنت ہے اے عزیز نماز اور نماز میں  
سنت ہے اے عزیز نماز اور نماز میں

روزہ رکھنا زکوٰۃ دینا حج کرنا اے عزیز فرض اور واجب فرمایا خدا  
کا ہے سنت اور منتخب فرمان محمد کا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرزند  
عبد اللہ کے وہ فرزند عبد المطلب کے وہ فرزند ہاشم کے وہ فرزند عبد المناف  
کے ہیں۔ چار مذہب سنت جماعت ہیں۔ حنفی اور شافعی اور مالکی اور  
حنبل۔ اے عزیز نماز کے واسطے وضو فرض ہے۔ وضو میں چار  
فضاں ہیں۔ منہ دھونا، ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا، پاؤں دھونا، ترتیب  
وضو یہ ہے اول نیت وضو کی کرنا بعد دو ہاتھ منگھٹاں تک دھو کر  
تین بار مضمضمہ یعنی کھلی کرنا اور تین بار ناک میں پانی لے کر پاک کرنا، تین  
بار منہ دھونا اور ہاتھ دونوں کہنیوں تک دھو کر تین تین بار پانی رواں  
کر کے پاؤں سر کا مسح کرنا اور دونوں انگلیاں شہادت کی کانوں میں پھرا  
کر دونوں انگوٹھے سے کان کے پیچھے مسح کر کے پیٹھ سے انگلیوں کی گردن  
کا مسح کرنا کہنیوں پر ہاتھ پھرانا اور ٹخنوں تک پاؤں دھو کر خلال انگلیوں  
کی کرنا۔ اے عزیز غسل چار سبب سے فرض ہوتا ہے۔ جنابت، احتلام،  
خیض، نفاس، غسل میں تین فضاں ہیں۔ غرغہ کرنا، ناک میں  
پانی لینا، تمام بدن تر کرنا، ترتیب غسل کی یہ ہے: اول پیشاب  
کرنا، نجاست دھونا، وضو کر کے تمام بدن پر پانی پہنچانا۔  
اے عزیز پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز فرض عین

دو رکعت سنت ہے بعد تین رکعت  
واجب اور تہ ہے وقت عشا کا نو رکعت  
سنت ہے صبح صادق تک ہے اے  
عزیز نماز میں تیرہ فرض ہیں اول  
سات احکام یہ ہیں کہ بدن اور  
پیر اور جگہ پاک رکھنا رواں  
نفس سے زانو تک چھپانا  
عورت تمام بدن چھپانا اور  
نیت نماز کی کرنا اور وقت نماز کا  
جاننا اور منہ طرف قبلہ کے کرنا اور  
ارکان یہ ہیں کہ کھڑے ہو کر  
رکوع ہو کر دو رکعت نماز کی  
اے عزیز نماز میں پورے دو رکعت  
بارہ سنتاں ہیں۔ ان  
دونوں کو ترتیب میں نماز کی  
ایمان کرنا ہوتا ہے، نماز فرض  
کیا یاد رکھنا ہے، نماز فرض  
یا سنت ہو دوسرا یا نفی  
یا سنت ہو دوسرا یا نفی

ایک دن  
ایک دن  
ایک دن  
ایک دن  
ایک دن





میں اور ان میں سے ایک حدیثیں  
حدیثیں اور دو چار  
قولہ تعالیٰ و لکھنا آخر عظیم  
واسطے عثمان رضی اللہ عنہ  
قائد اعظم ہو مولا و جلیل  
وصالح المومنین و زبایا

خدا  
 اللہ تعالیٰ نے اللہ دوست  
 اس کا ہے اس کے ہیں  
 دوست کے لئے  
 خدایت فی الجہات  
 و فتی علی السلام  
 عثمان

[illegible]













۵۴  
مستند و صحیح ہے کہ عرب کے تین  
کبریائی کے لئے عزت و عظمت ہے ہم  
درمیان نبی عبد و رب کے اب مقام  
در بیان حج پداروا  
الشرائع

مومنوں میں ہوں تمہارا میزبان  
صاحبانِ آکر دھلاؤں سب کے ہاتھ  
ہندوؤں کے کھانیسے فارغ جب تمام  
یعنی سب کو خلعتاں دے کر خدا  
اب رہو تم منتظر دیدار کے

ہیں تمہیں سب آج میرے میچاں  
لا رکھیں گے نعمتاں تعظیم ساتھ  
خلعتاں پاؤں گے ہر اک خاص و عام  
یوں کر گنجائش ازراں انکو دے  
مستعد ہو دیکھنے دل دار کے

در بیان تجلی نمودن حق تعالی

رب کرے گا ایک تجسّی کا ظہور  
جب کرے گا نور ہر تن میں اثر  
نار ہے گا جب مقبّد جسم و جاں  
یعنی سر سے پاؤں تک ہو یک بھین  
ہو ویگا ہر یک صفت کو یہ مقام  
جب ہوا لائق اونے دیدار کا

در بیان آمدن رسول از حق تعالی

حق تعالیٰ بعد ازاں بھیجے رسولؐ  
دیکھنے کا تاب بخشا ہے خدا

وہ کہے گا سب کے تئیں پاکر نزول  
حق طرف سے تم پہ ہے اب یہ ندا

دو رکعتیں جو چھاب  
پہلے رکعت میں چھاب  
دوسری رکعت میں چھاب  
دو رکعتیں جو چھاب

ابراہیم  
بے جہت ہونے سے  
دیکھ کر رب کو زیریں  
اوس افیس فور کے  
ہو رہے ہیں  
ان کیفیتیں  
ان کیفیتیں

اور بیچے  
اک تجلی جانی سے  
اس میں پائے جاتے ہیں

یعنی ہر اک جوں رکھے میں عقدا  
ہر طرح سے ہو چکی اور محو  
ہے عقیدہ اس لئے

دو جہاں کو جاننا ہے غلط فہمی  
الغرض دیدار

جب بلالیک کے ہمراہ چلے گئے تو ان کے ساتھ ایک بڑا بھاری گھڑا بھی لے گئے۔

تمام شد دیدار نام  
 بسم الله

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1039-1043.

# در بیان احوال جنت

دل چاہے کہ چاہے میں بانسی غلام  
راحتیں ہیں میں ہر کس کو دلہن  
سیر ہے اور غفلت ہم اک کوئی  
جانیں گے کی اور غفلت ہم اک کوئی  
چاند صورت نیک فونازک بدن  
اہل جنت فونال ہیں موزون

در بیان مراتب اہل جنت  
اہل جنت کے سونو طبقے ہیں چار  
عالمیں ایسا کہ تفصیل وار  
پہلے ان میں انبیاء نیک نام  
منبرال پر انبیاء کو ہے مقام  
دوسرا اولیاء کا طبقہ ہے  
جائے انکی تخت پر یاوش پر  
عالمیں کا تیسرا طبقہ ہے  
کریسیاں پر انکی تخت جاگہ ملے

سب سے بہتر نعمت دیدار ہے  
مانگ رہے یہ دعا اب دل کے ستار  
موت دے لٹ میں اسکی اے رحیم  
مصطفیٰؐ پر ہوں دروداں اور سلام

نعمتاں ہیں جس کو جو درکار ہے  
کب تک یہ گفتگو بس کر حیات  
رکھ مجھے امت میں اسکی اے رحیم  
اب شفاعت نامہ یہاں سے ہے تمام

{ تمام شد شفاعت نامہ }

{ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ }

اللہ اللہ باطن و ظاہر توئی  
حق توئی موجود اور معبود ہے  
اُن پہ چمکا جب ترا نور قدم  
میں پنے کے جام سے ہستی نما  
مصطفیٰؐ پر ہو دروداں باصف

اللہ اللہ اول و آخر توئی  
اللہ اللہ غیر میں موجود ہے  
کیا حقیقت دو جہاں کی ہے عدم  
نیست تھے سب ہو گئے ہستی نما  
واسطہ اُس نور کا ہے مصطفیٰؐ

{ در بیان اثبات رویت او تعالیٰ }

رب کیا دیدار کا ایسا بیاں  
بے جہت دیدار رب کا پائیں گے  
مست بیخود ہو رہیں گے صبح و شام  
مومنوں دیکھیں گے اپنے رب کے تیش

دیکھ جاؤ قرآن میں اے بھائی جاں  
مومنوں جنت کے اندر آئیں گے  
یعنی دیکھیں گے مجھے مومن تمام  
مصطفیٰؐ دیدار میں فرمائے ہیں

دیدار نامہ  
چارواں طبقہ ہے باقی مومنوں  
ہے سو باقی انکی جاگہ جہتیں  
در بیان احوال یوم المیزید

اب بیاں دیدار کا یوم المیزید  
روز ہے دیدار کا یوم المیزید  
حاجباں اس روز جنت کے کوندا  
یوں کہیں گے اہل جنت اب فاضل عالم  
اپنے رب کو دیکھنے داخل عدن میں ہونگا  
اب نہیں رہیں داخل عدن میں ہونگا  
اللہ اللہ سب خوشی سے جاچکے ہیں  
جائے لائق سب خوشی سے جاچکے ہیں  
سب بے آویز ہو گئے بالانعام

در بیان ضیافت  
فرمودن حق تعالیٰ  
اللہ اللہ سب رہیں گے جاچکا  
حق تعالیٰ یوں کر کے کا جب نلدا  
مومنوں



سب غرضی سے یاد کرتے باغودہ  
ہو دیں گے حاضر محمد کے حضور  
سب دکھیاے اور بچاے ہر ایک  
یوں نہیں گئے رسول کے گھر  
ہم غریباں غم سے رہیں ہیں  
جس کو سب سے بہتر ہے  
ہم غریباں غم سے رہیں ہیں  
جس کو سب سے بہتر ہے

ہو گئے ہم بیکساں خوار و ذلیل  
آہ روکریوں کہیں گے کیا کروں  
ہائے کیسا آج ہیں ہوں بے خواہ  
وائے ویلا آہ کرتے سب جتنے  
آہ وزاری سے کہیں گے اسکے تئیں  
آہ کرتے کانپتے ہیں ہم تمام  
ہم یتیموں دل جلے ہیں اور جگر  
آہ موسیٰ یوں کہیں گے سب کے تئیں  
کس طرح مانگوں شفاعت رب کئے  
آہ وزاری سے پھرینگے سب جتنے  
آہ وزاری سے کہیں گے اس کے تئیں  
سب دکھیاے اور بچاے ہیں غریباں  
ہم یتیموں بے امن ہیں جسے وطن  
یوں کہیں گے سب کی دلداری کے ساتھ  
اب محمد پاس جاؤ مل تمام  
ہے وسیلہ آج اوہم سب کے تئیں  
ہیں محمد فخر تاج مرسلان

نیں وسیلہ کوئی تجھ میں اے خلیل  
تم سری کا میں پریشاں حال ہوں  
جاؤ تم روتے ہوئے موسیٰ کے پاس  
آئیں گے روتے ہوئے موسیٰ کے پاس  
بیکساں ہیں بے سرو سامان ہیں  
آہ وزاری کی مچی ہے دھوم دھام  
آج کا دن تو کرم کی کر نظر  
حال اپنا دیکھ کر روتا ہوں میں  
جاؤ عیسیٰ پاس مل کر سب جتنے  
آئیں گے روتے ہوئے عیسیٰ کے پاس  
آج تجھ میں کوئی وسیلہ ہم کو نہیں  
ہو گیا ہے رنج و غم ان کے نصیب  
رنج و غم سے دے ہمارے تئیں امن  
نامرے سے تم کو ہوئے گی نجات  
ہے محمد کو شفاعت کا مقام  
اس کے غیر از کوئی وسیلہ ہم کو نہیں  
ہیں محمد خاتم پیغمبر الہا

نیں وسیلہ کوئی تجھ میں اے خلیل  
تم سری کا میں پریشاں حال ہوں  
جاؤ تم روتے ہوئے موسیٰ کے پاس  
آئیں گے روتے ہوئے موسیٰ کے پاس  
بیکساں ہیں بے سرو سامان ہیں  
آہ وزاری کی مچی ہے دھوم دھام  
آج کا دن تو کرم کی کر نظر  
حال اپنا دیکھ کر روتا ہوں میں  
جاؤ عیسیٰ پاس مل کر سب جتنے  
آئیں گے روتے ہوئے عیسیٰ کے پاس  
آج تجھ میں کوئی وسیلہ ہم کو نہیں  
ہو گیا ہے رنج و غم ان کے نصیب  
رنج و غم سے دے ہمارے تئیں امن  
نامرے سے تم کو ہوئے گی نجات  
ہے محمد کو شفاعت کا مقام  
اس کے غیر از کوئی وسیلہ ہم کو نہیں  
ہیں محمد خاتم پیغمبر الہا



ایک سو معراج ہے اے نیک نام

دیکھ کر محشر میں اس کو خاص عام  
یہ مجھڑ کے لئے مقصود ہے  
سب شفاعت مصطفیٰ سے پائیں گے

ہے محمدؐ کے علم کا حمد نام  
یوں کہیں گے جائے یہ محمود ہے  
انبیاءؑ سایہ میں اس کے آئیں گے

انبیاء رونے لگیں گے زار زار  
 بنیں نکھا جاتا ہے سُن اے بھائیچلا  
 ماکرے گا کس کے اُوپر کوئی نظر  
 اسیں غوطہ کھائیں گے سب مزدور  
 آگھیریں گے سب کو کر زیر و زبر  
 مار کھیں گے حشر کے میدان میں  
 ہوئیگا ہر اک کا ظاہر خیر و شر  
 ایک طرف سے ہو عمل نامہ کی دھوم  
 دیکھ طرف سے پُل کا ہو دے بسکہ خوش

حشر کا دن ہو ٹیگا جب آشکار  
اولیا کی آہ وزاری کا بیاں  
آئینکا خورشید نیزے خاص پر  
یوں چلے تن سے پسینہ چو کدن  
چو طرف سے سب فرشتے گھیر کر  
تخت ربکا بھائیجاں اس آن میں  
حق تعالیٰ آئے گا انصاف پر  
یک طرف میزان کا ہوئے ہجوم  
یک طرف سے ہو جہنم کا خروش

[illegible]

۴۹

خوار ہے اور سیر ہے گلزار ہے  
بے بہرہ نیست دیدار ہے  
بخت و راحت کا بیاں کتبک شجر  
سے نود و نود و دان اور تمام  
بخت و نجات  
مصلحت ہے یہود و ودان اور تمام  
خاتم شدت کی ب نور الہدایہ  
عبد سید الکلام  
ارشاد شمس ہے نور جان اور جمہ  
نوعطفا کر ہم کو راہ بینیم  
بہشتی جگہ کی گشتاں  
خواہ غواہ و شہاد

تو ہمارا ہے وسیلہ ہم کو بس  
 تھے ہمیں نابود نیں ہے ہم کو بود  
 نیں ہے تجھ بن رحمۃ اللعالمین  
 دیکھ کر اُمت کے تئیں ہو بقرار  
 جیسا ماں کا پیار ہے بچوں اوپر  
 آہ وزاری سے کہیں گے رحمتی  
 اُمتی تم غمزدے اب ہو نگو  
 پیار میرا باپ ماں سے ہے زیاد  
 دیکھ کر روتا ہوں تم کو زار زار  
 آنکھ سب کی پونچھ اپنے ہاتھ سے  
 پیار کر کے بھی لگا سب کو گلے  
 یوں کہیں گے کر کے سجدت نبیؐ  
 امتثال کی کر شفاعتِ مُصطفیٰؐ  
 اپنے ہاتھوں سے نہلاویں سب کے تئیں  
 آئیں گے جنت میں سب کو ساتھ لے  
 جس قدر ہے جس کے تئیں علم و عمل  
 راحتاں ہیں کئی طرح کی راحتاں

تجھ بغیر از کوئی نہیں فریاد رس  
پائے ہم سب نور سے تیرے وجود  
سر شفاعت یا شفیع المذنبین  
سر برہنہ پا برہنہ زار زار  
اس طرح سے سب کے تئیں وہ پیار کر  
اُمّتی یا اُمّتی یا اُمّتی  
میں تمہارا ہوں وسیلہ رو کو  
اُمّتی یا اُمّتی رکھتا ہوں یاد  
ہنو کو اے اُمّتی تم بے قرار  
کر تسلی سب کے تئیں سب بات سے  
سر برہنہ عرش سے جا کر تلے  
بخش دے اُمّت کو میری یا ربی  
اُمّتوں کو حوض کوثر پر لے جا  
اپنے ہاتھوں سے پلاویں سب کے تئیں  
اُمّتوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ لے  
اس قدر ہے اس کو جنت میں محل  
نعمتاں ہیں کئی طرح کی نعمتاں

واریان خصوصی  
سی کی تحقیقات  
صیغہ

شفاعة  
 صلى الله عليه وآله  
 وحسن الخصال  
 وحسن الخصال

ان میں سے بھائیچال  
 جائے کہ خضر میں ہے محمود نام  
 ہے چھوڑ کی شفاعت کا مقام  
 بھی کہاؤں میں یوں ذوالمنن  
 ہم شفاعت کا دے اس کو اذن  
 ہے ازل سے یہ اجازت اس کی پیش  
 اس کے غیر از یہ اجازت کس کو نہیں  
 کہ چاہاؤں آئی ہیں کئی اس شان میں  
 شک دیجہ جاؤں میں شفاعت

۱۰

دوستوں اب وقت تم کو کھانا  
ناگہانی نہیں آئے اگر یہ بات  
میری رائیگاں میں کدو  
ہے ہاتھ میں خطا کیسی کدو

در بیان عمر و حال ال

حق تعالیٰ یوں کہا تو ان میں  
میں اچھے گے سب مرد گان میں  
میں اچھے گے سب مرد گان میں

جنگ ہو گا جنگ ہو گا  
جنگ ہو گا جنگ ہو گا  
جنگ ہو گا جنگ ہو گا

کیسے کیسے تجھ پہ احساناں کیا  
اور فرشتوں سے دلایا میں سجود  
مہر میری لاکھ ماں سے ہے زیاد  
رو نکو میں مہرباں ہوں اور رحیم  
ہوں زیادہ اس سے تجھ پر مہرباں  
کھونکو تو عمر اپنی رائیگاں

تن دیا میں جاں دیا ایماں دیا  
تو عدم تھائیں دیا تجھ کو وجود  
کیا اتھا تو کیا ہوا رکھتا ہے یاد  
کیا گناہ کیسے کیا ہے تو عظیم  
جیسے ماں بچوں کے اوپر مہرباں  
دیکھ رب کی مہربانی بھائیجاں

### در بیان نصیحت کردن ارواح دوستانرا

گھر کو اپنے شب جمعہ رات کو  
زندگی کا کچھ نہیں ہے اعتبار  
آخرت میں سخت رُسوا ہونکو  
ہم کو ہوتی نہ بکھو شرمندگی  
رائیگاں آخر کے تیں ہم کو دے  
آج ہوتی ہم پر رحمت کی نظر  
تم بکھو اس بات سے غافل نہ ہو  
مصطفیٰ کے واسطے نیکی کرو  
دیکھ لو آخر ہمارے حال کو

مرد گان آتے ہیں سن استہا کو  
بولتے ہیں سب کے تیں ہوزار زار  
عمر اپنی رائیگاں تم کھونکو  
ہم اگر کرتے خدا کی بندگی  
محنتوں سے زر کو ہم پیدا کئے  
ہم خدا کی راہ میں دیتے اگر  
ہو گئی ہم سے خطاے دوستو  
تم خدا کے واسطے نیکی کرو  
وقت اب ہے چھوڑ دو بدچال کو

در بیان نصیحت کردن ارواح دوستانرا

سب سے پہلے زہرہ کا گھر  
سب سے پہلے زہرہ کا گھر  
سب سے پہلے زہرہ کا گھر

در بیان نصیحت کردن ارواح دوستانرا  
مصطفیٰ کے واسطے نیکی کرو  
دیکھ لو آخر ہمارے حال کو

جان کر رہی ہے یہ سب  
کائنات میں آج تک سے پہلے

وہ بیان ہے وفات مال  
بوتلانی بدو ن اعمال

وہ بیان ہے وفات مال  
بوتلانی بدو ن اعمال

وہ بیان ہے وفات مال  
بوتلانی بدو ن اعمال

### در بیان گفتن موت بہ میت

موت جا کر بولتی میت کے ساتھ  
تجکونیں تھی آج کے دن کی خبر  
نیں خبر تھی مر گئے ہیں انبیا  
چاند صورت کے ہزاروں آفتاب  
ہائے ہائے کئی ہزاروں خوب رو  
کیسے کیسے نوجواں اور سرود قد  
کیا سب سے نوجوان کرا بخان تھا

کیا سبب روتا ہے تو مل کے ہاتھ  
آہ وزاری آج کی ہے بے اثر  
نیں خبر تھی مر گئے ہیں اولیا  
بادشاہاں اور امیراں بے حساب  
تھی انھوں کے دل میں کیا کیا آرزو  
ہائے ہیں ہاتھوں سے میرے اولحد  
کیا خطا کیسی کیا نادان تھا

### در بیان ندا کردن گور بہ میت

بولتی یوں گور اس کو اے کُسل  
کا ہے کو بے فائدہ اب رو دیا  
نیں گیا تھا ہائے گورستان پر  
نیں خبر تھی انبیا اور اولیا  
ہائے ہائے خاک میں سب گل گئے  
نیں رہا ہے نام اُن کا اور نشان  
نیں کسی کو نام سے ان کے خبر

کا ہے گور روتا ہے اپنے ہاتھ مل  
ہائے کیسا وقت اپنا کھو دیا  
نیں کیا تھا تو مزاروں پر نظر  
بادشاہاں نامور بے انتہا  
خاک میں سب خاک ہو کر مل گئے  
گم ہوئے ہیں خانماں اور خانداں  
نیں جہاں میں حال کا اُن کے اثر

وہ بیان ہے وفات مال  
بوتلانی بدو ن اعمال

وہ بیان ہے وفات مال  
بوتلانی بدو ن اعمال

وہ بیان ہے وفات مال  
بوتلانی بدو ن اعمال

وہ بیان ہے وفات مال  
بوتلانی بدو ن اعمال

وہ بیان ہے وفات مال  
بوتلانی بدو ن اعمال

ہاٹے کیسی ہے مجھ پر آج آئی الوداع  
 آج مجھ پر بے کسی ہے الوداع  
 ہائے ہائے بے نصیب الوداع  
 دیو مجھ کو اب رضا ہے الوداع

کیا مجھ ائی آج آئی الوداع  
 میں تمھارا کوئی واصل الوداع  
 ہائے ہائے بے نصیب الوداع  
 دیو مجھ کو اب رضا ہے الوداع

ہائے کیسی ہے مجھ ائی الوداع  
 آج مجھ پر بے کسی ہے الوداع  
 ہائے ہائے بے نصیب الوداع  
 وقت فرصت میں رہا ہے الوداع

### در بیان آمدن ندا از آسمان بہ میت

آج تیرا کوئی نہیں ہے جز خدا  
 کیا چھپائے خاک میں نازک بدن  
 سب چلے ہیں کر حوالے گور کو  
 کس قدر لڑے ہیں نازک تن پہ خاک  
 کیوں رہے گا خاک تیرا ہے لحد  
 ہائے کیسا تو اتھا یک ماہتاب  
 کیا پڑی ہے آج تجھ پہ خاک ڈھول  
 ہائے کیسا تن پہ تیرے ہے کفن  
 جان کو باتوں سے تیری قوت تھا  
 چاند صورت سورا کیا خاک میں  
 آج تجھ کو گل کیا باؤ خسراں

آسمان سے اس کو آیا ہے ندا  
 تجھ پر ہی کو ایک پہن کر کفن  
 ہائے ہائے تجھ سہری کے حور کو  
 تجھ سہری کے چاند کو کر دردناک  
 ہے تیرا گلبدن اور سرو قد  
 ہائے کیسا تو اتھا یک آفتاب  
 تو اتھا دل کے چمن کا ہائے پھول  
 ہائے کیسا کیا اتھا تو نور تن  
 ہائے کیسا لعل تھا یا قوت تھا  
 کیا چھپایا سر کفن کے چاک میں  
 ہائے کیسا تھا چراغ خاندان

در بیان آمدن ندا از آسمان بہ میت  
 آج تیرا کوئی نہیں ہے جز خدا  
 کیا چھپائے خاک میں نازک بدن  
 سب چلے ہیں کر حوالے گور کو  
 کس قدر لڑے ہیں نازک تن پہ خاک  
 کیوں رہے گا خاک تیرا ہے لحد  
 ہائے کیسا تو اتھا یک ماہتاب  
 کیا پڑی ہے آج تجھ پہ خاک ڈھول  
 ہائے کیسا تن پہ تیرے ہے کفن  
 جان کو باتوں سے تیری قوت تھا  
 چاند صورت سورا کیا خاک میں  
 آج تجھ کو گل کیا باؤ خسراں

در بیان آمدن ندا از آسمان بہ میت  
 آج تیرا کوئی نہیں ہے جز خدا  
 کیا چھپائے خاک میں نازک بدن  
 سب چلے ہیں کر حوالے گور کو  
 کس قدر لڑے ہیں نازک تن پہ خاک  
 کیوں رہے گا خاک تیرا ہے لحد  
 ہائے کیسا تو اتھا یک ماہتاب  
 کیا پڑی ہے آج تجھ پہ خاک ڈھول  
 ہائے کیسا تن پہ تیرے ہے کفن  
 جان کو باتوں سے تیری قوت تھا  
 چاند صورت سورا کیا خاک میں  
 آج تجھ کو گل کیا باؤ خسراں











پڑھ دروداں مصطفیٰؐ پر اے پتھر  
جو دروداں اُن پہ بھیجے با صفا  
پڑھ دروداں مصطفیٰؐ پر اے حیات  
بھائی احوال نبیؐ اب ہڈی تمام

تھام شد احوال النبیؐ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ٥

یا الہی یا الہی یا رحیم  
اب بحق مصطفیٰؐ اور فاطمہؑ  
مصطفیٰؐ پر جان میرا ہے نثار

در بیان ایمان

دل سے اب ایمان یوں لا یا ہو نہیں  
اس کے ناماں اور صفاتاں پاک ہیں  
نیک اور بد جتن سے ہے جانا ہوا ہیں  
بعد مرنے کے اٹھیں گے اس وجہ  
مقصطفیٰ افضل نبیاں کی ہیں رسولؐ  
مقصطفیٰ کے یار افضل یک ولی

در بیان موجب خلقت انسان

دوست اور دشمن کو میں میں پیدا کیا  
 جس پہ چانت آپ کی اور جان کی  
 جس پہ چانت آپ کی اور جان کی  
 دوست اور دشمن کو میں میں پیدا کیا  
 جس پہ چانت آپ کی اور جان کی  
 دوست اور دشمن کو میں میں پیدا کیا  
 جس پہ چانت آپ کی اور جان کی

در بیان گنجین فرشته  
قویب و قویب نکر است  
پوچنجا ہے وقت جبکہ کر است  
ولتا ہے کہ فرشته اس کو  
چوہر

آیتوں میں شانِ نبیؐ کے نزول  
جس میں سے اصحابِ رسولؐ کو کائنات  
دیکھ کر حیرت و تعجب سے  
بادان کو چھوڑ کر دھڑلے سے نجات

در بیانِ تعظیمِ ائمہ اربعہ  
یعنی ائمہ کرام علیہم السلام

آیتوں میں شانِ نبیؐ کے نزول  
جس میں سے اصحابِ رسولؐ کو کائنات  
دیکھ کر حیرت و تعجب سے  
بادان کو چھوڑ کر دھڑلے سے نجات

ہیں خلیفے چارویں برحق علیؑ  
آئی جنت کی بشارت اسکے تین  
بو عبیدہؓ، عبد الرحمنؓ و سعیدؓ  
ہے زبیرؓ و سعدؓ و طلحہؓ اے حمید

### در بیانِ تعظیمِ آلِ نبی علیہ السلام

دیکھ تو آلِ نبیؐ کی شان میں  
لے برادر ہے حدیثوں میں بیاں  
جو محبتِ آل کی دل سے کریا  
حق تعالیٰ کیا کہا قرآن میں  
فرضِ تعظیم اُن کی ہے بر مومنوں  
خوب جانو ہو گیا وہ اولیاء

### در بیانِ تعظیمِ ازواجِ نبی علیہ السلام

عورتوں حضرت نبیؐ کی نیک نام  
اُن کی ہے تعظیم واجب بھائیجاں  
مصطفیٰؐ ایسا کہ ہے نیک ذات  
سُن یہ ماواں مومنوں کی ہیں تمام  
دیکھ جا قرآن میں ان کا بیاں  
جو رکھا تعظیم انکی دل کے سات  
آخرت میں اس کو ہے جنت مقام

### در بیانِ تعظیمِ صحابہ نبی علیہ السلام

مصطفیٰؐ کے ہیں صحابوں کا بیاں  
اُن کی ہے تعظیم واجب مومنوں

در بیانِ فضیلتِ درودِ خوند  
کے لئے کاندھ پر لے ان کے قدم

کئی کئی بار قرآن میں رب الودود  
کے ساتھ مصطفیٰؐ پر ایک درود

اس پر دعوت کی کروں گا سوہنار  
میں کو جنت وہ ہے ہم دوستدار

بھائیجاں اُن خاندان میں ہوں  
کیسے کیسے اولیاء صاحبِ کرام

در بیانِ نسبِ نامہ غوثِ عالم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
یہ بیاں ہے غوث کا تو یاد رکھ  
اوشی میں حسنؑ کے ہیں پسر  
باپ ان کے ہیں ابو الصالح محمدؑ  
نام ہے محمدؑ شہد سکا ان کے نام  
بھائیجاں اُن خاندان میں ہوں  
کیسے کیسے اولیاء صاحبِ کرام

در بیان آداب رفتار  
در نشست و برخاست

یاد آداب خوب تزیین لباس  
بے ضرورت ہو بیان رکھ قدم

باندھ مت دو ہاتھ اپنے پیچھے  
بھی کر پیر ہاتھ تیرے کوئی ہو

کر رعایت ساتھ ساتھ  
ہو بزرگ ان سے آگے جا کر

در بیان آداب فتن مجلس

پہن کر مجلس کا ادب سن فتن  
دوست سے مجلس کو جاؤ ہر لباس

پہن کر مجلس کو جاؤ ہر لباس  
دوست سے مجلس کو جاؤ ہر لباس

دوست سے مجلس کو جاؤ ہر لباس  
دوست سے مجلس کو جاؤ ہر لباس

دوست سے مجلس کو جاؤ ہر لباس  
دوست سے مجلس کو جاؤ ہر لباس

دوست سے مجلس کو جاؤ ہر لباس  
دوست سے مجلس کو جاؤ ہر لباس

بدگماں اور غیب جوئی ہو دور  
بھائیجاں اس کام سے تو دور ہو  
حق میں اس کے تو دعائے خیر کر  
اے برادر مت بسر رکھ یاد اب

ایک دل ہو غائبانہ اور حضور  
کام جو کچھ اس کو نا منظور  
گر خطا اس سے کہو ہو درگزر  
عالیوں کا بھی یہی ہے سن ادب

### در بیان آداب ہمسایہ

جس سے ہمسایہ ہو خوش ہر آن میں  
ہے اُسے یا قوت کا جنت میں گھر  
جس سے ہمسایہ ہمیشہ خوش رہے  
بھی رہیں گے جو اس کے روبرو  
آخرت کے فائدہ کی دے خبر  
ہو اگر بیمار اس کی کر دوا  
کوئی خطا اگر اس سے ہو دے کر عفو

بھائی جاں تو دیکھ جاؤ آن میں  
ہو خدا سے اس پر رحمت کی نظر  
مصطفیٰؐ اس باب میں ایسا ہے  
جائے گا جنت کے اندر سرفرو  
یہ ادب ہمسایہ کا ہے مختصر  
بھی خوشی سے اس کی ہو حاجت روا  
اس کو زحمت دے نہ ہو ہرگز کہو

### در بیان آداب لباس

پہن جیسا ہو بزرگوں کا لباس  
پہنتے ہیں پہن ویسا بھائیجاں  
مختصر ہے یاد رکھ تو یہ ادب

یاد رکھ ہر ملک میں اے حق شناس  
بینے وہاں کے عالماء اور فاضلاں  
خوب تر پہنو بدستور عرب

در بیان آداب گفتار  
دیکھ جاؤ آن میں بے بھائیجاں  
حق تعالیٰ آپ فرمایا ہے

در بیان آداب گفتار  
دیکھ جاؤ آن میں بے بھائیجاں  
حق تعالیٰ آپ فرمایا ہے

در بیان آداب گفتار  
دیکھ جاؤ آن میں بے بھائیجاں  
حق تعالیٰ آپ فرمایا ہے

در بیان آداب گفتار  
دیکھ جاؤ آن میں بے بھائیجاں  
حق تعالیٰ آپ فرمایا ہے



نوف انبساط سے اس کے منہ سے  
 بکھڑے ہوئے اور پیچھے ہٹ کر  
 تو چہنچا اس کو کھلائے نامور  
 در بیان آداب و سبب و مرتبہ  
 سلطان و وزیران و امیران  
 بادشاہ کے شن و ادبائے نیکبخت  
 با جازت اس کے آگے جا بیٹھو  
 چو طرف دربار کے منہ سے  
 چہا بچاں اس میں خطو ہے جان کا  
 بیچہ منشا تو منتظر فرمان کا  
 جب کہ کسی ہو یکہ بین مختصر  
 کرتنا بادشاہ بیچہ بیچہ باریک  
 جب کہ کیجا بادشاہ بیچہ باریک  
 دے جواب مختصر ہو با صواب  
 دینا کہ منت بیچہ تو انجان ہو  
 ہاں ملکہ سلطان کا فرمان ہو  
 وقت جانے ہی نہ پھر کر دیجہ تو

بچ و راحت بیچ اس کے ستا ہو  
 کوئی شے بے اذن شوہر دے نکو  
 اور کہے جو کچھ کہ لادل سے بجا  
 گھر میں آئے جبکہ اولے خوہر و  
 کس پہ ظاہر کر نکو اس کی خطا  
 رات دن حق میں اس کے کر دیا

### در بیان آداب زوجہ بہ زوج

عورتاں کے حق میں سُن لے با صفا  
 یہ غریباں ہیں تمھارے ہاتھ میں  
 ان کو راضی جو رکھے گامِ صبح و شام  
 ہے یہ عورت کا ادب تیرے اوپر  
 زندگی کر عزت و غیرت کے ساتھ  
 یا کبھو تقصیر اس سے ہو اگر  
 آخرت کے فائدے جو کچھ کہ ہیں  
 اس کو گالی دے نکو اے نیک خو  
 کس کے گھر کو اس کو جانے دے نکو

آپ فرمائے محمد مصطفیٰ  
 مت ستاؤ انکے تئیں کس تہا میں  
 پائے گا جنت میں او بالا مقام  
 پیار سے رکھ اس کے اوپر تو نظر  
 اس سے ہرگز کر نکو غیبت کی بات  
 دے نصیحت اس خطا سے در گذر  
 لے برادر تو سکھا دے اس کے تئیں  
 اور زیادہ عیب جو اُس کا نہ ہو  
 فاحشہ کو گھر میں آنے دے نکو

بول مت احوال کن کے رو برو  
 بھی دیزیاں اور امیران کا ادب  
 بعد اس کے پہلی رکھ یاد اب  
 در بیان آداب و سبب و مرتبہ  
 میں کہا تو ان میں پروردگار  
 کی صحبت جس کو ہو ہے خوار و زار  
 حضرت محمدؐ اس باب میں ایسا کہ  
 صحبت بد جس کو ہو سوار ہے  
 فتح کا فزند صحبت بد جس کو ہو  
 غافل ایک ایسا کہ  
 خاندان پاک و جاہل ہے  
 کاذب و بد خلق و جاہل ہے  
 ہمنوائی ان سے مت کرے سات  
 لہذا بچاں ہو آتشا یس کے  
 ہوشیاری سے بزرگی اور نجات  
 ہو بچے اس سے بزرگی اور نجات  
 آتشا یں کا ادب سن لے  
 میں بیاں کہتا ہوں اس کو ختم  
 کام اس کا رکھ مقدم کام پر  
 دوستوں سے جان آگاہ دوست تر  
 آخرت کے کام میں تو بار ہو  
 اور دنیا بچ تو غم خوار ہو  
 ایک





بے ادب کے دو جہاز میں گزر و ناز  
 بھائی جان انسان اور حیوان ہیں  
 ہے خصوصیات یہ ان پہ پہل پر  
 یہ ادب اس کو سکھاتا ہے مدام  
 بھائی جان بچوں کو لازم جس قدر

باپ ماں ہی اس کے ہوں بے اعتنا  
 فرق ہے آداب کا نہ جان میں  
 بیوش میں جس وقت پر آوے پسر  
 باپ ماں اس کے رہیں گے نیک نام  
 اس قدر آداب ہیں یہ مختصر

### در بیان آداب حق تعالیٰ

بھائی جان میں ہے آداب خدا  
 دو جہاں سے ہو جو کچھ حمد و ثنا  
 حق تعالیٰ پاک ہے اور با شرف

یاد رکھنا فرض ہر اک پر سدا  
 جز خدا کے کس کو نہیں ہے جاننا  
 عیب و نقصاں نہ تھنا اپنی طرف

### در بیان آداب رسول علیہ السلام

بھائی میں مصطفیٰ کا یہ ادب  
 انبیاء میں مصطفیٰ کے نامہاں  
 ہے فضیلت جہاں پر اسکے نشیں  
 نام سنتے دل سے اپنے شاد ہو  
 دل میں رکھو تو آرزو دیدار کی

میں محمد مصطفیٰ مجیب رب  
 بیخ وہ ہے شاخ اس کی دو جہاں  
 اسکا ثانی خالصگوں میں کوئی نہیں  
 پر رُہ دروداں چھوڑ کر سب گفتگو  
 دل سے لے تو پیروی سالار کی

در بیان آداب حق تعالیٰ  
 در بیان آداب رسول علیہ السلام  
 در بیان آداب اصحاب  
 در بیان آداب اہل بیت  
 در بیان آداب اہل علم و ادب  
 در بیان آداب اہل دولت و ثروت  
 در بیان آداب اہل شرف و جاه  
 در بیان آداب اہل کرم و سخاوت  
 در بیان آداب اہل عفت و تقویٰ  
 در بیان آداب اہل صبر و شہادت  
 در بیان آداب اہل ایمان و عمل صالح

در بیان آداب اصحاب

در بیان آداب اہل بیت

در بیان آداب اہل علم و ادب

در بیان آداب اہل دولت و ثروت

در بیان آداب اہل شرف و جاه

در بیان آداب اہل کرم و سخاوت

در بیان آداب اہل عفت و تقویٰ

در بیان آداب اہل صبر و شہادت  
 در بیان آداب اہل ایمان و عمل صالح  
 در بیان آداب اہل حق و عدل  
 در بیان آداب اہل راستی و سچائی  
 در بیان آداب اہل تواضع و فروتنی  
 در بیان آداب اہل خدمت و بندگی  
 در بیان آداب اہل احترام و تعظیم  
 در بیان آداب اہل رعایت و ادب  
 در بیان آداب اہل شکر و سپاس  
 در بیان آداب اہل صفا و پاکیزگی  
 در بیان آداب اہل جود و بخشش  
 در بیان آداب اہل سخا و بزرگواری  
 در بیان آداب اہل کرم و سخاوت  
 در بیان آداب اہل عفت و تقویٰ  
 در بیان آداب اہل صبر و شہادت  
 در بیان آداب اہل ایمان و عمل صالح

بشری





اور بچھانے جس کے تئیں اخلاص ہے  
خاصگاں میں وہ ہوا ثابت قدم  
اس کو ہے یا قوت کا جنت میں گھر  
ناز و نعمت آخرت میں اس کو ہیں  
اولیاء کو ہے قناعت والسلام

که تو کل ہو تو بخت نصیب  
 که تو کل ہو تو قبول خود  
 اینیا کو تھا تو کل صبح و شام  
 اولیا کو تھا تو کل دات السلام  
 در بیان غزوری

رب کہا میں صابروں کے ساتھ ہوں  
صابراں ہیں خاص میرے دوستدار  
رب کہا ہے نِعْمَ أَجْرُ الصَّابِرِينَ  
پاس میرے دوست تر ہیں صابراں  
کے صبر و پائے کا جنت میں گھر  
صابراں پر رحمت حق ہو مدام  
ہو خدا کا اور نبی کا دوستدار

اراج الفیاض  
 حق کہا ہے ہو ویجا جو کوئی غور  
 میں کروں درگاہ سے اپنے اسکو دور  
 بھی کہی ہیں فقرِ تاجِ مکران  
 سے غریب و مسکین و غریبان  
 جو ہوا مغرور اور مردود ہے  
 کشتی میں سخت تند و تیز ہے  
 بدستِ سول

بندگوں کی حاجتوں کا یہوں کفیل

کس شے کو بچا کر رکھا  
 دل میں رکھ کر خوف خدا کو  
 آہ شیطاں جب غوری کو بپا  
 دیکھ اس کو خوفِ لغت حق دیا  
 سزاوار ما و مینی ہے غنی  
 نوجوانی اور ملک و مال پر  
 سب فنا ہے مت اُنہوں پر باز کر

در بیانِ ظلم  
 حق کہا قرآن میں لے دوستان  
 ظالموں پر لعنتاں ہیں لعنتان  
 ظالموں کے حق میں فرمائے رسول  
 ظالماں ہیں لعنتی اور یو الفضول  
 کسری کا

نیک نیت نیک دل میں پائے جنت مقام  
نیک نیت نیک دل میں پائے جنت مقام  
نیک نیت نیک دل میں پائے جنت مقام  
نیک نیت نیک دل میں پائے جنت مقام

بادشاہ ہو پائے جنت مقام  
بادشاہ ہو، بادشاہ ہو، بادشاہ  
بادشاہ ہو پائے جنت مقام  
بادشاہ ہو، بادشاہ ہو، بادشاہ

## در بیان احسان

حق کہا قرآن میں ہے بھائی جان  
حق کہا ہے سنِ یحییٰ المَحْسِنِینِ  
مصطفیٰ احسان میں ایسا کہے  
ہے او مقبولِ خدا اور دوستدار  
لطف و احسان اولیاء کا کام ہے  
نا توں پر جن کیا احسان ایک  
بھائی جان احسان کر احسان کر

محسنوں میں خاص میر دوستاں  
رات دن احسان کر اے نیک دین  
رات دن احسان جو کرتا رہے  
دوست میرا اُس کو ہے دارالقرار  
دو جہاں میں نیک ان کا نام ہے  
سب گند سے پاک او ہوتا ہے نیک  
ہو خدا اور مصطفیٰ کا دوست تر

## در بیان حسن نیت

حق کہا قرآن میں ہے نامور  
نیک نیت جس کے دل میں ہے مدام  
بھی محمد اس بیان میں یوں کہے  
اور مقرب بارگاہ خاص ہے

نیتوں پر سب کی ہے میری نظر  
دوست میرا اس کا ہے جنت مقام  
نیک نیت جس کے تین دل میں رہے  
سب علم میں اس کے تین خلاص ہے

## در بیان قناعت

حق کہا رکھتا ہوں میں کو دوست تر  
حق کہا رکھتا ہوں میں کو دوست تر  
حق کہا رکھتا ہوں میں کو دوست تر  
حق کہا رکھتا ہوں میں کو دوست تر

در بیان سخاوت میں ہے جو بڑا  
در بیان سخاوت میں ہے جو بڑا  
در بیان سخاوت میں ہے جو بڑا  
در بیان سخاوت میں ہے جو بڑا

در بیان سخاوت میں ہے جو بڑا  
در بیان سخاوت میں ہے جو بڑا  
در بیان سخاوت میں ہے جو بڑا  
در بیان سخاوت میں ہے جو بڑا

در بیان تواضع میں ہے جو بڑا  
در بیان تواضع میں ہے جو بڑا  
در بیان تواضع میں ہے جو بڑا  
در بیان تواضع میں ہے جو بڑا

در بیان تواضع میں ہے جو بڑا  
در بیان تواضع میں ہے جو بڑا  
در بیان تواضع میں ہے جو بڑا  
در بیان تواضع میں ہے جو بڑا



نہایت دیدار حق تو پاؤں کا  
شکر کہ جنت کے اندر جائیگا  
غصیگاں میں شکر میں صبر  
کسی کیسے ہم پر احسان کیا  
دن دیا اور دل دیا اور حال کیا  
اویکیا ہو جو دم سب غفلت عدم  
بھائی جان کہ شکر حق کا دہم  
تاریکے کا فخر و فاقہ میں  
اوپر میرا دوست مقبول قرار  
ات دن جو شکر میں تو شکر  
حق جان مصطفیٰ

وہ خدا کا دوست تر مقبول ہے  
اللہ اللہ بول تو ہر قدم  
اللہ اللہ بولتا تو سو رہو  
اللہ اللہ واصلوں کی زندگی  
اللہ اللہ جو کہے گا ہے ولی  
مصطفیٰ کا خاص تو دلدار ہے  
آخرت میں پائے گا دارالسلام

جو خدا کی یاد میں مشغول ہے  
اللہ اللہ یاد کر تو دم بدم  
اللہ اللہ بولتا تو سو رہو  
اللہ اللہ خاصگوں کی زندگی  
اللہ اللہ یا خفی و یا جلی  
اللہ اللہ سے تجھے دیدار ہو  
اللہ اللہ بول تو صبح و شام

## در بیان رضائے حق

حق کہا ہے دیکھ جا قرآن!  
دوستوں سے حق کرے اس کو قبر  
ہے رضا سے عارفوں کو بندگی  
دو جہاں میں پاؤں کا تو مرجبا  
اس کو جنت پہنچ ہے بالا مقام

فرض ہے حق کی رضا رکھ جانیں  
بھی رضائیں آپ فرمایا رسول  
ہے رضا سے جان و دل کو زندگی  
بے رضا ہو تجھ کو دیدار خدا  
جو رضا میں ہے خدا کے صبح و شام

## در بیان شکر حق

دیکھ قرآن بیچ آیا و اشکروا

شکر حق کا فرض ہے اے خیر و

در بیان شکر و غیرت  
بھائی جان تو ہم جادہ کھائے  
شکر و غیرت فرض ہے مت پھوڑ  
اس بیان میں مصطفیٰ فرمایا  
عین یہ ایمان ہے شرم و حیا  
بھائی جان تو پھوڑ مت شرم و حیا  
شکر و غیرت ہے طریق انبیاء  
نہایت دیدار حق تو پاؤں کا  
شکر کہ جنت کے اندر جائیگا  
غصیگاں میں شکر میں صبر  
کسی کیسے ہم پر احسان کیا  
دن دیا اور دل دیا اور حال کیا  
اویکیا ہو جو دم سب غفلت عدم  
بھائی جان کہ شکر حق کا دہم  
تاریکے کا فخر و فاقہ میں  
اوپر میرا دوست مقبول قرار  
ات دن جو شکر میں تو شکر  
حق جان مصطفیٰ

در بیان وفا  
بھائی جان ایسا کہا رسول اللہ  
دوست نہیں پس کیا وفا  
نوفانی بیچ و فانی بیچ  
جان و مال تو فانی ہے سار و  
باجد حق ہے کیا وفا  
باجد

بھائی جان! بس کہہ دے پیر و نہ کہہ  
 کوئی دل کو دے پیر و نہ کہہ  
 جان و دل کو دوست سیکھنا  
 بھائی جان! بس کہہ دے پیر و نہ کہہ  
 کوئی دل کو دے پیر و نہ کہہ  
 جان و دل کو دوست سیکھنا

یوں کہے ہیں آپ ختم المرسلین  
 اور خدا کا دوست ہے میل سکے تیں  
 اے برادر سخت بد ہے جاہلی  
 علم سیکھ ہو دو جہاں میں نیک نام  
 علم سیکھ جا کر خدا کے واسطے  
 ہو خدا بھی خوش اور اس سے مصطفیٰ

جو کرے تحصیل جا کر علم دیں  
 دوستوں سے دوست ترکھتا ہوں نہیں  
 علم سیکھنے بیچ مت کر کاہلی  
 ہو تجھے جنت میں بالاتر مقام  
 علم سیکھ تو مصطفیٰ کے واسطے  
 اس سے زائد کیا کہوں اے باصفا

## در بیان محبت

دیکھ قرآن بیچ فرمایا خدا  
 تو عدم تھا میں دیا تجھ کو وجود  
 کیسے کیسے تجھ پہ میں احسان کیا  
 ایک دل میں ہے تجھے ایک دوست بس  
 دے مجھے دل و رسی کو دے نکو  
 جائے دل میں ایک ہے نہیں چاہے دو  
 اب مجھے تو چھوڑ کر مت جا کہاں  
 ایک دن آنا ہے میرے روبرو  
 مصطفیٰ ایسا کہے اے نیک نام

میں محبت کے لئے پیدا کیا  
 اور فرشتوں سے دلایا ہوں سجود  
 ایک دل دے کر تجھے انسان کیا  
 دل مجھے دے غیر کی مت کر ہوس  
 غیر کی الفت کو ہرگز لے نکو  
 نارہوں میں غیر اس کے بیچ ہو  
 نالے گا دو جہاں میں کیوں اماں  
 تو نکو اس وقت پر ہو زرد و  
 جز خدا کے ہے محبت سب حرام

در بیان محبت  
 حق کہا قرآن میں کر ملاحظہ  
 دل سے اپنے رات دن تو کہہ  
 سب میں نزدیک تر دن انہوں  
 جان بوجہ میں تجار سے ساتھ ہیں  
 اس بیان میں بول کر غیر البشر  
 خدا کو تو کیا ہے دل اور جسم و جان  
 عشق و کسبی اور زمین و آسمان  
 فنا کر کے بھائی جان اس میں سدا  
 کون ہے تو کیا تھا اور کیا ہے  
 اب سمجھ لے کیا تھا اور کیا ہے  
 ہے تیرے حال کا ہر حال میں  
 کیا سب سے فکرت تو جانی میں  
 فنا کی جان میں تو فانی  
 رات اور دن فانی تو فانی  
 تو تو فانی تو فانی تو فانی  
 در بیان ذکر و ذکر حق  
 یاد حق کا تو فانی ہو جا  
 فنا کر کے بھائی جان اس میں سدا  
 کون ہے تو کیا تھا اور کیا ہے  
 اب سمجھ لے کیا تھا اور کیا ہے  
 ہے تیرے حال کا ہر حال میں  
 کیا سب سے فکرت تو جانی میں  
 فنا کی جان میں تو فانی  
 رات اور دن فانی تو فانی  
 تو تو فانی تو فانی تو فانی





اس کو دخت یا پسر دینا ہو  
یا پسر سے اس کی نہیں فرزند ہو  
وارثان لینا ہے جو باقی رہے  
بغیر از اہل ذوالفق و دختر است  
اس کو آدھا مال ہے بیٹ کو رست  
دو ہوں دختر یا زیادہ اس کو کہو  
تین حصے کے دینا اس کو دو  
پس اور دختر اس کو اگر

شاح الف

نہا اچھے فرزند جب میت کے تئیں  
بہن اور بھائی سے اسکو تار ہے  
گر انہوں سے کوئی اک میت سے ہو

ہر ایک کو دو حصے دیئے گئے۔  
 اس کو آدھا مال ہے دینا ہے  
 تین حصے کو دینا اس کو دو  
 پسر اور دختر اس کو اگر

باپ نانِ مہیت کو ہے اور زن اگر  
 خوب جانو تین حصہ اس میں ہو  
 باپ ماں شوہر ہے مہیت کے تین

ایک حصہ لیو سے دختر دوپہر  
 صبح سے کو اگر  
 نالہ ہے فرزند میت  
 اس کی جاگہ یہ ہے فرزند  
 پوٹری دختر کی جاگہ یہ  
 پوٹری لڑکے کی جاگہ یہ  
 جب بیست کو ہوئے اے نصیب  
 ہوشے فرزند لپیکر کے بے نصیب  
 پنجم از اصحاب  
 و انظر

چھ سے ایک حصہ ہوادادی کے تین  
ہے اتنی میں سب کو حصہ اے پسر

ایک حصہ لیو سے دختر دوپہر  
 صبح سے کو اگر  
 نالہ ہے فرزند میت  
 اس کی جاگہ یہ ہے فرزند  
 پوٹری دختر کی جاگہ یہ  
 پوٹری لڑکے کی جاگہ یہ  
 جب بیست کو ہوئے اے نصیب  
 ہوشے فرزند لپیکر کے بے نصیب  
 پنجم از اصحاب  
 و انظر

جب اچھے نزدیک کی دادی اگر  
بھائی جان میت کے تئیں جباں یہ ہے

ایک حصہ لیو سے دختر دوپہر  
 صبح سے سو اگر  
 نالہ ہے فرزند میت  
 اس کی جاگہ یہ ہے فرزند  
 پوتری دختر کی جاگہ یہ  
 پوترا لڑکے کی جاگہ یہ  
 جب بیست کو ہوئے اے حبیب  
 ہوشے فرزند لپیکر کے بے نصیب  
 پیغمبر از اصرار  
 و انصر

جب بیسویں روز فرماں پیر  
 ہوئے از اصال  
 کوئی دیکھی دختر پیر است  
 ایک دختر ہے شکر  
 اس قدر ہے پیری کو دل  
 وراثت سے جب اچھے  
 مال آدھا ہو و دختر اس کو  
 ہے سواقی پیر سے کوئے حبیب  
 کہ اچھے







در بیان احکام شفع

کوئی بیگاری یا اینک

دہے اول اس کو بیگاری

در بیان احکام ذبح

کوئی کو چنگل کو چنگل

وہی اس کو ہے سزا لے نیک ذات  
ہاں مگر میں مرد و زن ہیں حکم او

کوئی کاٹے کس کی انگلی پاؤں ہا  
جو کیا پاتا ہے ویسا کوئی ہو

لے یعنی اپنی کوئی شے کسی کو  
بخش دینا

در بیان احکام ہبہ

یا درکھ اس کو بیاں کرتا ہوں نہیں  
یا دیا دہلا ہوتا زہ جانور  
یا اگر بدلے میں شے لیتا کہے  
اس کو بخشے یا اونے دوسرے کدن  
یا فنا او مال ہو جاوے اگر

سات جاگا پر ہبہ پھر تا نہیں  
کوئی زمین بخش دیا یا باغ و گھر  
یا اگر دونوں سے کوئی ایک مرے  
یا اگر بخشے اس میں مرد و زن  
یا ذوی الارحام بخشے یک دگر

در بیان احکام بلوغ

مرد کو انزال ہو یا احتلام  
۱۱ سال بارہ مدت سے ادنیٰ مگر  
نوبیس سے سال سترہ تک تمام

یہ نشانیاں ہیں بلوغت کی تمام  
یا اٹھارہ سال گزرے اس پر  
حیض دیکھے زن حمل یا احتلام

در بیان احکام غضب

پہنچنا حاکم ہے اس کے حال کو  
مال میں تو اس کی قیمت سر بسر

کوئی زبردستی لیوے مال کو  
ہے دلانا مال اس کو قید کر

مرات الاحکام  
کام جو چھ رہے ہیں لائق ہے  
کوئی طرف بندوں سے لائے شک  
بابت میں بھی اس کوئی ایک  
پانہ مانے حکم ان کا کوئی یہ  
پارکھے عیب کوئی اس پر  
باعقاد اور فقہ اس پر  
با اگر مسئلہ اوپر سنسنا گیا  
غوب جانو شخص وہ کا فوجا  
در بیان احکام خاتمہ  
اس فقہ کو کھا ہے سید صاحب  
نور دعا کتب میں اس کے دل کیا ہے  
اب جتنی مضبوطی اور فاطمہ  
تمام شد کتاب سہرات الاحکام  
ارشاد اللہ تعالیٰ ہے خیر الوارثین  
پہن چھو رحمتہ و توفیقہ الیہ  
اب

اس کو جسے رشک دینا جائز ہے  
اس کا بائیں ہاتھ لینا اور شاہان

در بیان احکام

در بیان احکام

کوئی امانت لار کے گام مال کو  
اس کو دنیا بلانے سے اگر کسی سے

کھائے قاضی مال رشوت کا اگر

بھائی جاں نہیں حکم اس کا معتبر

### در بیان احکام گواہی

کوئی شے ہے آنکھ سے دیکھی اگر  
شاہداں حد زنا میں چار ہو  
ہو نکاح یا ہودھی مال ورہن

فرض ہے دینا گواہی وقت پر  
اور قذف تعزیر میں دو مرد ہو  
مرد دو یا مرد ایک ہونا دو زن

### در بیان احکام وکیل

ہے روا لینا ضرورت پر وکیل  
زن اگر ہے مدعی لینا گواہ

مدعی جاوے سفر یا ہو علیل  
گرچہ اپنے گھر میں او نہیں ہے علیل

### در بیان احکام دعویٰ

مدعی وہ ہے جو کوئی دعویٰ کرے  
وقت دعویٰ کے بیان کرنا ہے کھول  
ہے اگر دعویٰ زمین کا با سند  
مدعی شاہداں لاوے بہم

خضم وہ ہے جس کے اوپر دعویٰ کرے  
شکل و صورت چیز کی مقدار بول  
او بیاں کرنا ہے اس کا چار حد  
ہے کھلانا خضم کو اس کے قسم

### در بیان احکام اقرار وریض

وقت آخر کوئی کیا اقرار دام

دام دوسرا اس پر ہونا لیوے نام

در بیان احکام  
اس کو اگر اس پر زیادہ سمجھ  
اور اگر اس پر غارت اس کو دیا

در بیان احکام  
کوئی رکھ کس پاس گوی مال و زر  
ہے چھڑانا اس کی پیش اقرار پر  
اور مرے یا مال اور جاتا رہے  
اس کی قیمت اس کے پیش دینا تاکہ  
کوئی شک دیوے کرے کہ اگر  
در بیان احکام

در بیان احکام  
کوئی مارے کسی کے پیش عمد اگر  
مال پر کو جان سے مارے پورا  
کام ہے اس کو دینا داریہ  
کوئی مال پر کو جان سے مارے پورا  
کام ہے اس کو دینا داریہ  
در بیان احکام  
مرد پر انگشتی ان کی حرام  
اس کو پھیلے ہو یا سونا حرام  
نابا اور پیش رو یا سونا حرام  
در بیان احکام  
ریشی ہے باف مردوں پر حرام  
کام ہے اس کو دینا داریہ  
کام ہے اس کو دینا داریہ

مال کو دیکھ کوئی بیچے اگر کہیں  
اس کے پیش لینا پھر جائز نہیں  
میں دن تک ہے روا قسم غبار  
میں میں اور میں میں ہوں دن  
دیکھنے کا شرط ہے بیچ میں دن  
میں دن کے بعد باطل اس کو  
در بیان احکام بیع فاسد شدن

بیچا مردار اور سبزی مٹا کر  
ہنگ لگانا نہیں روا دیکھ کر  
جل میں چھٹی اور تو اس جانور  
نہیں روا ہے بیچنا اس طور پر  
در بیان احکام بیع فاسد شدن

مختصر کرتا ہوں شرکت کا بیاں دو جنے مل کے کریں سودا اگر نا برابر مال ہووے اس کا مال ایک کا ہو مال دوسرے کا عمل	مال دو کا ہو برابر بھائی جان فائدے میں ہیں برابر یک دگر فائدہ ویسا ہے جیسا اُس کا مال فائدے میں ہیں برابر بے خلل
--	---

### در بیان احکام وقف

وقف اپنی چیز کا چاہے اگر وقف اس سے اپنے دل کو کر دیا	دل سے اپنا بولنا ہے وقت پر وقف اُس کے فائدہ کو کر دیا
---	--

### در بیان احکام بیع و مخالف آں

کوئی زمین بیچ درختاں میں ہو نہیں زراعت کی زمین پر حکم او راس کو نا ماپ کر نیچے اناج جب رہے قیمت کا دو میں شک اگر	اس خریدی بیچ سب آئے ہیں وہ ہاں مگر لینے میں جب اقرار ہو یا نہ تولے ہے یہ جائز دوزواج جن گزارے دو گواہ اور معتبر
---	--

### در بیان احکام اختیار و وصیت و اختیار شرط

کوئی خریدے مال کو نا دیکھ کر ہے روا اس کو پھر دے او اگر	
--	--

در بیان احکام بیع فاسد شدن  
بیچا مردار اور سبزی مٹا کر  
ہنگ لگانا نہیں روا دیکھ کر  
جل میں چھٹی اور تو اس جانور  
نہیں روا ہے بیچنا اس طور پر  
در بیان احکام بیع فاسد شدن

در بیان احکام بیع فاسد شدن  
بیچا مردار اور سبزی مٹا کر  
ہنگ لگانا نہیں روا دیکھ کر  
جل میں چھٹی اور تو اس جانور  
نہیں روا ہے بیچنا اس طور پر  
در بیان احکام بیع فاسد شدن

در بیان احکام بیع فاسد شدن  
بیچا مردار اور سبزی مٹا کر  
ہنگ لگانا نہیں روا دیکھ کر  
جل میں چھٹی اور تو اس جانور  
نہیں روا ہے بیچنا اس طور پر  
در بیان احکام بیع فاسد شدن

در بیان احکام بیع فاسد شدن  
بیچا مردار اور سبزی مٹا کر  
ہنگ لگانا نہیں روا دیکھ کر  
جل میں چھٹی اور تو اس جانور  
نہیں روا ہے بیچنا اس طور پر  
در بیان احکام بیع فاسد شدن

لے بیچ کسی ایک شے بغیر دیکھ کر خریدی اور پھر اس کو دیکھا تو عیب نظر آئی اب خریدار کو اختیار ہے خریدی ہوئی شے واپس کرے یا نہ مضمّن خیال رویت کے ہیں ۱۷

جہاں ادنیٰ چوری کرے یا دیکر  
نہیں کرنا یا پولیس کا کھانا کرے

در بیان احکام قتل و زانیہ  
جس کے ہاتھوں سے چور کا سکا  
یا کوئی کوئی زانیہ

در بیان احکام جہاد  
جس کا غلبہ جب زیاد  
ہو گیا دشمن کا

اگر کوئی پیوے گر سینہ سے شتر اُس کے اوپر دو گواہان کوئی ہو اس کو ستر تازیانے مارنا	بہنگ نہ کرے بجا جو کچھ ہیں ایسے باب یا کرے یک بار کا اقرار او اس پنج سے ہوش بہر دم بارنا
--	--

### در بیان احکام قذف

کوئی دیوے کس کے تین گالی اگر یا کرے اقرار جن گالی دیا اُس سے ان بخٹا لیا تقصیر ہے	اُس پر گذرے دو گواہان معتبر حکم ستر مار کا اُس پر ہوا بھائی جان نہیں اس اوپر تعزیر ہے
---	---

### در بیان موجب تعزیر زن

حکم بن شوہر کے زن گھر چھوڑ کر نا کرے غسل جنابت کا ادا یا کرے گئی ترک روزہ اور نماز	جائیدگی تو اس کا حق نہیں مرد پر اور نہ مانے حکم شوہر کا سدا اسکے تین تعزیر دینا ہے جواز
--	---

### در بیان احکام وزدی

جو چڑاوے دس درم شرعی اگر یا رجوع ہو اور اگر اقرار ساتھ	اس پر ہونا دو گواہان معتبر ہے جدا پہنچے سے کرنا اس کا ہاتھ
---	---

در بیان احکام جہاد  
جس کا غلبہ جب زیاد  
ہو گیا دشمن کا  
مرد و زن پر جن  
دعوت اسلام کی  
نا کرے اور ان کے  
عزت و ان کے تین  
لابنائان ان کے تین

در بیان احکام قتل و زانیہ  
جس کے ہاتھوں سے چور کا سکا  
یا کوئی کوئی زانیہ  
جس کا غلبہ جب زیاد  
ہو گیا دشمن کا

در بیان احکام جہاد  
جس کا غلبہ جب زیاد  
ہو گیا دشمن کا  
مرد و زن پر جن  
دعوت اسلام کی  
نا کرے اور ان کے  
عزت و ان کے تین  
لابنائان ان کے تین

در بیان احکام قتل و زانیہ  
جس کے ہاتھوں سے چور کا سکا  
یا کوئی کوئی زانیہ  
جس کا غلبہ جب زیاد  
ہو گیا دشمن کا

مال مفرد کے لوگ جو عین میں  
ہے واجب خرچ دینا جائز نہیں

در بیان احکام آزادی

تجب کے بندے کو ملائیک نام  
کر دیا آزاد بن گیا سوائے غلام

گرم سائنت کے مولیٰ کو  
بائی آزاد بندہ نہیں

در بیان احکام مفرد و کفارہ

یعنی زن پر تین پاکی فرض گن  
چار مہینے روز دس ٹالے نیکذات  
حاملہ کو مدت وضع حمل

بعد ہے طلاق کے عدت کے دن  
ہے یہ عدت مرد پاؤ جب وفات  
اُس کا آدھا ہے کینزک پر عمل

در بیان حضانت

اس کو دختر یا اچھے اُس کو پسر  
عالمات ایسا کہے دختر کا حال  
باپ دینا خرچ اور ان کا لباس

مسن جدائی مرد و زن میں ہو اگر  
ماں کہنے رہنا پسر ہے ست سال  
اور اچھے بالغ ہو تک ماں کے پاس

یعنی سست جو بارہ پر  
قادر نہ ہو ۱۲

در بیان احکام عینین

ہے یہ واجب حکم حاکم کے اوپر  
اُس پہ بھی باقی ہے اول کا حال  
ہے یہ واجب اُن کو کر دینا جدا

مسن تو عینی کے بیاں میں مختصر  
یعنی مہلت اُس کو دینا ایک سال  
زن نہ ہوئے اس سے راضی جب سدا

در بیان نفقہ مادر و پدر و زن و ذوی الارحام

خرچ دینا اور کسوت ایک گھر  
خرچ دینا اس کو لائق حال کے  
اپنی دادی اور نانی بھی رہے

زن کو دینا ہے یہ واجب مرد پر  
ہیں فقیراں یا تو نگر مال کے  
باپ ماں کا خرچ بھی واجب کہے

بھٹ کھاتے قسم کوئی تافہ کیستہ  
پس کیا اور میں دیا ہو یا سی بات  
توبہ کرنا فرض ہے یا اس کے سر  
یا قسم کھا دے گا آمندہ اوپر  
یعنی ایسا نہیں کروں دیوں نہ ہم  
اس بیچ کی کھاتے گا کوئی قسم  
تا اگر اقرار کو لا دے نجی قسم  
پس غریبیاں کو جسے جامہ یا طعام  
پانچ گنا آزاد باندی یا غلام  
مات الاحکام  
جب نہ قدرت تھے اس بجائے  
عین اوزے رکھ پیاپے ذات  
در بیان حد تعزیر زنا  
مرد ہونے جا بگی زن غیر سات  
زانیہ کی اس اوپر تہی ہے جاپہ  
چھوڑ کر عورت کو اپنی جاپہ  
غیر زن سے جا بگی عورت کو اپنی جاپہ  
جب کہیں گے چار شاہد صاف ہے  
نار ہے جس سے اقرار آپ ہی جاپہ  
ایکے ہیں جگل ہیں کرنا ستمبار

در بیان حد زنا

در بیان حد زنا

در بیان حد زنا

در بیان حد زنا

در بیان حد زنا



اپنے فرزندان کی جو اولاد ہیں انکے ہمیں  
عورتوں کو پہنچے اور اپنی خالہ جان کے  
بھتیجی بھتیجی اور بیٹی بیٹی کے  
دوہین کو ہے سب کے بعد ایک مرتبہ  
چار سے عورت زیادہ نہیں ہے

در بیان احکام رضاع

پس سر کے پیچ کو مٹی دانی کا کرنا  
دودھ پینے کو زیادہ اور کم  
دودھ پینے کو زیادہ اور کم  
ماں کی نسبت اپنے بچے کو زیادہ اور کم  
جیسا اپنی نینیاں ہوتے ہیں  
ویسے نانتے اپنی دایہ کے تمام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ ذکر حق ایمان ہے مصطفیٰ کے واسطے اے پاکذات مصطفیٰ پر ہو دروداں بے شمار	مصطفیٰ کا نعت میرا جان ہے تو لے جا آخر مجھے ایمان کے ساتھ آل اور اصحاب پر ہو بار بار
---	--

در بیان بنائے اسلام

پانچ فرضاں ہیں بنا اسلام کے کر نمازاں پانچوں وقتاں جان کے مال تیرے پاس ہووے دے زکوٰۃ نارکھے گایا دانتا کوئی یک	بول کلمہ اس کے معنی کام کے تیس روزے رکھ سدا رمضان کے فرض ہے کعبے کو جا راحت کے ساتھ آہ اس کی ہے مسلمانوں میں شک
---	--

در بیان احکام نکاح

تین فرضاں ہیں نکاح میں کرا دا ہے نکاح کے بیچ واجب اک کیل مہر کمتر سب کے ہیں دس درم	دو گواہ اور مہر ایجاب و رضا زن کی خاموشی اجابت کی دلیل نہیں ہے جائز اک درم ہو اس سے کم
--	--

در بیان احکام نکاح

اے برادر ہیں یہ سب نانتے حرام اپنی دادی اور اوپر اس سے ہو	اپنی ماں اور اُس سے اوپر ہو تمام اپنی بیٹی اور فروتر اُس سے ہو
--	---

در بیان احکام عذرت  
بعد

یاد رکھو تو ہے یہ احکام فقہار و کفارہ آل  
مردوں کو عورت کو بولے ایجاب  
نہیں ایسی لگاؤ سے زن کن  
اُس کے اوپر یہ کفارہ ہو  
زن سے چاہا بے کفارہ نہیں روا  
ساکھ سیکھاں کی دینا طعام  
یا بیٹے ذورکھ روزہ مہر  
در بیان احکام عذرت  
بعد

۱۱ دریافت کرنا فرض ہے ۱۲ مساکین طلاق اور اس کے احکام و انکسار سے واقف نہ ہو تو کسی عالم سے دریافت کرنا فرض ہے ۱۳



ہو افض جج کے جوہر میں ہیں  
ہو افض احوام جانی کے پیش  
ہے لانا طواف زیارت کے  
ہی غفاتیں جاکھڑے اور رہا

در بیان واجبات حج

سنج جج کے واجبات میں ہے  
سنج دلفین کھڑے ہو رہا

کہ جام صفایج جاسی کہ  
کہ حروفہ صغایج صدر

ہی حروفہ صغایج صدر  
ہی حروفہ صغایج صدر

در بیان زکوٰۃ مال

ہو روپا اگر پیاس دوسو درم  
ہے اس سے درم پانچ دینار  
رہے ہیں دینار دینار  
یک نیم دینار دینار  
بھی سوداگری مال کا مول ہو

سراج الفقہ

کہ یعنی اچھے اور بقرہ نصاب  
ہے دینار زکوٰۃ اس سے لے کر ایک  
نصاب شتر پانچ سو روپے  
نصاب شتر چار سو روپے  
نصاب شتر تین سو روپے  
نصاب شتر دو سو روپے  
نصاب شتر ایک سو روپے  
نصاب شتر سو روپے  
نصاب شتر سو روپے  
نصاب شتر سو روپے

صد و بیس اگر ایک ہو  
جو اس پر زیادہ اس سے دینا ہے دو  
درعت سے حاصل ہو غلہ آٹے ناموں  
عشر اس سے دینا سن لے ناموں  
حیات اس سے دینا سن لے ناموں  
سراج فقہ اس سے دینا سن لے ناموں  
بجس فقہ اس سے دینا سن لے ناموں

سنو بھائی اس وقت کرنا سحور  
رکھو اسکے تیش یاد لے دلنواز

گھڑی بیچ باقی ہے شب ضرور  
بھی افطار کے بعد کرنا نماز

## در بیان کفارہ روزہ

یا عورت سے اپنی ملا دن کے تیش  
کفارہ میں روزہ کے ایسا کہے  
و یا ایک آزاد کرنا غلام

اگر کوئی کھایا پیا دن کے تیش  
دو مہینے کے روزے پیارے ہے  
انہیں ساٹھ مسکین کو دینا طعام

## در بیان روزہ حرام

کہوں اسکی تفصیل میں اب تمام  
بھی ذبیح کی دسویں سے دن چار گن

سنو بھائی جاں پانچ روزے حرام  
کہے روز عید الفطر ایک دن

## در بیان شرائط حج

سنو بھائی جاں حج کی شرطیں ہیں چار  
بھی آزاد ہو اور رہ کا امن

ہو افض جج عمر میں ایک بار  
ہے خرچ رہ اور صحیح ہو بدن

## در بیان فرائض حج

سراج الفقہ

سراج فقہ اس سے دینا سن لے ناموں  
بجس فقہ اس سے دینا سن لے ناموں  
سراج فقہ اس سے دینا سن لے ناموں  
بجس فقہ اس سے دینا سن لے ناموں

خارجہ نمازہ بہ یکسب چار  
فرض کفایہ سنو نماز  
دو روزہ ثنا اور دعا ہے تمام  
در بعد از اس کے دنیا سلام

در بیان رکعت  
سنو بجا آں جاں مرکوبہ  
ازار و لطفہ بھی ہو سب  
سرفن پیرین

سنو بجا آں جاں مرکوبہ  
ازار و لطفہ بھی ہو سب  
سرفن پیرین

بھی دوسری رکعت کو لانا شروع  
سہ تکبیر کے بعد جانا رکوع  
ہے واجب دو گانہ سنو نیک نام

### در بیان فطرہ

بھی فطرہ ہے واجب اے نیکو  
مگر جو و غرمہ سے اک صاع لے  
ہو گندم اگر نصف صاع تجھ پہ ہو  
تو ہر ایک سے ایسا غریبوں کو دے

### در بیان قربانی

بھی عید الضحیٰ بیچ اے ارجمند  
و یا سات مردم سے یہ بات لے  
جو واجب ہے دے یک سے یک گو سفند  
تو ایک اونٹ دے تو ایک بیل دے

### در بیان تکبیرات تشریق

بھی واجب ہوا کرا ادا اسکے تین  
شروع صبح عرفہ سے کرا اختیار  
نمازوں میں تیویس اے نیک نام  
جو تکبیر تشریق تیویس ہیں  
پڑھے فرض کے بعد ازاں ایک بار  
کرے عصر تک تیرھویں کے تمام

### در بیان نماز جنازہ

وہ دو لطفہ سنو بجا آں جاں  
زیادہ نہ ہو اس سے اسے یکذات

در بیان روزہ نماز  
واجب سنت و مستحب و نفل  
سنو فرض روزے ہیں رمضان کے  
چھ تین نیت اسی شان کے

بھی نذر و کفارہ کو واجب رکھو  
نفل کے آگے ہر ایک ہفتہ میں دو  
صوم شوال سنت ہیں سب  
بھی روزے ہیں ایام کے مستحب

بجائے نفل کے کفارہ بھی نذر و کفارہ  
بھی روزے ہیں ایام کے مستحب  
بجائے نفل کے کفارہ بھی نذر و کفارہ  
بھی روزے ہیں ایام کے مستحب

در بیان نماز جنازہ  
واجب رکعتیں ایک سو  
در بیان نماز جنازہ  
واجب رکعتیں ایک سو

در بیان نماز جنازہ  
واجب رکعتیں ایک سو  
در بیان نماز جنازہ  
واجب رکعتیں ایک سو

سنو انوار اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

سنو انوار اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

سنو انوار اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

کمرے آہ یا واہ یا سو رہے  
نمازوں میں سُن کر محمد کا نام  
دُعا خیر کی سُن کے اے نیک خو  
کچے حمد اللہ سُن خوش خبر  
نمازوں کے اندر رہے گا بگاڑ  
بھی دیوے کسی کو جو اب سلام

درہ پسان جماعت

جماعت سے مت دُور ہوا مگر  
بھی پانچوں نماز اور عیدین میں  
بھی سنت تراویح میں پا ادب

در بیان وجوب جمعہ

وچوبِ محمدؐ سن تجھے یاد ہو  
بلوغ اور عاقل صحیح ہو بدن

در بیان ادای جمہ

در بیان نماز مسافر

مسافر کہ اس کی پیش از سفر  
دو گناہ پڑھیں دن کے سفر  
بجائے چار و نماز کی پیش  
مقیم اس کے نہیں بوجھ ہے

در بیان نماز یکبار

[illegible]

در بیان نماز عیدین  
نمازوں کو عیدین کی یاد کہ  
ہے عید الفطر اور عید الفطر  
ہے پہلی رخصتی ہے الین میں  
جو عید از شمس کے ہو کہ بیکر  
بھی دوسری

سنو عصر میں چار منہ چار لے چاہیے  
عشا میں ہونے چاہئے چار لے چاہیے  
سنو واجب اور بھی تین ہیں  
سنو واجب اور بھی تین ہیں  
در بیان سنت رکعت ہا نماز  
جہی سنت کے رکعت ہا نماز  
جہی سنت کے رکعت ہا نماز

در بیان اوقات نماز  
در بیان اوقات نماز  
در بیان اوقات نماز  
در بیان اوقات نماز  
در بیان اوقات نماز  
در بیان اوقات نماز

اگر منفرد ہو یہ دونوں کہے بھی تکبیر ہیں اشکالات کے کریں دیر تسبیح و قور کے بیچ کہیں تین تسبیح کریں جب سجود	سنو بھی نظر سجدہ کہہ میں ہے کہیں تین تسبیح رکوعات کے وہی دیر ہو بھائی جلسہ کے بیچ پڑھے آخری میں دُعا اور درود
---	--

### در بیان ستر عورت

چھپانا بدن کا کہوں تجکو صاف بدن سب چھپانا ہے بی بی کے تین کنیز کے تین محکم ہے مرد کا	کہ ہے زیر زانو سے تا زیر ناف کف دست، مُنہ اور قدم اسکے نہیں مگر پیٹ اور پیٹھ رکھنا چھپا
--	---

### در بیان ہیئت نماز زن

بندھے عورتاں وقت تکبیر ساتھ رکوع اور سجدے میں ہے یہ عمل سنو قاعدہ بیچ لے با شرف	جو کا ندھے تک لاکے سینہ پہ ہاتھ لانا کرے ران و بازو بغل نکالے قدم ہر دو سیدھی طرف
---	---

### در بیان حساب فرض رکعت ہائے نماز

فرضہ رکعت کے تین کر شمار	ہو دو صبح میں ظہر کے بیچ چار
--------------------------	------------------------------

جو کجا کجا  
وہاں سے شروع عصر کا وقت ہو  
بہ شام تک بعد مغرب کہو  
عشا صبح صادق تک من لے نوجوان  
در بیان سجدہ  
یہ سجدہ سو کا بیال وار ہے  
جو ساخنہ فرض اور تکرار ہو  
کسی سے اگر واجب کی پڑھو  
کسی سے اگر واجب کی پڑھو  
کسی سے اگر واجب کی پڑھو  
کسی سے اگر واجب کی پڑھو  
کسی سے اگر واجب کی پڑھو  
کسی سے اگر واجب کی پڑھو

در بیان مفردات نماز  
نماز میں کمال سے جانی ہے  
تجب سے سجا تک اللہ کے  
نماز میں کھاوے کوئی چیز ناو  
نماز میں کھاوے کوئی چیز ناو  
نماز میں کھاوے کوئی چیز ناو  
نماز میں کھاوے کوئی چیز ناو  
نماز میں کھاوے کوئی چیز ناو  
نماز میں کھاوے کوئی چیز ناو





در بیان احوال و نسب علی بن ابی طالب

در بیان احوال و نسب علی بن ابی طالب  
عاشقہ مصطفیٰ کے عزیزان میں سے ہیں  
حفظہ مصطفیٰ کے عزیزان میں سے ہیں  
بیتہ مصطفیٰ کے عزیزان میں سے ہیں  
مومنان کی ہیں ماوان نیک نام

معجزے ہیں کس کو دو تین اور چار  
بولتا ہوں میں تجھے اب ایک دو  
کئی ہزاراں دل کے تین زندہ کئے  
جس کو آنکھیں نہیں تھیں اور پاؤں تھیں  
مصطفیٰ کا معجزہ قرآن ہے  
یک نہر اوٹگیاں انکی ہوئی رواں  
آکے رویا نخل خرما زار زار  
آکئے ہیں نیکے نہیں سجدہ مبتاں

مصطفیٰ کے معجزے ہیں بے شمار  
چاند دو ٹکڑے ہوا آسمان پور  
کئی ہزاراں جان کو بندہ کئے  
ایسے لاکھوں کو دئے ہیں نجات  
تاقیامت اس کے تین آمان ہے  
شیر میں سیری سے کھائے کئی جواں  
ہوئی گواہی نخل بن سے آشکار  
ہوئی گواہی سنگریزوں سے عیاں

در بیان نسب نامہ نبی علیہ السلام

مصطفیٰ تھے ہاشمی اور تھے قریش  
ہے خلیل اللہ سے انکا حسب  
سن ابو القاسم محمد کا ہے نام  
باپ عبد اللہ کے مطلب ہے جان  
نام ان کے باپ کا عبد المناف  
مصطفیٰ کے نام نانا کا وہب  
ان کی نانی ہیں رقیہ نامور

بھی قریشوں سے تھے سب انکے خویش  
ہے ذبیح اللہ سے انکا نسب  
باپ عبد اللہ ان کے نیک نام  
ان کے تین فرزند ہاشم کے پہچان  
آمنہ کے سن نسب نامہ کو صاف  
آمنہ یاں انکی ہیں عالی نسب  
ان کی دادی فاطمہ بنت عمر

تین فرزند نبی کے تھے تمام  
قاسم ابیہم عبد اللہ نام  
سن عبد اللہ کے ابیہم ہے  
بارہ خججی مصطفیٰ کی جان تھیں  
چار دختر مصطفیٰ دیا با وف  
سن رقیہ بنتی اے مصطفیٰ  
جب رقیہ کو دئے چہرہ خاص کی  
ابو القاسم رسول خاص کی

در بیان احوال و نسب علی بن ابی طالب  
وہ نکاح میں آئی ہیں ابوالعاصی کی  
فاطمہ تھی جان و دل سے شاہی  
وہ نکاح میں آئی ابی اسد ثمالی  
در بیان اولاد فاطمہ

بہنیاں کی فاطمہ خاتون ہیں  
تین فرزند تین دختر انکی ہیں  
بھائی حاکم حسن رقیہ نیک ہیں  
کے لئے عظمیٰ میں دھنوں تنقال  
ام کلثوم و فاطمہ کی ہیں عمر  
ابو القاسم کی ہیں عمر  
ابو القاسم کی ہیں عمر  
ابو القاسم کی ہیں عمر

در بیان اولاد ہاشم  
در بیان اولاد ہاشم  
در بیان اولاد ہاشم  
در بیان اولاد ہاشم









جن محبت کی طاقت کہے  
معتنی ہو آخری کافر قرعے  
معتنی کو اس کے ہے جنت نصیب

در بیان مرآت مجاہدین علیہ السلام  
دیکھ قرآن اور حدیثوں میں یہاں  
عسیٰ عالم ارواح میں خط لکھ دے

ہم جلیں گے سب تمہارے دین پر  
ہم جلیں گے سب تمہارے دین پر  
ہم جلیں گے سب تمہارے دین پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ اللہ وردِ جاں ہے دم بدم  
اللہ اللہ سچ توئی معبود ہے  
اللہ اللہ اول و آخر توئی  
اب بحق مصطفیٰؐ اور اسم ذات  
مصطفیٰؐ پر جان میرا ہے نثار

او کیا موجود ہم سب تھے غم  
اللہ اللہ سچ توئی موجود ہے  
اللہ اللہ باطن و ظاہر توئی  
تو لے جا آخر مجھے ایمان کے سات  
آل اور اصحاب پر بھی بار بار

در بیان فضائل احوال محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہے یہ احوال نبیؐ لے نیک نام  
ہے حدیثاں اور کتاباں میں بیان  
سات پیڑی اس کی بخشی جائیگی  
آخرت میں اس کو ہے جنت مقام  
سچ اور تکلیف اُس کی دور ہو

فرض ہے رکھ یاد اس کو صبح و شام  
جن کر گیا اس کے تیں تعویذ جاں  
رحمت حق اُس پہ ہر دم آئے گی  
آگ ہوے اسے دوزخ کی حرام  
اس کا سینہ نور سے معمور ہو

در بیان فضائل محمد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

کئی فرمایاں ہیں جہانیں کر حذر  
تھا کتابوں میں محمدؐ کا بیاں

حق دیا قرآن میں ایسی خبر  
ہیں نکالے اس بیاں کو کافراں

احوال نبی

انہی اس سے شفاعت پائیں گے  
اس کے سایہ میں علم کے آئیں گے

در بیان فضائل محمدؐ علیہ السلام  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ تو قرآن میں اسے حضرت  
مصطفیٰؐ کے نام سے پکارا  
ہیں اہل کفر و کفر کا  
مصلحت کے لئے اسے پکارا  
ہیں اہل کفر و کفر کا  
مصلحت کے لئے اسے پکارا

در بیان فضائل محمدؐ علیہ السلام  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زنی ہے رکھ یاد نبیؐ جان پہنچ  
حق تعالیٰ یوں کہا قرآن پہنچ

ماتنگست کوئی چیز اس سے ہوئے جاگد  
دل سے تو کرمی میں میت کے دعا  
فانے کے بعد ازل سے با وفا  
تو صبر کی اور رضا کا کربیاں  
کوئی ہرگز فانی کی کوئی بات  
میں نے اس سے حال بس تو یکساں  
اس کا کوئی نہ رہا نہ ہم دنیا  
دنیا جاپہن کر دین کی لباس

در بیان آداب خفین

بھائی جان سونے کے یہ آداب ہو  
با وضو سو یا تم کے اعمال بد پر کر نظر  
اپنے سب اعمال بد پر کر نظر  
رکھ ندامت اور تو افسوس کہ  
بھائی جان یکینہ سے رکھ تو دیکھا کہ  
بہ نسبت کے خوف سے ہو در درناک

آداب عبادت

صدق دل سے پڑھ شہادتین پاک  
بکر کرنا سورہ اے دوستدار

در بیان آداب عبادت

تو بیداری کے آداب پہ  
جاک تو سورت باقی دو پہ

صدق دل سے تین بار  
بول ہی استغفار دل سے تین بار

دل میں نیت نیک رکھ اے دوستدار  
در بیان آداب عبادت

تہنیت ہیں یہ آداب اے پسر  
دوپہر کو جانکو اور وقتِ شام  
پہن جامہ پاک یا رنگین لباس  
ذکر غم کا کر نکو اے نیک دین  
بول اس کو یہ مبارک تجھ کو ہو

توسیع جامہ کو مت جا پہن کر  
کر خوشی کا اس کے آگے تو کلام  
بھی نکو رکھ دل کے تین ہرگز اداں  
ہونکو ہرگز وہاں چیں بر جبین  
حق میں اس کے کر دے اے نیک خو

## در بیان آداب عبادتِ مرض

پارہی

مصطفیٰ ایسا کہ اے خوب رو  
ہے وہ میرا دوست مقبولِ خدا  
یہ ہے آداب عبادت نیک خو  
وقتِ فرصت پاک جامہ پہن کر  
اُس کے آگے مختصر ایسا کہ  
لاغری اور رنجِ کامت کر بیاں  
کر دوا میں اس کے کوشش نیک ذات  
کچھ خطا بیمار سے ہووے اگر

جن تسلی جا دیا بیمار کو  
نالہ ہے جنت میں میرے سے جدا  
دوست ہو یا آشنا بیمار ہو  
دے خوشی سے اس کو صحت کی خبر  
خبر می جس بات سے اس کو لہے  
اور غمگیں ہونکو ہرگز وہاں  
بھی دعا کر حق میں اس کے دل کے ساتھ  
دل سے اپنے اُس خطا سے درگزر

## در بیان آداب تعزیت

یہ ماتم پرستی

دوپہر اور شب کو مت جا نیک نام

تعزیت کا یہ ادب ہے سن تمام

بسم اللہ  
تھام شکر کتاب آداب عبادت  
بھائی جان مصطفیٰ اے اس کا خاتمہ  
اے خدا بیاں ہے ہم پر سن کے دل شک  
بھائی جان لفظ و معنی کی خدمت  
نار دلیف اور قافیہ پہ ہم پر سن کے دل شک  
بھائی جان لفظ و معنی کی خدمت  
نار دلیف اور قافیہ پہ ہم پر سن کے دل شک







فیلم و قرأت رکوع و سجدہ  
ہے لانا یا آخری کا قعود  
یہ ارکان میں یا در کھنا تمام  
سنو فرض ہر اک بقول امام  
صلی پہ ہے اختیاری کی سادہ  
ایو خارج نمازوں کو لے بیگذاشت  
در بیان واجبات نماز

سنو بھائیوں واجبات کا بیان  
بیان وار بھائیوں میں ہو  
دو اول کے فرض میں ہے نیک تو  
یقین قرأت کا اس دو میں ہو  
سنو فاتحہ فرض دو میں ہو  
نفل اور سنت میں بھائیوں  
جہی چاروں رکعت میں واجبات  
و لے ایک سجدہ میں آرام کے  
زیادہ نہ ہو اس سے لے نیک تو

اگر میل پر تجھ کو پانی ہوا سنو بھائی جاں ہو تیسرے روا

## { در بیان مسح موزہ و مَدَّتِ آل }

وضو کر کے موزہ پہن اے پسر  
وضو دور ہو جیسے یہ دور ہو  
سنو مَدَّتِ مسح موزوں کے تین  
مقیموں کو مَدَّت ہے یکے اتدن  
کہے فرض ہے مسح موزے اوپر  
بھی نکلے قدم یا رہے چور ہو  
مسافر کے تین تین رات ہیں  
ولے جبے جاوے وضو تہ گن

## { در بیان اذان و اقامت }

ہے سنت اذان اور اقامت کے  
قرض فرض ہو یا اگر ہو ادا  
سنو عورتوں پر یہ سنت نہیں  
ہو گھر میں اگر یا مسافر رہے  
اذان اور اقامت سے کرا ابتدا  
مسافر اچھے یا رہے ہر کہیں

## { در بیان قرائت نماز }

سنو فرض تیرہ نمازوں میں ہیں  
رکھو جائے پاک اور جامہ بدن  
بھی تکبیر اور ستر عورت تمام  
کرو وقت پر دل سے نیت کے تین  
پھر انا کہے مونہ کو قبلے کدن  
سنو بھائی جاں اسکا احکام نام

در بیان سنت نماز کے نماز  
خازان کے میں شتان کی کثافت  
لگا ناٹھ کاٹوں کو اپنے بندہ سادات  
دولہ اٹھ سیدھے کو داوینچ ناٹھا  
تعدو و ثنا نمیبہ بلس اچھوٹا  
جہی ہم بین سے ہے زباں امام  
بہ آواز نمیبہ کرنا امام  
کرمین وقت بیاں رتبا جلیہام  
کرہ

سراج الحق

جہی قعدے کے اول کے واجبات  
تجبات تھی اس میں واجب ہے جان  
پا ہو صبح مغرب عشا میں بلند  
بجز ان کے آہستہ لے ار چند  
سنو رکعت میں سجدہ کی اس میں ہو  
رعایت جو ترتیب کی اس میں ہو  
جہی واجب قنوت و ذکر کے چھو

در بیان مقدار افتادن  
در بیان مقدار افتادن  
در بیان مقدار افتادن

نخواست لگے جب تجھے اک درم سے سنت اگر اس سے کچھ کم جو ہو	ہوا تجھ پہ واجب ہے دھونا ہم ہے کم اس سے بھی مستحب ہے کہو
--	---

### در بیان اوصاف آب

سنو خوب تم ہے مزہ رنگ بو تغیر اگر تین میں جب ہوا تغیر اگر تین سے ایک ہو	جو پانی کو یہ تین اوصاف ہو سنو تم وضو اس سے نہیں ہے روا وضو غسل اس سے روا ہو
---	--

### در بیان آب مطلق و مقید و جاری

سنو آب مطلق کا یہ ہے بیاں ہوا اس کو خد چوک چالیں ہاتھ اگر اس سے کم ہوں اے نیک خو سنو جاری کا یہ ہے یہاں	بیاں وار تم پر کروں ہیں عیاں لئے پر نہ ہو خاک پانی کے ساتھ ہو پانی گھرے نیچ جوں ہو بہو گرے اس میں کچرا ہے وہ رواں
--	--

### در بیان نجاست چاہ و طہارت آں

گری چاہ میں خون ہو یا شراب کوئی جانور ہو حلال و حرام	سنی ہو اگر پیپ ہو یا پیشاب گرے اُن کا گو اور گو بر تمام
---	--

در بیان مقدار افتادن  
در بیان مقدار افتادن  
در بیان مقدار افتادن

در بیان مقدار افتادن  
در بیان مقدار افتادن  
در بیان مقدار افتادن

در بیان مقدار افتادن  
در بیان مقدار افتادن  
در بیان مقدار افتادن

تو گر غرغہ بند مسواک کر  
ہر اعضا کے تئیں خوب دھوئیں بار  
خلال اپنی ڈاڑھی کے تئیں خوب کر

در پیمان و ارض غسل  
کے غسل میں فرض یہ ہیں  
بھی اپنی عمر کے ناک میں بعد از  
بدن پر کر کے اپنے پانی رواں  
در پیمان و ارض غسل  
سراج

سنو مستحب یہ وضو بیچ میں  
ہے لازم، جامع سر کا تمام  
بھی سیدھے راہ سے کرے ابتدا

سنو غسل میں سنتناں یا سچ میں  
 کر دو مرتبہ سچا ست کے شیش  
 بھی ماسکوں کو دھو لینا  
 اس کے وضو جان میں  
 کر دو بار  
 خوب دھونا بدین اختیار  
 کر کے زیادہ کر کے پاں  
 نہ اس پر زیادہ کر کے پاں  
 سنو غوڑناں جو تھکے سر کے پاں  
 لے آئے اور رکھے اسکا حال  
 نہ

شہنشاہیہ کاماں سے جاوے وضو  
 بکلی ہووے جو کچھ راہ دو عیاں  
 بھی ہو کر برہنہ اگر مرد وزن  
 جو تکبیر لگا کر رہے کوئی سو

سبب غسل کے پانچ ہیں سن تمام

و در میان ایچا سولست  
نجات درم سے الگے حبیب زیاد  
دھونا رکھو خوب یاد  
نجاست

در بیان چهار مذہب  
مذہب و جماعت

ہیں برقی سنو مٹیاں جا رہیں  
جوسنت جماعت کے امام جنیبی  
کے پیشک امام جنیبی  
کے پیشک امام جنیبی

وہ شافعی ہے  
در بیان افسانہ  
وہ فرض ہے ہمیں باتوں کے ہیں  
سنو جب گزارے غمازوں سے ہیں  
بھی سجدہ تلاوت ہے جو حق وقت پر  
بھی مصحف کے چھوٹے کے ہیں  
نہی واجبہ وضو اب کہوں تک ہیں  
کو اب دینہ و کعبہ کے ہیں

کہو دل سے ایمان لایا ہوں میں  
صفا تاں پر اور اس کے سب نام پر  
فرشتوں پر ایمان لایا ہوں میں  
کتا بوں پر ایمان لایا ہوں میں  
رسولوں پر ایمان لایا ہوں میں  
بھی ایمان لایا قیامت اوپر  
بھی نیکی بدی حق سے جانا ہوں میں  
ہیں افضل بنیاں سے محمدؐ رسول  
سب اصحاب میں چار ہیں یک ولی

خُدا ایک ہے نہیں شریک اسکے تئیں  
 بھی ایمان لایا ہوں احکام پر  
 فرشتے گناہوں سے معصوم ہیں  
 قدیم ہے صفت اس کی پایا ہوں نہیں  
 جو معصوم اور اسکے مقبول ہیں  
 اُنھیں گے قرے بعد جن و بشر  
 ہے برحق بدی پر رضا اسکے تئیں  
 جو کچھ وہ کہا ہے کیا میں قبول  
 ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ

در بیان پنج فرض پائے اسلام

سنو فرض واجب ہے حکم رب  
سنو قرض اسلام کے پانچ ہیں  
ہیں کوئی لائق مگر ہے خدا  
ہے برحق محمد خدا کے رسول

ہے سنت نبیؐ سے بھی مستحب  
پڑھو خوب معنی سے کلمے کے تین  
عبادت کے لینے وہی ہے سدا  
کرو اسکے تین جان و دل سے قبل

عقائد کے چھوٹے کو سنت و فہم  
بھی قرآن پر فہم حفظ سے جانتا  
بھی سنت ہے سیدیں جاوید گنج  
یکم دو و فہم و فہم و فہم  
در بیان قرآن و احادیث  
سنو چار و فہم و فہم و فہم

کہیں کہ رنی جگے نہ ہو  
 دلیہاں سنت ہیں دس  
 بھئی کھنٹ و فتنہ ہیں  
 اسے یاد کر اس قدر تھو  
 و کہ دل چہ نیت کو اور تھو  
 بھی اللہ کا نام کے صاف ہو

نیکو حکم سے حق کے مُنہ موڑ لے  
بھی روزے کو ہرگز بھوٹو نہ کھا  
بھی قرآن کو سیکھ کر نیکو جا بسر  
کبھی اپنے ماں باپ کو مت ستا  
بدی کا تو ہرگز نہ کر کوئی کام  
بھی ہرگز نیکو گوشت کھا خاک کا  
زنا اور لواطت سے ہو دور تر  
نیکو کر دغا تو کبھی مول میں  
بھی جاندار کو آگ میں مت جلا  
کسی پر تو جادو کا مت کر عمل  
بھی ہرگز نیکو کھا قسم جھوٹ پر  
بھی جھوٹی گواہی کبھو دے نیکو  
بھی رشوت کو ہرگز نیکو کھا پسر  
نہ دو چند کا فرسے مُنہ پھیر لے  
بھی ان دو میں ہرگز بُرائی نہ بھا  
بھی عورت کو لازم ہے سُن سُر پسر  
رکھے حکم اس کا دل و جان میں

نمازوں کو ہرگز نیکو چھوڑ دے  
نمازوں کے نہیں وقت پر کرا دا  
کبھو عالموں کی اہانت نہ کر  
یتیموں کا ناحق نیکو مال کھا  
حرم بیچ گئے کے لے نیک نام  
غریبوں کو ہرگز ارے مت ستا  
بھی ناحق کسی کا نیکو خون کر  
نیکو کر کسی ناپ اور تول میں  
بھی چوری نہ کر اور نیکو بیاج کھا  
بھی ہرگز نیکو کر تو وضع حمل  
نیکو کیف کھا اور چغلی نہ کر  
گواہی کو ہرگز چھپا لے نیکو  
تو مومن سے ناحق نیکو جنگ کر  
تو گالی زن پارسا کو نہ دے  
جدا ئی نیکو مرد عورت میں لا  
نہ کر ناسم مرد عورت اوپر  
لے رات دن اُس کے زبان میں

نیکو حکم سے حق کے مُنہ موڑ لے  
بھی روزے کو ہرگز بھوٹو نہ کھا  
بھی قرآن کو سیکھ کر نیکو جا بسر  
کبھی اپنے ماں باپ کو مت ستا  
بدی کا تو ہرگز نہ کر کوئی کام  
بھی ہرگز نیکو گوشت کھا خاک کا  
زنا اور لواطت سے ہو دور تر  
نیکو کر دغا تو کبھی مول میں  
بھی جاندار کو آگ میں مت جلا  
کسی پر تو جادو کا مت کر عمل  
بھی ہرگز نیکو کھا قسم جھوٹ پر  
بھی جھوٹی گواہی کبھو دے نیکو  
بھی رشوت کو ہرگز نیکو کھا پسر  
نہ دو چند کا فرسے مُنہ پھیر لے  
بھی ان دو میں ہرگز بُرائی نہ بھا  
بھی عورت کو لازم ہے سُن سُر پسر  
رکھے حکم اس کا دل و جان میں

نیکو حکم سے حق کے مُنہ موڑ لے  
بھی روزے کو ہرگز بھوٹو نہ کھا  
بھی قرآن کو سیکھ کر نیکو جا بسر  
کبھی اپنے ماں باپ کو مت ستا  
بدی کا تو ہرگز نہ کر کوئی کام  
بھی ہرگز نیکو گوشت کھا خاک کا  
زنا اور لواطت سے ہو دور تر  
نیکو کر دغا تو کبھی مول میں  
بھی جاندار کو آگ میں مت جلا  
کسی پر تو جادو کا مت کر عمل  
بھی ہرگز نیکو کھا قسم جھوٹ پر  
بھی جھوٹی گواہی کبھو دے نیکو  
بھی رشوت کو ہرگز نیکو کھا پسر  
نہ دو چند کا فرسے مُنہ پھیر لے  
بھی ان دو میں ہرگز بُرائی نہ بھا  
بھی عورت کو لازم ہے سُن سُر پسر  
رکھے حکم اس کا دل و جان میں

نیکو حکم سے حق کے مُنہ موڑ لے  
بھی روزے کو ہرگز بھوٹو نہ کھا  
بھی قرآن کو سیکھ کر نیکو جا بسر  
کبھی اپنے ماں باپ کو مت ستا  
بدی کا تو ہرگز نہ کر کوئی کام  
بھی ہرگز نیکو گوشت کھا خاک کا  
زنا اور لواطت سے ہو دور تر  
نیکو کر دغا تو کبھی مول میں  
بھی جاندار کو آگ میں مت جلا  
کسی پر تو جادو کا مت کر عمل  
بھی ہرگز نیکو کھا قسم جھوٹ پر  
بھی جھوٹی گواہی کبھو دے نیکو  
بھی رشوت کو ہرگز نیکو کھا پسر  
نہ دو چند کا فرسے مُنہ پھیر لے  
بھی ان دو میں ہرگز بُرائی نہ بھا  
بھی عورت کو لازم ہے سُن سُر پسر  
رکھے حکم اس کا دل و جان میں







قدیم اس ذاتِ عالم نواز  
اسی سے دو عالم کو ہے امتیاز  
ہے اول وہی اور ظاہر وہی  
ہے باطن وہی اور خفیہ وہی  
وہی حق چھو رسالت دیا  
چھو کو برحق اسکے تئیں  
ہے کسکو فنا اور نہ کوئی مانند نہیں  
ابھی اس ذات کو فنا کرنا  
نہ اسکو چیت ہے نہ حد و زمان  
نہ اس کو مخالف نہ اسکو کون  
نہ اس کو عرض جوہر نہ اس کو  
نہ اس کو سر اور نہ اس کو  
غنی ہے اس کو اور نہ اس کو



273202



اسی کا وہ جو داس سے لاریب ہے  
صفیاتاں نہیں عین اور غیر ذات  
ہے زندہ وہی نا اے جسم و جان  
جو ہے فیض سے اے دونوں جہاں

ہے دنیاوی چیزوں کا یقیں  
 کوئی چیز ہو اس سے خارج نہیں  
 اڑانے سے اس کے ہوجا  
 نہ پیدا ہوا اور پیدا کیا  
 تو انا وہی جگہ کو مہجرت ہوا  
 نہ اس بات کا اس کو حاجت ہوا  
 ہے دنیاوی اسکو نہ دیکھو نور  
 برابر اسے اسکو تاریک و نور  
 سنتا ہے اور نہ اسے کان ہے  
 بھی دو عالم کا آواز یک  
 ہے گویا وہ

غلام سے ہمیں اس نے پیدا کیا  
 کمرے محکم ان کا دل جان قبول  
 پہچانو مجھے اور کرو بندگی  
 تو سکھنا عقائد کا واجب ہوا  
 جہنم میں گھر اس کا آباد ہے  
 کہ جب ہوش میں آوے اپنا پسر  
 بھی راہ ہدایت دکھانا اُسے  
 یہ دو بات ہیں اس کے تئیں بول دے  
 نہ اس کو شریک و مددگار ہے  
 ہے خانی جہاں سکی باقی ہے ذات

کروں ابتدا میں محمد خدا  
ہیں برحق محمد خدا کے رسول  
کہا ہم کو دے کر خدا زندگی  
خدا جب مجھے تم پہچانو کہتا  
عقائد نہیں جس کے تیں یاد ہے  
خصوصاً یہ ہے بات ماں باپ پر  
ہے لازم سکھانا عقائد اسے  
تو کلمہ سے پہلے زباں کھول دے  
دو عالم کا پیدا کر نہا رہے  
ازل میں اٹھا اور نہ تھے کوئی سنا

بھی سنتا ہے اور نہ اسے کان ہے  
برابر اسے اسکو تار ہے  
نہ گویا وہی اسکو شان ہے  
نہ وزیر پیشہ اسکو بیان ہے  
نہ حکمت سے اسکو سبب نام ہے  
نہ سبھی اسکو کوئی کام ہے  
نہ اسکو ہر اک ان کو معلوم ہیں  
نہ اسکو وہ ہیں باز کسے ہیں چار  
نہ اسکو یہ ہیں رسولان ہیں نیکار  
نہ اسکو یہ ہیں عزرائیل ہے  
نہ اسکو یہ ہیں اور اسرافیل ہے  
کتابان

آلہ نوری السہوت والارض مثل نور کبریا مصباح

از  
افاضا قطب دائرہ ولایت حضرت مولانا میر محمد حیات صاحب  
قدس سرہ

کتاب اسمی بہ

# مِصْبَاحُ الْحَيَاتِ

محسنِ اہتمام

اردو پبلشنگ ہاؤس نیو مار

بنگلور سٹی

